درود شریف کی انتہائی عجیب و مبارک کتاب
البرکات المکیة
فی
الصلوات النبویة
لامام المحدثین نجم المفسرین زبدة المحققین
العلامة الشیخ مولانا
محمد موسی الروحانی البازی
طیب اللہ آثارہ و أعلی درجاته فی دار السلام

البركات المكية
في
الصلوات النبوية

إدارة التَّصنيف والأدب

جامِعة محمّد موسیٰ البازی

المكتب المركزي: ۱۳/ڈی، بلاک بی، سمن آباد لاہور، پاکستان

رقم الهاتف : ٠٤٢-٣٧٥٦٨٤٣٠ رقم الجوّال : ٠٣٠٠٤٤٣٦٤٤٠

www.alqalamfoundation.org
Email :- info@alqalamfoundation.org

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

لإمام المحدّثين نجم المفسّرين زبدة المحقّقين
العلامة الشيخ مولانا محمد موسى الرّوحاني البازي
رحمه الله تعالیٰ وطيّب آثاره

إدارة التّصنيف والأدب

کتاب البَرَکاتُ المکِیَّة کا مختصر تعارف

درود شریف کی اس انتہائی مبارک اور عجیب کتاب میں مصنفؒ نے رسول اللہ ﷺ کے آٹھ سو ۸۰۰ سے زائد اسماء کو احادیث کی مستند کتابوں سے انتہائی تحقیق کے بعد درود شریف کی شکل میں جمع فرمایا ہے۔ اس سے پہلے آج تک کسی کتاب میں نبی کریم ﷺ کے اتنے زیادہ ناموں کو اکٹھا نہیں کیا گیا۔

آپ کے ہاتھوں میں موجود اس کتاب کی ابتداء میں مصنفؒ کے مختصر حالاتِ زندگی عربی اور اردو زبان میں شامل کیے گئے ہیں۔ اس کے بعد اصل کتاب شروع ہوتی ہے۔ اصل کتاب کی ابتداء میں مصنفؒ نے درود شریف کے فضائل، اِس کتاب کی خصوصیات اور پڑھنے کا طریقہ تفصیل سے عربی زبان میں تحریر فرمایا ہے اور عوام الناس کی آسانی کیلئے عربی عبارت کے ساتھ ساتھ اس کا اردو ترجمہ بھی درج کیا ہے۔

درود شریف کا وظیفہ کتاب کے صفحہ نمبر ۱۲۱ سے شروع ہوتا ہے۔

وفات کے بعد مصنفؒ کی قبر مبارک سے بڑے عرصے تک جنتی خوشبو آتی رہی۔ اسی دوران مصنفؒ کے ایک شاگرد نے خواب دیکھا کہ مسجد نبوی میں نبی کریم ﷺ کے روضۂ مبارک کی سنہری جالی کا دروازہ کھلا اور اندر سے مصنفؒ انتہائی خوشی کی حالت میں مسکراتے ہوئے باہر تشریف لائے۔ شاگرد نے آگے بڑھ کر سلام کیا اور عرض کیا کہ استادِ محترم! آپ کی قبر مبارک سے جنت کی خوشبو آ رہی ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ تو حضرت محدث اعظمؒ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا کہ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ میری کتاب "برکاتِ مکیہ" کو بارگاہِ نبوی ﷺ میں شرفِ قبولیت حاصل ہوا ہے اسی لئے میری قبر سے جنتی خوشبو آ رہی ہے۔

بے انتہاء برکات اور حیرت انگیز تاثیر والی یہ کتاب علماء، طلباء اور عوام الناس میں انتہائی مقبول و معروف ہے۔ دنیا بھر میں بیشمار اولیاء اللہ اور عام لوگ

اسے بطور وظیفہ پڑھ رہے ہیں۔ پریشانیوں سے نجات، مشکلات کے حل، قضائے حاجات اور خیر و برکات حاصل کرنے کے لئے یہ کتاب نہایت مفید، مؤثر اور مجرب ہے۔ البَرَکاتُ المکِیَّة پڑھنا شروع کیجئے چند دن میں ہی آپ خود اس کی برکات کا مشاہدہ کرلیں گے۔

پڑھنے کا طریقہ

کتاب البَرَکاتُ المکِیَّة پڑھنے کے تین طریقے ہیں۔

پہلا طریقہ۔ سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ روزانہ ایک منزل پڑھتے ہوئے ہر سات دن میں مذکورہ تمام اسمائے نبویہ ختم کیا کریں۔ کتاب کے اندر ہر منزل کی نشاندہی کی گئی ہے۔ ان منزلوں کی تفصیل یوں ہے۔

١ پہلی منزل کی ابتداء صفحہ نمبر ۱۲۱ سے۔
٢ دوسری منزل کی ابتداء صفحہ نمبر ۱۴۲ سے۔
٣ تیسری منزل کی ابتداء صفحہ نمبر ۱۶۲ سے۔
٤ چوتھی منزل کی ابتداء صفحہ نمبر ۱۸۴ سے۔
٥ پانچویں منزل کی ابتداء صفحہ نمبر ۲۰۹ سے۔
٦ چھٹی منزل کی ابتداء صفحہ نمبر ۲۲۹ سے۔
٧ ساتویں منزل کی ابتداء صفحہ نمبر ۲۴۸ سے۔

دوسرا طریقہ۔ روزانہ ایک ثُلث پڑھتے ہوئے ہر تین دن میں مذکورہ تمام اسمائے نبویہ ختم کیا کریں۔ کتاب کے اندر ہر ثُلث کی نشاندہی کی گئی ہے۔

١ پہلا ثُلث صفحہ نمبر ۱۲۱ سے۔ ٢ دوسرا ثُلث صفحہ نمبر ۱۶۸ سے۔
٣ تیسرا ثُلث صفحہ نمبر ۲۲۰ سے۔

تیسرا طریقہ۔ اگر فرصت ہو تو مذکورہ تمام اسمائے نبویہ (صفحہ نمبر ۱۲۱ سے صفحہ نمبر ۲۷۰ تک) روزانہ پڑھا کریں۔

برکاتِ مکیّہ کے فائدے

کتاب برکاتِ مکیہ کے فوائد بے شمار ہیں۔ درود شریف اور اسماء نبویہ کی برکت سے ہر حاجت پوری ہوگی ان شاء اللہ تعالیٰ۔ چند اہم فوائد یہ ہیں۔ (۱) ہر مشکل آسان ہوگی (۲) لاعلاج بیماری اور ہر مرض سے شفا ہوگی (۳) تجارت و کاروبار میں بہت برکت ہوگی (۴) مقدمہ میں کامیابی ہوگی (۵) سحر اور جادو کا اثر کاروبار، مال اور گھر کے افراد سے زائل ہوگا (۶) جنات کی شرارت سے خلاصی حاصل ہوتی ہے (۷) عقیمہ عورت یا بے اولاد مرد پڑھے تو اولاد حاصل ہوگی (۸) نرینہ اولاد سے محروم شخص پڑھے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیٹا پیدا ہوگا (۹) سفر میں کامیابی وسلامتی حاصل ہوکر واپسی بخیر ہوگی (۱۰) ملازمت بسہولت ملے گی (۱۱) سفر یا حضر میں اپنے پاس رکھنے سے ہر شر و آفت سے سلامتی حاصل ہوگی (۱۲) غیر شادی شدہ کی جلد شادی ہوگی اور پیغامِ نکاح قبول ہوگا (۱۳) دلوں کو مسخّر و تابع بنانے کیلئے نہایت مفید و نافع ہے (۱۴) گمشدہ چیز جلد ملے گی باذن اللہ (۱۵) دشمنوں اور اہل بدعت پر غلبہ حاصل ہوکر اُن کا ہر شر دفع ہوگا (۱۶) ملازمت میں ترقی حاصل ہوگی (۱۷) جس گھر میں یہ کتاب موجود ہو تو درود شریف و اسماء نبویّہ کی برکت سے اس گھر کے باشندے بڑے مصائب، حوادث، غم، چوری، ڈاکے اور آگ لگنے سے محفوظ ہوں گے ان شاء اللہ (۱۸) طالبعلم پڑھے تو علم میں برکت و امتحان میں کامیابی ہوگی (۱۹) حج وعمرہ کی نیت سے پڑھے تو اللہ تعالیٰ حج وعمرہ کی توفیق دینگے (۲۰) خواب میں نبی علیہ السلام کی زیارت حاصل ہونے کی زیادہ توقع ہے۔

نوٹ۔ مصنّفؒ کی وفات کے بعد ان کی اولاد سے اجازت لینا تاثیر و برکات میں زیادت و اضافے کا موجب ہے۔

فہرست الموضوعات

الموضوع	الصفحة
الفائدةُ التاسعةُ فی ذکر خمس وعشرین من فوائد الصلاة وثمراتها۔	٦٥
الفائدةُ العاشرةُ یجب علیٰ کلّ مؤمن ان یکثر الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یزداد عدد صلواتہ علیٰ عدد ذُنوبہ ویدخل الجنۃ وھناك ذکر حکایۃ نافعۃ۔	٧١
الفائدةُ الحادیۃُ عشرۃ قد سمّٰی اللہ تعالی نبیّنا صلی اللہ علیہ وسلم باسماءٍ کثیرۃ فی القرآن اشھرھا محمد واحمد۔	٧٢
الفائدةُ الثانیۃُ عشرۃ الاسماء النبویّۃ المرویّۃ فی الاحادیث قلیلۃ ای خمسۃ او سبعۃ۔	٧٣
الفائدةُ الثالثۃ عشرۃ ھٰذہ الرسالۃ مشتملۃ علیٰ طریقۃ جدیدۃ وھی ذکر اسم جدید للنبی علیہ السلام عند کلّ صلاۃ علیہ وھناك بیان الثمرات الست عشرۃ العجیبۃ اللطیفۃ۔	٧٤
الفائدةُ الرابعۃ عشرۃ ھل لھٰذہ الطریقۃ الجدیدۃ دلیل یخرجھا عن البدعۃ۔	٨٨
الفائدة الخامسۃ عشرۃ انتخبتُ الاسماء النبویۃ المذکورۃ فی ھٰذہ الرسالۃ من کُتُب کبار المحدّثین ولم ازد من عند نفسی اِلّا عِدّۃ اسماء۔	٩٤
الفائدةُ السادسۃُ عشرۃ سلکتُ فیھا مسلك الاحتیاط فرفضتُ ذکر عِدّۃ اسماء لاختلاف الائمۃ فیھا او لکونھا مُوھِمۃ سُوءَ الادب۔	٩٨
الفائدةُ السابعۃُ عشرۃ عدد الاسماء فیھا ٨٠٠ تقریبًا	

الموضوع	الصفحة
بدايةُ الحزب الخامس منها ۔	٢٠٩
بدايةُ الثُلث الثالث ۔	٢٢٠
بدايةُ الحزبِ السادس منها ۔	٢٢٩
بدايةُ الحزب السابع منها ۔	٢٤٨
نهايةُ الحزب السابع و الاسماء النبوية المباركة ۔	٢٧٠
نهايةُ الثُلثِ الثالث ۔	٢٧٠

تمّت الفهرست

هذه المقدمة تبحث عن حياة العالم العلامة
والبحر الفهامة المحدث الأعظم والمفسّر الأفخم
الفقيه الأفهم الرحلة الحجّة اللغوى الأديب
صاحب التصانيف الكثيرة و التآليف الشهيرة
مستنبط علم الجلالة و مخترعه الشيخ مولانا

محمد موسىٰ الروحانى البازى

و عن آثاره العلمية الخالدة و عن خدماته
الإسلامية . رحمه اللّٰه تعالى رحمة واسعة
و طيَّبَ آثارَه .
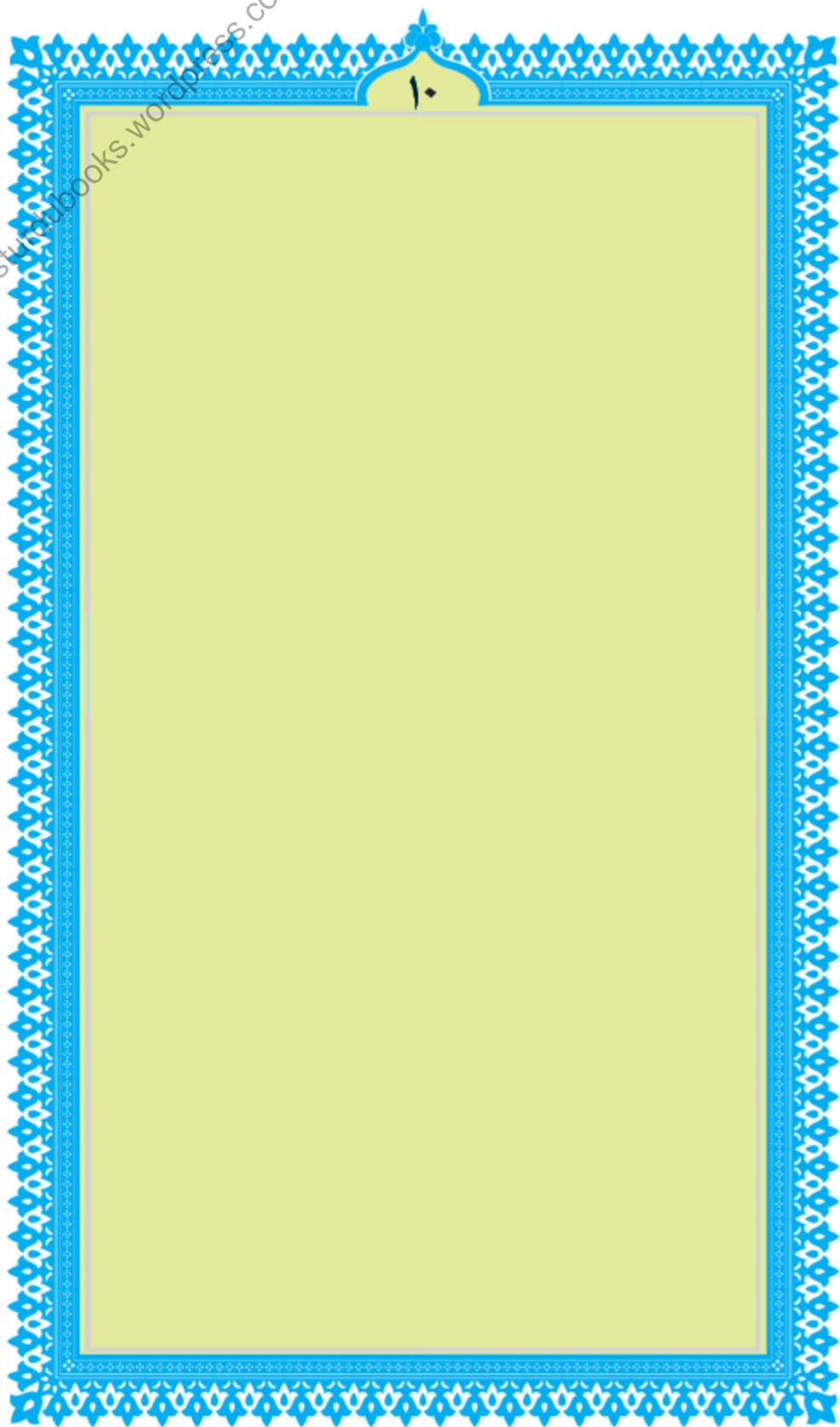
بسم اللہ الرحمن الرحیم

هو العلامة الكبير بل الإمام ذو الشان العظيم نادرة الزمان سلطان القلم و البيان كان آية من آيات الله بلا فرية و نادرة من نوادر الدهر بلا مرية .

هَيهاتَ لا يأتِي الزَّمانُ بمثله
إنَّ الزمــانَ بمثلــه لبَخِيل

مكانة الشيخ محمد موسى الروحانى البازى عند الله

كان الشيخ البازى متورّعًا ، تقيًّا ، زاهدًا فى الدنيا ، مجاهدًا فى سبيل الله ، دامغًا للبدعات ، لا يخاف فى الله لومة لائم ، و له كرامات كثيرة لا تحصى لضيق المقام سوف نقتصر على ذكر بعضها فقط لتعلم مدى ما كان لشيخنا الجليل من مكانة عظيمة عند الله تعالى و عند رسول الله ﷺ .

و **من كراماته** أنه رابع أربعة فى تاريخ الإسلام الذى انبعثت من قبره الرائحة الذكية رائحة الجنة . و ذلك بعد أن تم دفن جثمانه الطاهر خرجت رائحة المسك و العنبر من قبره و انتشرت فى جميع المقبرة . و هذه الرائحة موجودة حتى اليوم و قد مضت سبعة أشهر مذ وفاته . فإذا ذهبت إلى مقبرته الموجودة فى ميانى صاحب بلاهور تشم تلك الرائحة الذكية التى تفوح بالعطر و العنبر تنبعث من ذلك الجسد الطاهر و من هذا الثرى الطيب ثرى شيخنا الجليل الشيخ محمد موسىٰ

الروحانى البازى طيب الله آثاره .

و منها أن شيخنا الوقور رحل إلى الحج مصطحبا أسرته . و بعد الفراغ من مناسك الحج شدّ الرحال مع أسرته إلى المدينة المنوّرة . فلمّا علم شيخ الإسلام قدوة الأنام العالم الربانى الشيخ مولانا سعيد أحمد خان رحمه الله تعالى ورود الشيخ البازى الجليل إلى المدينة المنوّرة فرحّبه ترحيبا حارًّا و استدعاه مع أسرته إلى المأدبة . فلبّى الشيخ البازى المكرم الدعوة و قدم إلى داره مع أسرته حسب الموعد .

و عند ما لاقى الشيخ البازى المحترم الشيخ سعيد أحمد خان المحترم جلس عنده . و حينما رأى رجلٌ من ندماء الشيخ سعيد أحمد خان الشيخَ البازى فقام مسرعا نحو الشيخ البازى المفخم و التزمه و عانقه و قبّله و صافحه و وقّره غاية التوقير .

ثم قال له : يا معالى الشيخ ! التمس من سماحتك بكل أدب واحترام أن تسامحنى . فتعجب الشيخ البازى من حفاوته البالغة وتبجيله إياه وطلبه منه التسامح وقال له : على أىّ شئ أسامحك و لا علاقة لى بك و لا أعرفك . و ما هو السبب ؟

فأجابه الرجل : يا فضيلة الشيخ الجليل ! سامحنى أوّلًا ثم أدلّك على سبب المسامحة . فتبسّم الشيخ البازى طِبق عادته الشريفة و تلطّف فى الإجابة قائلًا بأنى سامحتك .

ففرح الرجل غاية الفرح و برقت أسارير وجهه و قال : يا شيخ ! الآن أذكر لك السبب . و هو أنى أتمتع بفضل الله و كرمه بالسكنى فى رحاب الطِّيبة الطيّبة المدينة المنوّرة زادها

اللّٰه تعالى بركة و رحمة و أمنا و هدوءًا . و قد أخبرنى بعض الزملاء بمكانتك الرفيعة و شخصيّتك البارزة فى ميادين العلم و التصنيف و التدريس و الدعوة و الإرشاد فصرت مشتاقا جدًّا لرؤيتك و لقائك .

فقبل أسبوع دخلت المسجد النبوى الشريف مع بعض زملائى . فرأك زميلى و بشّرنى قائلًا إن هذا الرجل الجميل هو الشيخ البازى المكرم الذى كنت تشتاق لرؤيته و للقائه . فرأيتك و كنتَ مشغولًا بالنوافل . فلما أمعنت النظر إلى شخصك و رأيت حلتك الشهباء و عمامتك البيضاء الفاخرة . فخطر فى قلبى بعض الخواطر بأن هذا اللباس الثمين لا يليق بالمشائخ الكرام و العلماء العظام . فما أحببت أن أصافحك و ذهبت إلى بيتى .

و فى نفس تلك الليلة رأيت فى النوم أن النبى ﷺ قد جاء عندى و وبّخنى و نبّهنى قائلًا : أظننتَ بموسىٰ هذه الظنون فاخرج من مدينتى .

فاستيقظت مندهشًا و مرتعدًا و اجتهدت للقائك فما نجحت إلّا فى هذا الوقت السعيد . فمن ثم بادرت وطلبت من معاليكم العفو و الصفح عن هذه الظنون و الوساوس السيّئة .

فرحمه اللّٰه تعالى رحمة واسعة و أسكنه بحبوحة جنة الفردوس و جزاه عن الإسلام و المسلمين خير الجزاء ما قدم من عطاء ذاخر فى ميدان العلم و المعرفة فى سبيل نصرة هذا الدين و فى سبيل العلم .

مصنفاته العلمية

كان الشيخ البازى رحمه الله تعالى مفرد العصر و نادرة الدهر ، بحرًا فى العلوم و الفنون لا يجارى و لا يماثل ، فصيحًا بليغًا ، شاعرًا ، جامعًا للمنقول والمعقول ، مستنبط علم الجلالة و مخترعه ، نظير نفسه ، فريد الدهر ، من أذكياء العالم . له مؤلفات فريدة كثيرة مقبولة مشتملة على حقائق حقيقة و دقائق دقيقة و لطائف لطيفة و غرائب غريبة و عجائب عجيبة و مسائل فريدة و مباحث جديدة و استنباطات عظيمة ، و أسرار فنية مخفية دالة على مزية فطنته .

العالم العامل و الفاضل الكامل **إمام الحرم الشريف فضيلة الشيخ محمد بن عبد الله السبيل** حفظه الله تعالى دائمًا يمدح الشيخَ البازى فى مجالس علمية .

قَدِم إليه مرّةً وفد علماء الجامعة الأشرفية . فسألهم الإمام عن الشيخ البازى . فتحيّر العلماء بأنه كيف يعرف عالمًا عجميًّا . ثم قال الإمام :

" يأتى إلىّ العلماء والمشائخ من جميع نواح
العالم ولكن ما رأيتُ وما لقيتُ عالما أوسع
علمًا و أدقّ نظرًا من الشيخ البازى " .

وقد تعددت تصانيف شيخنا الفاضل فزادت تصانيفه فى مجال العلم على مائتين كتاب فى علوم مختلفة و فنون شتّى مثل التفسير و الحديث و المنطق و الفلسفة و الهيئة القديمة و الحديثة و علم المرايا و علم الأبعاد والصرف والنحو والبلاغة و

سائر العلوم العربية و علم التاريخ و غير ذلك .

والحقيقة التي لايختلف عليها اثنان أن شيخنا الجليل ما ترك فنًّا من الفنون ولا علمًا من العلوم إلّا و ألّف فيه كتابًا أو رسالة ما يحيّر الألباب . وهذا لا يتوفر لأىّ عالم من العلماء فى هذا العصر رحم الله شيخنا الفاضل .

وفاته

و بعد صراع مع المرض رحل أوحد أهل زمانه و فرد أوانه الشيخ الجليل فى صلاة عصر الاثنين عن عالمنا . فلقى ربه بنفس آمنة مطمئنة فى السابع والعشرين من جمادى الثانية سنة ١٤١٩ هجرية الموافق التاسع عشر من أكتوبر سنة ١٩٩٨ ميلادية وهو ابن ثلاث و ستين سنة " يا أيتها النفس المطمئنة ارجعى إلى ربك راضية مرضية فادخلى فى عبادى و ادخلى جنتى " . صدق الله العظيم . و يقول رسول الله ﷺ : إذا مات ابن آدم انقطع عمله إلّا من ثلاث صدقة جارية أو ولد صالح يدعو له أو علم ينتفع به .

أبناؤه

و من سعادات الشيخ البازى رحمه الله تعالى ان له أبناءً اربعة كل واحد منهم عالم فاضل بعلوم قديمة و عصرية داخلية و خارجية بتوفيق الله عز و جل . و بأدعية الوالد المشفق و بتوجهه التام و تعليمه و تربيته كل واحد منهم أنموذج له و مصداق لكلمات النبوة على صاحبها ألوف التحية من أنه إذا مات ابن آدم انقطع عمله إلا من ثلاث صدقة

جارية أو ولد صالح يدعو له أو علم ينتفع به . فكأنّ المرحوم يقول على لسان الحال :

تلك آثارنا تدل علينا
فانظروا بعدنا إلى الآثار

و صح ما قيل : إن الولد سرّ لأبيه و كل إناء يترشح بما فيه .

فالأكبر منهم الشيخ محمد زبير الروحانى البازى خريج الجامعة الأشرفية بلاهور و فاضلُها ذهب إلى السعودية وكمّل تعليمه فى مكة المكرمة بجامعة أمّ القرٰى و عاد إلى الوطن فناب مناب الوالد الفقيد بالجامعة الأشرفية . و الثانى منهم محمد عزير الروحانى البازى خريج الجامعة الأشرفية بلاهور . كان يدرس بالجامعة الأشرفية بعد فراغه من دروس الحديث للطلبة الواردين من اوروبّا وغيرها باللغة الانكليسية . ثم رحل إلى أمريكا لإعداد رسالة الدكتوراه (بى ، ايچ ، دى) . وفّقه الله لتحصيلها و تكميلها .

و الثالث منهم محمد زهير الروحانى البازى و الرابع عبدالرحمن الروحانى البازى و كلاهما فى مرحلة الاستفادة العلمية فى رحاب الجامعة الأشرفية . وفق الله الجميع لما يحب و يرضى .

و الله أسأل أن ينفعنا بعلوم شيخنا الجليل و أن يجعل علومه من الصدقات الجاريات و الباقيات الصالحات لنا و للأجيال القادمة .

مصنفِ کتابِ ہذا

شیخ الحدیث والتفسیر

حضرت مولانا محمد موسیٰ روحانی بازی

رحمہ اللہ تعالیٰ وطیب آثارہ

کے بارے میں چند مختصر کلمات

اوران کی زندگی کے مختصر حالات
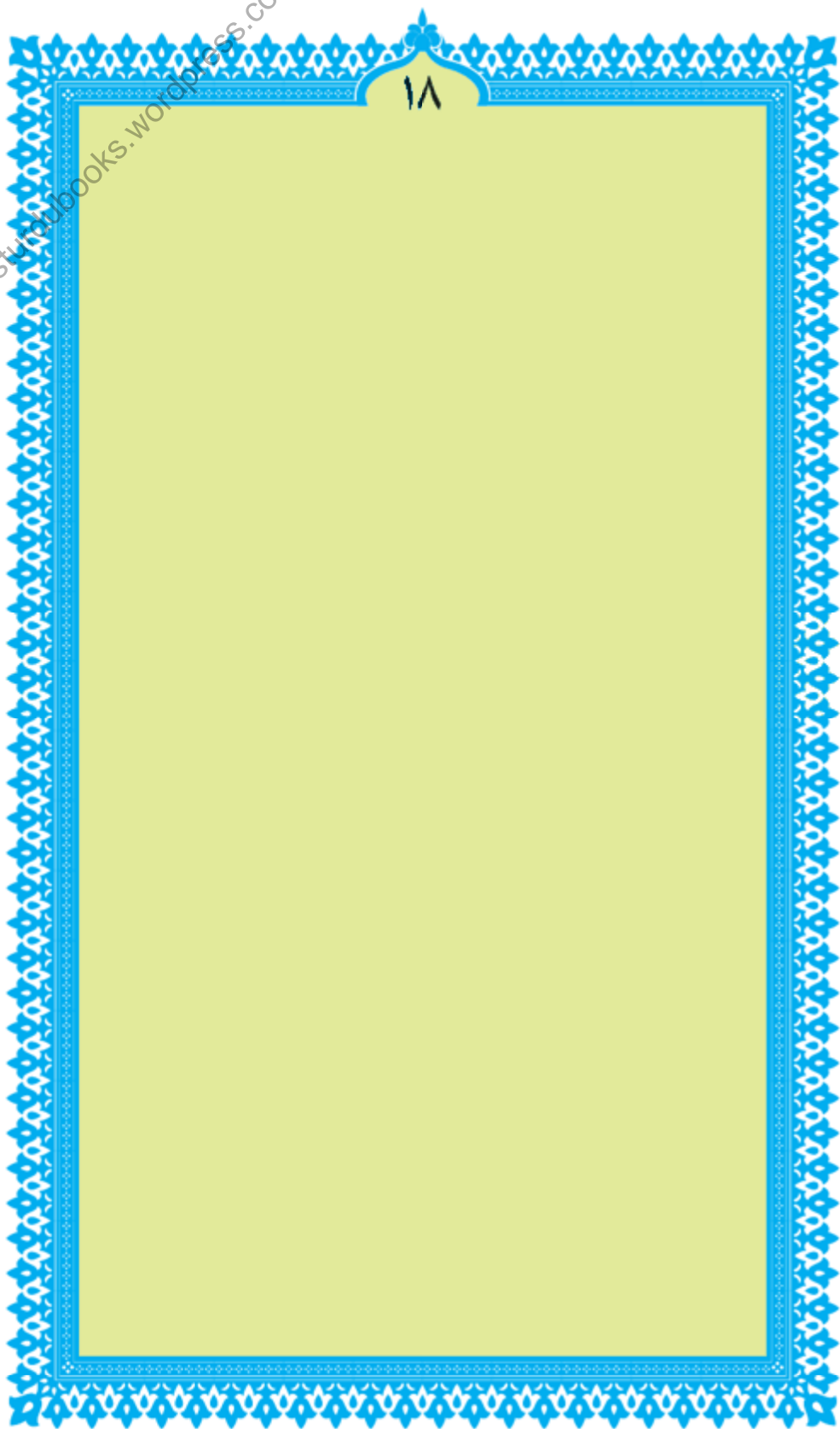
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلّی علی رسولہ الکریم

أمّا بعد !

هيهاتَ لايأتي الزمانُ بمثله

إنَّ الزمانَ بمثله لبخيل

ترجمہ "یہ بات بڑی بعید ہے، زمانہ ان جیسی شخصیت نہیں لائے گا۔
بیشک ایسی شخصیات کے لانے میں زمانہ بڑا بخیل ہے"۔

محدث اعظم، مفسر کبیر، فقیہ افہم، مصنف افخم، جامع المعقول والمنقول، شیخ المشائخ حضرت مولانا محمد موسیٰ روحانی بازی طیب اللہ آثارہ واعلیٰ درجاتہ فی دارالسلام کی شخصیت علمی دنیا میں کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ اپنے عہد میں دنیا بھر کے ذہین لوگوں میں سے ایک تھے۔ آپ کی علمی مصروفیات قدرت نے آپ کی تسکین کیلئے پیدا کر رکھی تھیں۔

لاریب! ان کی شخصیت سدا یادگار رہے گی۔ اس وقت ان کی موت سے چمنستانِ اسلام اجڑ گیا ہے، علماء یتیم ہو گئے ہیں اور اہل اسلام ان کے علم وفقہ سے محروم ہو گئے ہیں۔ ان کی باتیں بے شمار ہیں، ان کے سنانے والے بھی بے شمار

ہیں۔ان کی زندگی کے مختلف گوشے لوگوں کے سامنے ہیں اور زندگی ایک کھلی ہوئی کتاب کی مانند ہے۔

کچھ قمریوں کو یاد ہے کچھ بلبلوں کو حفظ
عالم میں ٹکڑے ٹکڑے میری داستاں کے ہیں

اللہ تعالیٰ کے دربارِ جلال و جمال میں حضرت محدث اعظمؒ کا مقام

حضرت شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کو عند اللہ جو مقام و مرتبہ حاصل تھا اور اس سلسلے میں آپ کو جن کرامتوں اور خصائص سے اللہ تعالیٰ نے نوازا اس پر ایک ضخیم کتاب لکھی جا سکتی ہے۔ذیل میں اختصاراً ایک دو واقعات ذکر کئے جا رہے ہیں۔

(۱) حضرت شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کی قبر مبارک سے جنّت کی خوشبو کا پھوٹنا

تدفین کے بعد شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد موسیٰ روحانی بازیؒ کی قبر اطہر اور مٹی سے خوشبو آنا شروع ہوگئی جس نے پورے میانی قبرستان کو معطر کر دیا۔دُور دُور تک فضا انتہائی تیز خوشبو سے مہکنے لگی اور یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح ہر طرف پھیل گئی۔لوگوں کا ایک ہجوم تھا جو اس ولی اللہ کی قبر پر حاضری دینے کیلئے اُمڈ پڑا، ملک کے کونے کونے سے لوگ پہنچنے لگے اور تبرکاً مٹی اٹھا اٹھا کر لے جانے لگے۔قبر مبارک پر مٹی کم ہونے لگتی تو اور مٹی ڈال دی جاتی۔چند ہی منٹوں میں وہ مٹی بھی اسی طرح خوشبو سے مہکنے لگتی۔قبر کے پاس چند منٹ گزارنے والے شخص کا لباس بھی جنتی خوشبو سے معطر ہو جاتا اور کئی کئی دن تک اس لباس سے خوشبو آتی۔

یہ کوئی معمولی واقعہ نہیں ہے۔عالم اسلام کی چودہ صدیوں میں صحابہؓ کے دور کے بعد حضرت شیخؒ تیسری شخصیت ہیں جن کی مرقد اطہر سے جنت کی خوشبو

جاری ہوئی جو الحمدللہ سات ماہ سے زائد عرصہ گزرنے کے باوجود ابھی تک جاری ہے۔ حضرت شیخؒ اللہ تعالیٰ کے کتنے برگزیدہ اور محبوب بندے تھے انکی اس عظیم کرامت نے اس بات کی تصدیق کردی۔ یہ عظیم الشان کرامت جہاں حضرت محدثِ اعظمؒ کی ولایتِ کاملہ کی واضح دلیل ہے وہاں مسلک دیوبند کیلئے بھی قابل صد فخر بات ہے۔

(۲) رسول اللہ ﷺ کی حضرت شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ سے محبت

اس زمین پر عرشِ بریں کے آخری نمائندہ رحمۃ للعالمین ﷺ سے حضرت محدث اعظمؒ کی محبت وعقیدت عشق کی آخری دہلیز پر تھی۔ درسِ حدیث میں یا گھر میں نبی کریم ﷺ یا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ذکر فرماتے تو رقّت طاری ہوجاتی، آنکھیں پُرنم ہوجاتیں اور آواز حلق میں اٹک جاتی۔

ایک مرتبہ حضرت شیخؒ بمعہ اہل وعیال حج کیلئے حرمین شریفین تشریف لے گئے۔ حج کے بعد چند روز مدینہ منورہ میں قیام فرمایا۔ مولانا سعید احمد خانؒ (جو کہ تبلیغی جماعت کے بڑے بزرگوں میں سے تھے) کو جب آپ کی آمد کی اطلاع ہوئی تو آپ کی بمعہ اہل خانہ اپنی مدینہ منورہ والی رہائشگاہ پر دعوت کی۔ دعوت کے دوران والد محترمؒ، مولانا سعید احمد خانؒ کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ ایک شخص (جو کہ مدینہ منورہ ہی کا رہائشی تھا) آیا، اس نے جب محدثِ اعظم شیخ الشیوخ مولانا محمد موسیٰ روحانی بازیؒ کو اس مجلس میں تشریف فرما دیکھا تو انہیں سلام کر کے مؤدبانہ انداز میں ان کے قریب بیٹھ گیا اور عرض کیا کہ حضرت میں آپ سے معافی مانگنے کیلئے حاضر ہوا ہوں، آپ مجھے معاف فرمادیں۔ والد ماجدؒ نے فرمایا بھائی کیا ہوا؟

میں تو آپ کو جانتا ہی نہیں ، نہ کبھی آپ سے ملاقات ہوئی ہے۔ تو کس بات پر معاف کروں؟ وہ شخص پھر کہنے لگا کہ بس حضرت آپ مجھے معاف کر دیں۔

حضرت شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کوئی وجہ بتلاؤ تو سہی؟ وہ شخص کہنے لگا کہ جب تک آپ معاف نہیں فرمائیں گے میں بتلا نہیں سکتا۔ تو اپنے مخصوص لب ولہجہ میں والد صاحبؒ نے فرمایا اچھا بھئی معاف کیا، اب بتلاؤ کیا بات ہے؟ وہ کہنے لگا حضرت میری رہائش مدینہ منورہ میں ہی ہے۔ میں اپنے رفقاء اور ساتھیوں سے اکثر آپ کا نام اور آپ کے علم وفضل کے واقعات سنتا رہتا تھا چنانچہ میرے دل میں آپ کی زیارت وملاقات کا شوق پیدا ہوا اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ تمنا بڑھتی گئی مگر کبھی زیارت کا شرف حاصل نہ ہوسکا۔

اتفاق سے چند دن قبل آپ مسجد نبوی میں نوافل میں مشغول تھے کہ میرے ایک ساتھی نے مجھے اشارے سے بتلایا کہ یہ ہیں مولانا محمد موسیٰ صاحب جن کے بارے میں تم اکثر پوچھتے رہتے ہو۔ میں نے چونکہ اس سے پہلے آپ کو دیکھا نہیں تھا اس لئے میرے ذہن میں آپ کے بارے میں ایک تصور قائم تھا کہ پھٹا پرانا لباس ہوگا، دنیا کا کچھ پتہ نہیں ہوگا تو جب میں نے نوافل پڑھتے ہوئے آپ کا حلیہ اور وجاہت دیکھی (حضرت شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا لباس سادہ سا ہوتا، سفید لمبا جبہ پہنتے، شلوار ٹخنوں سے بالشت بھر اونچی ہوتی، سر پر سفید پگڑی باندھتے اور پگڑی کے اوپر عربی انداز میں سفید رومال ڈال لیتے مگر آپ کو اللہ تعالیٰ نے علمی جلال کے ساتھ ساتھ ظاہری جمال اور رعب بھی بے انتہاء بخشا تھا، نیز نسبتاً دراز قامت بھی تھے اس لئے اس سادہ سے لباس میں بھی آپ کی وجاہت

و شان کسی بادشاہِ وقت سے کم معلوم نہ ہوتی اور آپ کو نہ جاننے والے بھی آپ کی شخصیت سے انتہائی مرعوب ہو کر ادب سے ایک طرف ہو جاتے۔) تو میرے ذہن میں جو پھٹے پرانے لباس کا تصور تھا وہ ٹوٹ گیا اور میرے دل میں آپ کے بارے میں کچھ بدگمانی پیدا ہوگئی چنانچہ میں آپ سے ملے بغیر ہی واپس لوٹ گیا۔

اسی رات کو خواب میں مجھے نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی کیا دیکھتا ہوں کہ نبی کریم ﷺ انتہائی غصے میں ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ)! مجھ سے ایسی کیا غلطی ہوگئی کہ آپ ناراض دکھائی دے رہے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا

"تم میرے موسیٰ کے بارے میں بدگمانی کرتے ہو،
فوراً میرے مدینے سے نکل جاؤ"۔

میں خوف سے کانپ گیا، فوراً معافی چاہی، فرمایا

"جب تک ہمارا موسیٰ معاف نہیں کرے گا میں بھی
معاف نہیں کروں گا"۔

یہ خواب دیکھنے کے بعد میں بیدار ہو گیا اور اس دن سے میں مسلسل آپ کو تلاش کر رہا ہوں مگر آپ کی جائے قیام کا پتہ نہیں لگا سکا۔ آج آپ سے یہاں اتفاقاً ملاقات ہوگئی تو معافی مانگنے کیلئے حاضر ہو گیا ہوں۔ حضرت شیخؒ نے جب یہ واقعہ سنا تو پھوٹ پھوٹ کر رو پڑے۔

مختصر حالات زندگی

محدث اعظم، مصنف انخم، شیخ الحدیث والتفسیر مولانا محمد موسیٰ روحانی بازیؒ

ڈیرہ اسماعیل خان کے مضافات میں واقع ایک گاؤں کٹہ خیل میں مولوی شیر محمدؒ کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ کے والدِ محترم عالم و عارف اور زاہد و سخی انسان تھے، انکی سخاوت کے قصے گاؤں کے لوگوں میں زبان زد عام ہیں۔ آپ کے والدِ محترم مولوی شیر محمدؒ کی وفات ایک طویل مرض، پیٹ اور معدہ میں پانی جمع ہونے، کیوجہ سے ہوئی۔ حضرت شیخ کی عمر اس وقت پانچ سال یا اس سے بھی کم تھی۔ والد محترم کے انتقال کے بعد آپ کی پرورش آپ کی والدہ محترمہ نے کی جو کہ بہت ہی صالحہ، صائمہ اور قائمہ للہ تعالیٰ خاتون تھیں۔ آپ نے والدہ محترمہ کی نگرانی ہی میں دینی تعلیم حاصل کی، یہی آپ کے والدِ محترم کی وصیت بھی تھی۔ والد محترم مولوی شیر محمدؒ کی وفات کے بعد آپ قبر پر زیارت کیلئے حاضر ہوتے تو قبر میں سے قرآن حکیم کی تلاوت کی آواز سنائی دیتی خصوصاً "سورۃ المُلک" کی تلاوت کی آواز آتی۔ حدیث شریف میں سورۂ ملک کے بارے میں آیا ہے کہ یہ سورت اپنے پڑھنے والے کیلئے شفاعت کا باعث بنتی ہے۔

یہ ان کی عجیب و غریب کرامت تھی جسے والد ماجد محدثِ اعظم مولانا محمد موسیٰ روحانی بازیؒ نے اپنی تصنیف شدہ کتاب "أثمارُ التَّكْمِيْل" (یہ حضرت شیخ کی تصنیف کردہ بیضاوی شریف کی شرح "أزْهارُ التَّسْهِيْل" کا دو جلدوں پر مشتمل مقدمہ ہے، اصل کتاب تقریباً پچاس جلدوں پر مشتمل ہے) میں بھی تفصیلاً ذکر فرمایا ہے۔ حضرت شیخ کے جد امجد "احمد روحانی" بھی بہت بڑے عالم اور صاحب فضل و کمال انسان تھے۔ افغانستان میں غزنی کے پہاڑوں کے مضافات میں ان کا مزار اب بھی مرجع عوام و خواص ہے۔

حضرت شیخ محدثِ اعظم مولانا محمد موسیٰ روحانی بازیؒ نے ابتدائی کتبِ فقہ اور فارسی کی تمام کتابیں مثلاً پنج گنج، گلستان، بوستان وغیرہ گاؤں کے علماء سے پڑھیں، اس دوران گھر کے کاموں میں والدہ محترمہ کا ہاتھ بھی بٹاتے۔ گاؤں میں بارش کے علاوہ پانی کے حصول کا اور کوئی ذریعہ نہ تھا آپ بعض اوقات پانی لانے کیلئے تین تین میل کا سفر کرتے۔

گاؤں میں کتابیں پڑھنے کے بعد آپ بعض علماء کے حکم پر تحصیلِ علم کیلئے تقریباً گیارہ سال کی کم عمری میں عیسیٰ خیل چلے گئے۔ تحصیلِ علم کیلئے یہ آپ کا پہلا سفر تھا۔ یہاں پر چند ماہ میں ہی آپ نے علم الصرف کی کئی کتابیں زبانی یاد کرلیں۔

اس کے بعد ابا خیل ضلع بنوں تشریف لے گئے اور دو سال میں علم الصرف کی تمام کتب فصول اکبری تک اور نحو کی کتابیں کافیہ تک اور منطق کی ابتدائی کتب مولانا مفتی محمودؒ اور خلیفہ جان محمدؒ کی زیر نگرانی از بر کیں۔

اس کے بعد مفتی محمودؒ کے ہمراہ عبد الخیل آ گئے اور یہاں پر دو سال میں ان سے شرح جامی، مختصر المعانی، سلم العلوم تک منطق کی کتابیں، مقامات حریری، اصول الشاشی، میبذی شرح ہدایۃ الحکمۃ، شرح وقایہ اور تجوید و قرأت کی بعض کتب پڑھیں۔

مزید علمی پیاس بجھانے کیلئے آپ اکوڑہ خٹک دارالعلوم حقانیہ تشریف لے گئے۔ یہاں آپ نے تقریباً دو سال قیام کیا جس دوران آپ نے منطق کی تمام کتابیں ماسوائے قاضی مبارک اور فلسفہ کی تمام کتب، علم میراث، اصولِ فقہ

اور ادب عربی کی کتب پڑھیں۔ سالانہ چھٹیوں کے دوران مولانا غلام اللہ خانؒ کے دورۂ تفسیر میں شرکت کیلئے راولپنڈی آ گئے۔ اس کے بعد مدرسہ قاسم العلوم ملتان میں داخلے کیلئے تشریف لے گئے۔ قاسم العلوم میں داخلے کا امتحان صدرا، حمد اللہ اور خیالی جیسی مشکل کتابوں میں زبانی دیا۔ ممتحن نے حیران ہو کر قاسم العلوم کے صدر مدرس مولانا عبدالخالقؒ کو بتلایا کہ ایک پٹھان لڑکا آیا ہے جسے سب کتابیں زبانی یاد ہیں۔ یہاں آپ تقریباً تین سال تک حصولِ علم میں مشغول رہے اور فقہ، حدیث، تفسیر، منطق، فلسفہ، اصول اور علم تجوید و قراءاتِ سبعہ کی تعلیم حاصل کی۔

حضرت شیخؒ کو اللہ جل شانہ نے بے انتہاء قوتِ حافظہ اور سریع الفہم ذہن عطا کیا تھا۔ زمانۂ طالب علمی میں ہی آپ اپنے تمام ہم جماعتوں پر فائق رہے۔ آپ کے اساتذہ آپ کی شدتِ ذکاوت، قوتِ حافظہ اور وسعتِ مطالعہ پر حیرت واستعجاب کا اظہار کرتے۔ آپ کسی بھی کتاب کی مشکل سے مشکل عبارت اور فنی پیچیدگی کو، جس کے حل سے اساتذہ بھی عاجز آ جاتے، ایسے انداز میں حل فرماتے اور فی البدیہہ ایسی تقریر فرماتے کہ یوں محسوس ہوتا جیسے اس مقام پر کوئی اشکال تھا ہی نہیں۔

تدریس سے وابستہ ہونے کے بعد تمام کتبِ فنون عقلیہ و نقلیہ کے دروس میں آپ طلباء و علماء کے سامنے اس فن کے ایسے مخفی نکات اور علومِ مستورہ بیان فرماتے کہ سننے والے یہ گمان کرنے لگتے کہ شاید آپ کی ساری عمر اسی ایک فن کے حصول و تدریس اور استحکام میں گزری ہے۔ تمام فنون میں آپ کے اسباق کی

یہی کیفیت ہوتی اور آپ اس فن کی انتہائی گہرائی میں جا کر لطائف وبدائع کو ظاہر فرماتے۔

حضرت محدثِ اعظم مولانا محمد موسیٰ روحانی بازیؒ کو جن علوم وفنون میں مکمل دسترس ومہارت حاصل تھی اس کا ذکر وہ خود بطور تحدیثِ نعمت اپنی بعض تصانیف میں ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

"وممّا منَّ الله تعالى علىّ التبحّر في العلوم كلها النقلية و العقلية من علم الحديث و علم التفسير و علم الفقه و علم اصول التفسير وعلم اصول الحديث وعلم اصول الفقه و علم العقائد و علم التاريخ و علم الفِرَق المختلفة و علم اللغة العربية و علم الادب العربى المشتمل على اثنى عشر فنًّا وعِلمًا كما صرح به الأدباء و علم الصرف و علم الاشتقاق و علم النحو و علم المعانى وعلم البيان وعلم البديع وعلم قرض الشعر وعلم المنطق و علم الفلسفة الارسطوية اليونانية و الإلٰهيات من الفلسفة اليونانية و علم الطبيعيات من الفلسفة اليونانية و علم السماء و العالم و علم الرياضيات من الفلسفة اليونانية و علم تهذيب الاخلاق و علم السياسة المدنية من الفلسفة وعلم الهندسة أى علم اقليدس اليونانى و علم الابعاد و علم الأكر و علم اللغة الفارسية والادب الفارسى و علم العروض وعلم القوافي و علم الهيئة أى علم الفلك البطليموسى اليونانى وعلم التجويد للقرآن

و علم ترتيل القرآن و علم القراءات ".

آپ دورانِ درس خارجی قصے سنانا پسند نہیں فرماتے تھے مگر اس کے باوجود مشکل سے مشکل کتاب کا درس بھی جب شروع فرماتے تو مغلق و پیچیدہ عبارات و مقامات حل ہوتے چلے جاتے اور سننے والوں پر ایسی کیفیت طاری ہوتی کہ جی چاہتا کہ درس جاری رہے کبھی ختم نہ ہو۔ یوں معلوم ہوتا جیسے حضرت شیخؒ کے علم نے طلباء پر سحر کر کے انہیں مدہوش کر دیا ہے اور انہیں وقت گزرنے کا احساس ہی نہیں۔ درس جس قدر بھی طویل ہوتا چلا جاتا طلباء پہلے سے زیادہ ہشاش بشاش و تازہ دم نظر آتے اور ایسا لگتا جیسے آپ نے ان میں ایک علمی قوت بھر دی ہو۔

سب سے زیادہ شہرت آپ کے درسِ ترمذی اور درسِ تفسیر بیضاوی کو حاصل ہوئی۔ دُور دراز سے طلباء و علماء آپ کے درس میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے کیلئے کھچے چلے آتے۔ آپ کا درسِ حدیث بعض اوقات پانچ چھ گھنٹوں تک مسلسل جاری رہتا۔ شدید سے شدید بیماری میں بھی، جبکہ حضرت شیخؒ کیلئے بیٹھنا بھی مشکل ہوتا، یہی صورتِ حال رہتی اور بیماری کے باوجود کئی کئی گھنٹوں کی تقریر کے بعد بھی آپ پر تھکن کے آثار دکھائی نہ دیتے۔ طلبہ سے فرماتے

"بھئی یہ سب علم حدیث کی برکات ہیں"۔

خاص طور پر آپ کا درسِ ترمذی پورے پاکستان بلکہ پوری دنیا میں اپنی مثال آپ تھا جس میں آپ جامع ترمذی کی ابتداء سے لیکر انتہاء تک ہر ہر حدیث کا ترجمہ کرتے، مشکل الفاظ کی صرفی و نحوی تحقیق کرتے، ماٰخذ بتلاتے،

محاوراتِ عرب کی تفاصیل سے مطلع فرماتے اور تمام مسائل پر انتہائی مفصل و سیر حاصل بحث بھی فرماتے۔ مسائل میں عام طریقۂ کار کے مطابق دو یا چار مشہور مذاہب کے بیان پر اکتفاء نہ فرماتے بلکہ اکثر مسائل میں آپ سات سات یا آٹھ آٹھ مذاہب بیان فرماتے، ہر مذہب کی تمام اَدِلّہ ذکر کرتے اور پھر ہر دلیل کے کئی کئی جوابات احناف کی طرف سے دیتے۔ بعض اوقات کسی فریقِ مخالف کی ایک ہی دلیل کے جوابات کی تعداد پندرہ بیس سے بھی بڑھ جاتی۔

آپ کے درس کی سب سے خاص بات "قالَ" کے ساتھ "اَقُولُ" کا ذکر تھا یعنی "میں اس مسئلے میں یوں کہتا ہوں"۔ حضرت شیخؒ کو اللہ تعالیٰ نے استخراجِ جوابِ جدید کا بڑا ملکہ عطا فرمایا تھا۔ آپ اکثر مسائل و مباحث میں اپنی جانب سے دلائلِ جدیدہ و توجیہاتِ جدیدہ ذکر فرماتے اور وہی جوابات و توجیہات سب سے زیادہ تسلی بخش ہوتیں۔ بعض اوقات ایک ہی مسئلے میں صرف آپ کی اپنی توجیہات و جوابات کی تعداد اس مسئلے میں اسلاف سے مروی مجموعی توجیہات سے بڑھ جاتی اور ساتھ ساتھ یہ فرماتے۔

"مولانا! یہ میری اپنی توجیہات و اَدِلّہ ہیں اس مسئلہ میں، روئے زمین کی کسی کتاب میں آپ کو نہیں ملیں گی۔ بڑی دعاؤں و آہ وزاری اور بہت راتیں جاگنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے میرے ذہن میں ان کا القاء و الہام کیا ہے"۔

اس جلالتِ علمی کے باوجود عاجزی کا یہ عالم تھا کہ اپنے جوابات و توجیہات کی نسبت اپنی طرف کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی جانب فرماتے تھے کہ بندہ کچھ

بھی نہیں وہی ذات سب کچھ ہے۔ یہ عاجزی وانکساری ان کی سینکڑوں تصنیف شدہ کتابوں میں بھی نظر آتی ہے۔ مصنفین حضرات عام طور پر اپنی تصنیفات پر اپنے نام کے ساتھ مختلف القاب بھی لگاتے ہیں مگر حضرت شیخؒ نے اپنی ہر تصنیف شدہ کتاب پر عاجزی وانکساری کی راہ اپناتے ہوئے اپنے نام کے ساتھ ہمیشہ عبدِ فقیر یا عبدِ ضعیف (کمزور بندہ) لکھا جو اُن کی انکساری کی واضح مثال ہے۔ عجز وانکساری کا ساتھ حالتِ نزع میں بھی نہ چھوڑا اور ایسی حالت میں بھی زبان ادب کا دامن پکڑے انکساری وعاجزی کا اظہار کرتے ہوئے اس ذات وحدہ لاشریک کو اس انداز میں پکارتی رہی۔

"إلهي أنا عبدك الضعيف".

یعنی "یا اللہ! میں تیرا کمزور بندہ ہوں"۔

حضرت محدث اعظمؒ کے اوقات میں اللہ جل جلالہٗ نے بہت زیادہ برکت رکھی تھی۔ آپ قلیل سے وقت میں کئی گنا زیادہ کام کر لیتے جس کا اندازہ آپ حضرت شیخؒ کے درسِ ترمذی سے لگا سکتے ہیں کہ ترمذی کی ہر حدیث کا ترجمہ بھی ہو تمام مشکل الفاظ کی صرفی ونحوی تحقیقات وماخذ کی توضیح بھی ہو پھر تمام مسائل پر اتنی مفصل بحث ہو جیسا کہ ابھی بیان ہوا اور ان سب پر مستزاد یہ کہ آپ سب طلباء سے کاپیاں بھی لکھواتے، چنانچہ مسلسل تقریر کرنے کی بجائے ٹھہر ٹھہر کر املاء کے انداز میں طلباء کو مسائل لکھواتے جس دوران آپ ہر جملے کو کم از کم دو یا تین مرتبہ ضرور دہراتے مگر ان سب باتوں کے باوجود وقت میں اتنی برکت ہوتی کہ جامع ترمذی سالانہ امتحانات سے قبل ہی اطمینان وتسلی سے ختم ہو جاتی اور اس کے ساتھ

ساتھ ہر طالبعلم کے پاس آپ کی مکمل درسی تقریر بھی مستقبل کیلئے محفوظ ہوجاتی۔
آپ کی زندگی میں ہی آپ کے علمی تفوّق کا اقرار بڑے بڑے علماء کرتے تھے۔ امام کعبہ شیخ معظم محمد بن عبداللہ السبیل مدظلہ ایک مرتبہ علماء کرام کی مجلس میں فرمانے لگے۔

"میں اس وقت دنیا کے مرکز (مکہ مکرمہ) میں بیٹھا ہوں۔ دنیا بھر کے علماء میرے پاس تشریف لاتے ہیں مگر میں نے آج تک شیخ روحانی بازی جیسا محقق و مدقق عالم نہیں دیکھا"۔

تصنیف و تالیف کیساتھ ساتھ وعظ و تبلیغ وارشاد کے میدان میں بھی اللہ جل شانہ نے آپ سے بہت کام لیا، اس سلسلے میں آپ خود اپنی تصانیف میں لکھتے ہیں۔

"واللہ تعالی بفضله و منّه وفّقني للعمل بجميع انواع الدعوة و الارشاد و الحمدلله و المنّة.

فقد اسلم بارشادی و جهدی المسلسل في ذلك اكثر من الفی نفر من الكفار و بايعوا على يدی وآمنوا بان الاسلام حق و شهدوا ان الله تعالى واحد لا شريك له و دخلوا في دين الله فرادی و فوجا.

حتي رأيت في بعض الاحيان أسرة كافرة مشتملة على عشرة اشخاص فصاعدًا أسلموا و بايعوا للاسلام على يدی بارشادی في وقت واحد وساعة واحدة والحمدلله ثم الحمدلله.

و في الحديث لان يهدى الله بك رجلا واحدًا خير لك مما تطلع عليه الشمس و تغرب .

خصوصاً اسلم بارشادى و تبليغى نحو خمسين نفرًا من الفرقة الكافرة الملحدة القاديانية اصحاب المتنبي الكذاب الدجال مرزا غلام احمد .

و اسلم غير واحد من الفرقة الكافرة طائفة الذكريين بارشادى ونصحى وبما بذلت مجهودى وقاسيت المشقة الكبيرة في الارشاد و التبليغ .

والفرقة الذكرية فرقة في بلادنا لايؤمنون بكون القرآن كتاب الله تعالى ولا يحجون الى كعبة الله المباركة بل بنوا بيتًا في ديار مكران من ديار باكستان يحجون اليه و لهم عقائد زائغة .

و اما ارشادى المسلمين العصاة التاركين لأداء الزكاة و الصلوات والصوم وغيرها فله نتائج طيبة واحسن . ولله الحمد والفضل و منه التوفيق فقد تاب آلاف من المجرمين المجاهرين بالفسق من الرجال و النساء واصبحوا من مقيمى الصلوات و توجهوا الى اداء الزكوة و الصوم و الاعمال الصالحة .

و تبدلت حياتهم و انقلبت احوالهم . ولا احصى عدد هٰؤلاء التائبين لكثرتهم " .

دین اسلام کی سربلندی کیلئے آپ نے منکرین حدیث، اہل بدعت، روافض، قادیانیوں اور یہود ونصاریٰ سے کئی عظیم الشان مناظرے بھی کیے اور عالم اسلام کا سر فخر سے بلند کیا۔

ابتدائی حالات کا مشاہدہ کیجئے تو بظاہر اسباب کوئی شخص نہیں کہہ سکتا تھا کہ اس نونہال کا سایہ ایک عالم پر محیط ہوگا۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ مشیت الٰہی حفظِ دین اور پاسبانی ملت کا انتظام، ظاہری اسباب سے بالاتر کرتی ہے اور لطفِ الٰہی خود ایسے افراد کا انتخاب کرتا ہے جن سے دین حنیف کی خدمت کا کام لیا جائے۔

وفات

بروز سوموار ۲۷ جمادی الثانیہ ۱۴۱۹ھ مطابق ۱۹ اکتوبر ۱۹۹۸ء عصر کی جماعت میں حضرت محدثِ اعظم کو دِل کا شدید دورہ پڑا اور علم وعمل کے اس جبلِ عظیم کو اللہ تعالیٰ نے اس پُرفتن دنیا سے نجات دیتے ہوئے دارِ قرار کی طرف بلا لیا اور اس دنیاوی آزمائش میں آپ کی کامیابی اور اپنی رضا کا اعلان آپ کی قبر سے پھوٹنے والی جنت کی خوشبو کے ذریعہ دنیا میں ہی کر دیا۔

تو خدا ہی کے ہوئے پر تو چمن تیرا ہے
یہ چمن چیز ہے کیا سارا وطن تیرا ہے

حضرت شیخؒ نے تریسٹھ ۶۳ برس عمر پائی۔ آپ ایک عالم باعمل، عارف باللہ، باضمیر اور باکمال انسان تھے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ ”مومن وہ ہے جس کو دیکھ کر خدا یاد آ جائے“۔ آپ کی نگاہِ پُرتاثیر سے دلوں کی کائنات بدل جایا کرتی تھی، آپ کی صحبت میں چند لمحے گزارنے سے اسلام کے عہد زرّیں کے

بزرگوں کی صحبتوں کا گمان ہوتا تھا۔ حضرت شیخؒ میں قرونِ اولیٰ والی سادگی تھی۔ ان کو دیکھ کر قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کی یاد تازہ ہو جاتی تھی۔ آنکھوں میں تدبر کی گہرائیاں، آواز میں سنجیدگی و متانت کا آہنگ، دری پر گاؤ تکیے کا سہارا لئے حضرت شیخؒ کو معتقدین کے سامنے میں نے اکثر قرآن وحدیث کے اسرار و رموز کھولتے دیکھا۔

یوں تو موت سنتِ بنی آدم ہے اور اس سے کسی کو مفر نہیں، یہاں جو بھی آیا جانے ہی کیلئے آیا۔ مگر کچھ شخصیات ایسی بھی ہوتی ہیں جن کی موت صرف فردِ واحد کی موت ہی نہیں بلکہ پوری ملت کی موت ہوتی ہے۔

"موتُ العالِم موتُ العالَم"

خصوصاً اگر رخصت ہونے والے کا وجود دنیا کیلئے باعثِ رحمت ہو، ان کی ذات سے عالم اسلام کی خدمات وابستہ ہوں تو انکا صدمہ ایک عالم کی بے بسی، بے کسی و محرومی اور یتیمی کا موجب بن جاتا ہے۔

فروغِ شمع تو باقی رہے گا صبح محشر تک
مگر محفل تو پروانوں سے خالی ہوتی جاتی ہے

حضرت شیخؒ کی رحلت سے ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ محفل اجڑ گئی، ایک باب بند ہو گیا، ایک بزم ویران ہو گئی، ایک عہد ختم ہو گیا، ایک روایت نے دم توڑ دیا، زندگی کو حرکت و عمل دینے والا خود ہی اس دنیا میں جا بسا جہاں سے کوئی واپس نہیں آیا اور جو دار العمل نہیں دار الجزاء کی تمہید ہے۔

باغ باقی ہے باغباں نہ رہا
اپنے پھولوں کا پاسباں نہ رہا

کارواں تو رواں رہیگا مگر

ہائے وہ میر کارواں نہ رہا

ایسے وقت میں جبکہ اسلام ہر طرف سے طرح طرح کے فتنوں میں گھرا ہوا ہے اور ایسی حالت میں جبکہ اہل اسلام کو انکی رہبری کی مزید ضرورت تھی، وہ اپنے بے شمار چاہنے والوں کو روتا دھوتا چھوڑ کر اس ظالم دنیا سے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے روٹھ گئے۔

داغِ فراق صحبت شب کی جلی ہوئی

اک شمع رہ گئی تھی سو وہ بھی خموش ہے

سعید بن جبیرؒ حجاج بن یوسف کے "دستِ جفا" سے شہید ہوئے تھے۔ حافظ ابن کثیرؒ نے "البدایہ والنہایہ" میں ان کے بارے میں حضرت میمون بن مہران کا قول نقل کیا ہے "سعید بن جبیرؒ کا انتقال اس وقت ہوا جبکہ روئے زمین پر کوئی شخص ایسا نہیں تھا جو اُن کے علم کا محتاج نہ ہو"۔

نیز امام احمد بن حنبلؒ کا ارشاد ہے "سعید بن جبیرؒ اس وقت شہید ہوئے جبکہ روئے زمین کا کوئی شخص ایسا نہیں تھا جو اُن کے علم کا محتاج نہ ہو"۔

آج صدیوں بعد یہ فقرہ محدثِ اعظم شیخ المشائخ مولانا محمد موسی روحانی بازیؒ پر حرف بحرف صادق آ رہا ہے۔ وہ دنیا سے اس وقت رخصت ہوئے جب اہل اسلام ان کے علم وفقہ کے محتاج تھے، اہل دانش کو انکے فہم وتدبر کی احتیاج تھی اور علماء ان کی قیادت وزعامت کے حاجتمند تھے۔ انکی تنہا ذات سے دین وخیر کے اتنے شعبے چل رہے تھے کہ ایک جماعت بھی اس خلا کو پُر کرنے سے قاصر

رہے گی۔

آپ نے جس طور کُل عالم کی فضاؤں کو علمی و روحانی روشنی سے منور کیا اس کی بدولت اہل حق کے قافلے ہمیشہ منزلوں کا سراغ پاتے رہیں گے۔

زندگانی تھی تری مہتاب سے تابندہ تر

خوب تر تھا صبح کے تارے سے بھی تیرا سفر

عبدِ ضعیف محمد زہیر روحانی بازی عفا اللہ عنہ و عافاہ

ابن شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد موسیٰ روحانی بازیؒ

ربیع الاوّل ۱۴۲۰ھ مطابق جون ۱۹۹۹ء

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

لإمام المحدثين نجم المفسرين زبدة المحققين

العلامة الشيخ مولانا محمد موسى الروحاني البازي

رحمه الله تعالى وطيب آثاره
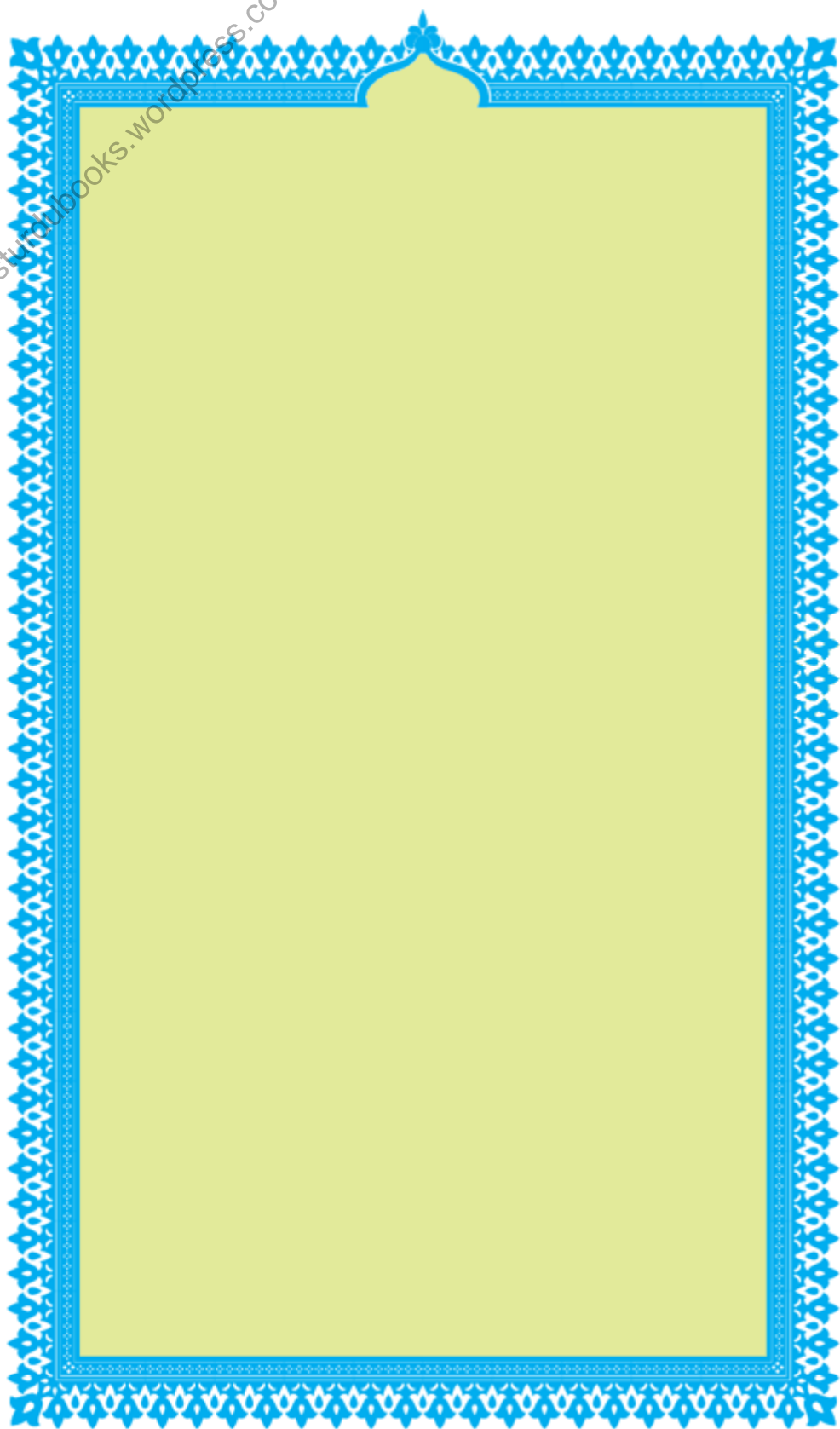
الحمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العالمین والصّلاۃُ والسلامُ

حمد و ثنا اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو پالنے والا ہے سارے عالم کا۔ اور صلاۃ و سلام ہو

علیٰ رسولہٖ محمّدٍ و اٰلِہٖ و اَصحابِہٖ اجمعین۔

اس کے رسول محمد پر اور ان کے سب آل و اصحاب پر۔

امّا بعد۔ فھٰذِہٖ رسالۃٌ مُبارکۃٌ عالیۃٌ و

امّا بعد ۔ یہ ایک رسالہ ہے مبارک و عالی مرتبہ

صَحِیفۃٌ یتیمۃٌ سامیۃٌ فی الصّلواتِ و التسلیماتِ

اور صحیفہ ہے بے مثال بلند شان والا نبی علیہ السلام کے

النبویّۃ الشریفۃ علیٰ حسب عَدَدِ الأسماءِ المحمدِیّۃ

شریف درود و سلام میں ، نبی علیہ السلام کے اسماء عالی شان کی تعداد

المنیفۃ سَمَّیتُھا " بالبَرَکات المکیّۃ فی الصّلواتِ

کے مطابق۔ میں نے اس کا نام رکھا ہے " البرکات المکیۃ فی الصّلواتِ

النبویّۃ۔ عَدَدَ الأسماءِ المحمّدیّۃ۔" و انّما سمّیتُھا

النبویّۃ عددَ الاسماءِ المحمدیّۃ " ۔ میں نے اس کا نام

بالبركات المكيّة لكون المشير بجمعها و تاليفها والآمر
مکّہ کی طرف منسوب کر کے برکاتِ مکیّہ اس لیے رکھا کہ اس کے جمع و تالیف کا مشورہ دینے

بترتیبها و تصنیفها أحدَ علماءِ مكّة المباركة و
والے اور اس کی تصنیف کا حکم دینے والے مکہ مکرمہ کے علماء میں سے ایک عالم ہیں۔

هو العالمُ العظيمُ و الفاضلُ الفخيمُ الذى مَضَت حياتُه
اس عالم کبیر و فاضل کی ساری زندگی گزری مسلمانوں اور

فى خدمة المسلمين لا سيّما خدمة اهل العلم و
بالخصوص اہل علم و صالحین کی خدمت

الصّالحين و عاش باذلاً مجهودَه طوالَ الملوَين فى
کرنے میں۔ وہ عالم شب و روز کوشاں رہتے تھے

إكرام ضيوف ربِّ الثقلين القادمين فى الحرمين
اللہ تعالیٰ کے اُن مہمانوں کے اکرام و تعظیم میں جو حرمین شریفین میں

الشريفين أعنى الشيخ الكريم مولانا محمد مسعود
آتے ہیں یعنی شیخ کریم مولانا محمد مسعود

شميمٌ مديرَ المدرسة الصولتيّة مركزِ الفنون
شمیمؒ جوکہ مدیر و مہتمم ہیں مدرسہ صولتیّہ کے جو فنونِ اسلامیّہ

الاسلاميّة و دارِ العلوم و المعارفِ الدينيّة فى
کا مرکز ہے اور معارفِ دینیّہ و علومِ دینیّہ کا مرجع ہے

مكّة المباركة لكن قبل أن أقدّم الى حضرته
مکہ مکرمہ میں۔ لیکن (افسوس) قبل اس کے کہ میں ان کی

العليّة هذه الصحيفة المباركة السنيّة انتقل
خدمتِ عالیہ میں یہ مبارک رسالہ پیش کرتا

الى جوار رحمة الله يوم الاحد السابع و العشرين من
مولانا شمیم وفات پا گئے بروز اتوار بتاریخ ستائیس ۲۷

شعبان سنة ١٤١٢ من الهجرة النبويّة الموافق لاوّل
شعبان سنہ ۱۴۱۲ھ مطابق یکم

مارس سنة ۱۹۹۲م جعل الله تعالیٰ قبرہ روضة
مارچ سنہ ۱۹۹۲م ۔ اللہ تعالیٰ ان کی قبر جنت کا

من ریاض الجنّة انہ تعالیٰ ذو الفضل و المغفرة و
باغیچہ بنادے اللہ جل جلالہ فضل و مغفرت و

المنّة ۔ اسأل اللہ تعالیٰ ان یجعل رسالتی ھٰذہ
احسان والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے سوال ہے کہ وہ میرے اس رسالہ کو

مقبولة متداولة بین المسلمین ومکرّمة حبیبة
مقبول و مشہور کردے مسلمانوں میں اور اسے محبوب بنادے

الی المصلّین المتقین و وسیلة موصلة الی ذروة
متقین درود شریف پڑھنے والوں کے نزدیک۔ اور اللہ تعالیٰ بنادے اس رسالے کو بلند سعادتوں

السّعادات و ذریعة مبلّغة الی زیادة الدرجات
تک اور عالی شان درجات تک پہنچانے کا وسیلہ و ذریعہ۔

انہ تعالیٰ بالاجابة جدیر و علی کلّ شیٔ قدیر۔
اللہ تعالیٰ دعاء قبول کرنے والا ہے اور ہر شئے پر قادر ہے۔

اکتب ھٰذہ الکلمات ضحوة یوم الثلاثاء و انا
میں یہ کلمات لکھ رہا ہوں دوپہر سے کچھ قبل بروز منگل ۔ اس وقت

مقیم فی مکّة المکرّمة مجاور للکعبة المعظّمة
میں مقیم ہوں مکہ مکرمہ میں اور مجاور ہوں کعبہ شریف کا۔

کأنّی جالس فی ظلّ بیت اللہ وظلّ برکات المسجد
گویا کہ میں بیٹھا ہوں بیت اللہ اور مسجد حرام کی برکات کے سایہ

الحرام و تحت غمام رحمة اللہ الکریم المنعام
میں اور اللہ تعالیٰ کریم اور بڑے انعام والے کی رحمت کے بادل کے نیچے

وذٰلك فی یوم عید الفطر السعید سنة ١٤١٣ھ
بروز عید الفطر سنہ ۱۴۱۳ھ

۲۳ مارس سنة ۱۹۹۳م ۔ اشکر اللہ تعالیٰ و
موافق ۲۳ مارچ سنہ ۱۹۹۳ء ۔ اللہ تعالیٰ کا شکر و

أَحمدہ علیٰ آن شرّفنی مع بعض اھل بیتی باداءِ
حمد کرتا ہوں کہ اس نے مشرف فرمایا مجھے گھر کے بعض افراد سمیت ماہِ

العمرۃ فی شھر رمضان و بزیارۃ البیتِ العتیقِ
رمضان میں عمرہ ادا کرنے سے اور بیت اللہ شریف

العظیم الشان و اَسألُ اللہ عزّ و جلّ سؤالَ متضرّعٍ
کی زیارت سے ۔ اور اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ سوال کرتا ہوں

معترفٍ بأنّہ لاحولَ و لا قوّۃ الّا باللہ اَن یحفظ
اور معترف ہوں کہ قوت کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ ہے کہ حفاظت فرمائے

سُکّانَ کلِّ بیتٍ کانت فیہ ھٰذہ الصّحیفۃُ
ہر اس گھر کے سُکّان کی جس میں یہ نیک صحیفہ

السعیدۃُ و اَن یجیرھم من کلّ قلقٍ و فرقٍ و
موجود ہو ۔ اور یہ کہ بچائے انہیں ہر غم و خوف سے

من شرّ ماخلق و من اَن یُوھِلھم الاَعداءُ و
اور مخلوق کے ہر شر سے ۔ نیز بچائے انہیں اس سے کہ انہیں ڈرائیں دشمن

المفسدون و الفسّقُ و من اَن یُبتلوا باصابۃِ شیٍٔ
مفسدین و فُسّاق ۔ اور اس سے کہ ان پر مصیبت آئے

من الحریق و الحرَق و من اَن تنوبھم محنۃُ الغصبِ
آگ جلنے اور آگ لگنے کی ۔ اور اس سے کہ انہیں پہنچے آفت غصب

و السّرَق و من اَن تعرُوھم نُکبۃُ الصّواعِق
اور چوری کی ۔ اور اس سے کہ انہیں درپیش ہو جائے آسمانی بجلی اور پانی میں غرق

و الغرَق ۔ آمنین مُبتھجین کأنّھم آوَوا الی حصنٍ
ہونے کی آفت ۔ وہ ایسے امن و خوشی میں ہوں گویا کہ وہ ساکن ہیں مضبوط قلعہ

حَصینٍ و رُکنٍ رصینٍ و قرارٍ مکینٍ و حِرزٍ
میں ۔ قوی رکن ، محفوظ آرام گاہ ، تسلی بخش

مَتینٍ و مقامٍ اَمینٍ ۔ و أسألُہ جلّ جلالُہ اَن
حفاظت اور مقامِ امن میں ۔ اور سوال کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے کہ

يَجعل كلَّ منزلٍ كانَ فيه هذا الكتابُ المبارَكُ
کر دے ہر اس گھر کو جس میں موجود ہو یہ مبارک کتاب

محفوفًا بالسّعادةِ و مكنُوفًا بالسيادة و ملفوفًا
سعادت میں گھرا ہوا، سیادت (سرداری) کے احاطہ میں اور اللہ تعالیٰ کے

بحُسن الارادةِ و أن يُنزِل فيه السعادات الزاخرة
نیک ارادوں میں لپٹا ہوا۔ اور یہ سوال ہے کہ نازل کرے اس منزل میں سعادتیں، زیادہ،

العاطرة الكافية و الخَيرات الهامرة الوافرة الوافية و
معطّر، کافی۔ اور خیرات برسنے والی، کثیرہ، مکمل۔ اور

البركات الباهرة العامرة و العافية و أسأل الله جلّ
برکات ظاہر، آباد کرنے والی اور عافیت بھی۔ اور سوال کرتا ہوں اللہ تعالیٰ

مجدُه أن يؤمن بالسُّرورِ و السلامة و بالعزّ و الفخامة
سے یہ کہ امن عطا کرے خوشی، سلامتی، عزت، عظمت،

و بانكشاف ظِلام الظُّلمِ و انقشاع غمامِ الغمّ
ظلم کی تاریکی اور غم کے بادل ہٹنے کی صورت میں

مَن صاحبَته هذه الصحيفةُ فى الحَضرِ و السَفر
ہر اس شخص کو جس کے پاس ہو یہ صحیفہ حضر و سفر میں

و مَواقع الأهوال و الضَرر مُطمئِنًا اطمينان مَن آوى
اور مَواقع خوف و ضرر میں۔ تا آنکہ وہ کامل طور پر مطمئن ہو جائے

اِلٰى رُكنٍ شديدٍ و عزٍّ جديدٍ و ظِلٍّ مديدٍ
اس شخص کی طرح جس نے پناہ لی ہو رکن قوی کی، نیز جدید عزت، گھنے اور طویل سائے

و معاذٍ وكيدٍ و أن يمنح العافيةَ و الاستقامةَ
اور مستحکم پناہ گاہ کی۔ اور یہ سوال ہے کہ عطا کرے عافیت و استقامت،

و الطمانينةَ و الكرامةَ مَن رافقته هذه
اطمینان و شرافت ہر اس مسلمان کو جس کے پاس ہو یہ

الرسالةُ فى أمكنةِ امتدادِ الفِتَن و اشتداد
رسالہ طویل فتنوں، شدید تکلیفوں کی

المِحَن و مَواطِنِ الخَوف و أزمات الزّمَن حتى يَسكُن
جگہوں میں اور خوف و مصائب زمانہ کے مواقع ہیں۔ تا آنکہ اسے اس شخص

سکونًا و يرتاح ارتياحَ مَن حَلّ بأكرمِ المراحِل و
کی مانند سکون و راحت حاصل ہو جائے جو نازل ہو مقاماتِ شرافت اور

آنَسِ المنازل و تمسّك بأوثق الملاجئ و أوفق المَناجِئ
منازل اُنس و محبت میں۔ اور معتمد ہو مضبوط پناہ گاہ اور موافق نجات گاہ پر۔

و أسأله تعالىٰ و سُبحانه أن يَعصِم تالِي هٰذه الأسماء
اور کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے یہ سوال کہ بچائے اِن اَسماءِ مبارکہ کے

المبارکة مع الصلوات و التسليمات من كُلّ هَمٍّ
پڑھنے والے کو درود و سلام سمیت ہر غم،

و بلاءٍ و نصَبٍ و حُزنٍ و آفةٍ و تعَبٍ و أن يُجيب
بلاء، سختی، رنج، آفت و محنت سے اور یہ سوال کہ قبول

الله تعالىٰ له كلّ دعاءٍ مِن كفايةِ المهمّات و
کرے اس کی ہر دعاء مثلاً ہر مشن کی تکمیل،

دفعِ البليّات و قضاءِ الحاجات و رفعِ الدرجات
دفعِ بلایا، حاجات کا پورا ہونا، درجات کا بلند ہونا،

و حَلّ المشكلات و كشفِ الحطمات و سترِ
حلِ مشکلات، سختیوں کا ازالہ، عیوب کی

العَورات و تأمينِ الرّوعات و التخلّصِ مِن
پردہ پوشی، خطروں کا ازالہ، آفات سے

الآفات و النّجاةِ من الحوادث و المصائب و
خلاصی، مصائب سے نجات، اور

النّجاحِ فی ترَقّي المقامات و المراتب و أن يَفتَح له
کامیاب ہونا منصب اور عہدہ کی ترقی پانے میں۔ اور سوال ہو اللہ تعالیٰ سے یہ

أبوابَ الفلاحِ و الفوزِ بالحظّ الأكملِ و النّصيبِ
کہ کھول دے کامیابی کے دروازے بڑے حصے اور کامل نصیب کے حصول کے

الاجزلِ من العزِّ الواسعِ النِّطاقِ و الشرف المرتفعِ
سلسلے میں واسع عزت سے، بلند و بالا شرافت

الرِّواقِ والرَّأیِ السَّدیدِ والقبولِ الوطیدِ و العَیْش
سے، صحیح رائے، محکم قبولیت سے اور وسیع

الرَّغیدِ من الحلالِ العتیدِ و اَدعُو اللّٰہَ تعالیٰ أن
مقرر حلال رزق سے۔ اور میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگتا ہوں

یُنفِّس عن المواظِب علی قراء تھا وتلاوتھا کلَّ
کہ دُور کرے اس کتاب کے دائمی قاری سے دنیا

کُربۃٍ من کُرَبِ الدنیا والعقبیٰ ویُبلِّغہ فی کل
و آخرت کی ہر سختی کو۔ اور یہ دعا کہ پہنچائے اُسے ہر

مَا رامَ الغایۃَ العلیا و الأمدَ الاقصیٰ و ان یبھجہ
مقصود میں نہایت بلندی و منتہا تک۔ اور یہ کہ خوش حال

بالبشریٰ فی الأولیٰ والأخریٰ ویھب لہ یومَ الدِّین الفلاحَ و
کر دے اسے بشارت سے دونوں جہانوں میں۔ اور عطا کرے اسے آخرت میں فلاح

الزیادۃَ فی الحسنیٰ۔ ربّنا! مِنّا الدُّعاءُ ورجاءُ اِجابۃِ
اور ہر حسنہ میں زیادتی۔ اے اللہ! ہمارے بس میں ہے دعا اور قبولیتِ دعا

الدَّعوات و منک القبولُ و اقالۃُ العثرات و
کی امید۔ اور آپ کے اختیار میں ہے قبولیت اور غلطیاں معاف کرنا۔

قد قلتَ۔ یاربّنا! انا عند ظنّ عبدی بی
آپ نے فرمایا ہے اے اللہ! کہ میں بندے کے گمان کے پاس ہوں۔

فلیظُنَّ بی ما شاء۔ فنحنُ یاربّنا! نظنُّ بک
پس اس کی مرضی ہو جو گمان کرے میرے بارے میں۔ پس ہمارا اے اللہ! آپ کے بارے میں یہ ظن ہے

اَن تُجیبَ دعاءَنا و ترحمنا بل نستیقن انّک
کہ آپ دعا قبول کرتے ہیں اور ہم پر رحم فرماتے ہیں۔ بلکہ ہمیں یقین ہے

تقبل الدُّعاءَ و تعفُو عنّا و تُعافینا متوکّلین
قبولیتِ دعا و عفو و معافات کا۔ آپ کے احسان و حلم پر

عَلٰى مَنِّكَ وَحِلْمِكَ وَمُعْتَمِدِيْنَ عَلٰى جُوْدِكَ وَكَرَمِكَ
توکل کرتے ہیں اور آپ کے جود و کرم پر اعتماد کرتے ہیں۔

وَكَيْفَ لَا نَسْتَيْقِنُ قَبُوْلَ الدُّعَاءِ وَفِى الْحَدِيْث
اور ہمیں کس طرح قبولیت دعاء کا یقین نہ ہو جب کہ حدیث شریف

الشَّرِيْف۔ اُدْعُوا اللّٰهَ وَاَنْتُمْ مُسْتَيْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ۔
میں ہے کہ تم اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے وقت قبولیت کا یقین رکھو۔

رَوَاهُ الْاِمَامُ التِّرْمِذِىُّ فِى الْجَامِعِ ذِى الْعَرْفِ الشَّذِىِّ
یہ حدیث امام ترمذیؒ نے اپنی کتاب جامع میں ذکر کی ہے۔

وَذٰلِكَ بِبَرَكَةِ مَا ذُكِرَتْ فِىْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ
ان برکات کا سبب یہ ہے کہ اس صحیفہ میں مذکور ہیں

مِنَ الصَّلَوَاتِ الْمُبَارَكَاتِ وَالتَّسْلِيْمَاتِ الطَّيِّبَاتِ
مبارک صلوات و تسلیمات طیبہ

وَالتَّبْرِيْكَاتِ الزَّاكِيَاتِ وَالثَّنَاءِ عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ
و تبریکات عالیہ اور نبی علیہ السلام کی ثنا و

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِكْرِ اَسْمَائِهِ الْفَاتِحَاتِ اِذْ لِلصَّلَاةِ
مدح اُن کے معظّم اسماء کے ذریعہ۔ کیوں کہ آپ

وَالسَّلَامِ عَلٰى نَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ۔ يَا رَبَّنَا!
کے نبی و حبیب علیہ السلام پر صلاۃ و سلام کے اے اللہ!

فَوَائِدُ مَرْوِيَّةٌ فِى الْاَحَادِيْثِ لَا تُحْصٰى وَعَوَائِدُ
فوائد مروی ہیں احادیث میں بے شمار اور برکات

مَنْقُوْلَةٌ فِى الْاَخْبَارِ الْمُصْطَفَوِيَّةِ لَا تَخْفٰى
منقول ہیں اخبار نبویہ میں جو کہ مخفی نہیں ہیں۔

رَبَّنَا! اِنَّكَ مُجِيْبُ الدَّعَوَاتِ وَرَافِعُ الدَّرَجَاتِ
اے اللہ! آپ ہی دعا قبول کرنے والے ہیں۔ نیز درجات بلند کرنے والے،

وَمُقِيْلُ الْعَثَرَاتِ وَكَافِى الْمُهِمَّاتِ وَقَاضِى الْحَاجَاتِ
لغزشیں معاف کرنے والے، ہر مُہم کی کفالت کرنے والے، حاجات پوری کرنے والے،

وكاشفُ الآفات و دافعُ البَلِيّات و مُفرّجُ
آفات دور کرنے والے، مصائب دفع کرنے والے، مشکلات و

المشكلات و الحُطمات وقاشعُ حِجاب الظُّلُمات
شدائد کا ازالہ کرنے والے، تاریکیوں کا پردہ ہٹانے والے۔

وفاتحُ أبوابِ المعارِفِ السَّرمدِيّةِ القُرانيّةِ
نیز کھولنے والے ہیں دروازے قرآن کے دائمی علوم کے،

والعوارِفِ الرُّوحانيّةِ و النّفحاتِ الايمانيّةِ و
عطایا روحانیہ کے، برکات ایمانیہ کے،

الحِكَمِ البالغةِ و النِّعَمِ السابِغةِ۔ ربّنا! تقبّل منّا
اعلیٰ حکمتوں اور کامل نعمتوں کے۔ اے اللہ! ہماری دعا قبول فرما

ولا تُزِغ قلوبنا بعد اذ هديتنا انّك سميعُ الدّعاءِ
اور ہمارے دلوں کو کج نہ فرما ہدایت حاصل ہونے کے بعد۔ آپ ہی دعا سننے والے

وسريعُ الاجابةِ للنّداء۔ ياحليمُ ياعليمُ ياعليُّ
اور جلدی سے قبول کرنے والے ہیں۔ اے حلیم، علیم، علی،

ياعظيمُ! انتَ المستعانُ ولا حولَ ولا قوّةَ
عظیم! آپ ہی سے مدد مانگی جاتی ہے۔ عمل حسنات اور احتراز از گناہ کی قوت

اِلّا بك۔ ياحيُّ ياقيّومُ! نستغيث برحمتك
آپ ہی دیتے ہیں۔ یا حی یا قیوم! آپ کی رحمت کے ذریعہ مدد مانگتے ہیں۔

- يا ربّنا۔ صلِّ وسلِّم على خيرِ خلقك محمّد وآلِه
اے اللہ! مسلسل صلاۃ وسلام بھیجیے افضلِ خلق محمد پر اور ان کی آل

واصحابِه ومن تبِعهم باحسان۔ ما طلَعَ شارِقٌ
واصحاب پر اور ان کے متبعین پر، جب تک سورج طلوع کرے

ولمَعَ بارِقٌ وماذكَرك الذّاكِرونَ وشكَرك
اور ستارے چمکیں اور جب تک آپ کا ذکر کریں ذاکرین اور شکر کریں

الشّاكِرون
شاکرین۔

أمّا بعدُ حمدِه تعالیٰ والصّلاۃِ والسّلامِ علی النّبیِّ
اللہ تعالیٰ کی حمد اور نبی علیہ السلام پر صلاۃ

صلّی اللہ علیہ وسلّم فدونك قبل سردِ الأسماء النّبویّۃِ
و سلام کے بعد۔ لیجیے بیانِ اسماءِ نبویّہ عالیہ سے

المنیفۃ مع الصّلوات و التّسلیمات الشریفۃ عِدّۃ فوائِد
قبل ساتھ صلوات و تسلیماتِ شریفہ کے یہ چند فوائد ہیں

مُہمّۃٍ نافعۃٍ متعلّقۃ بالصّلاۃ والتسلیم علی النبیّ صلی
اہم و نافع، متعلق درود شریف و تسلیماتِ

اللہ علیہ وسلم أذکرھا قبل الشروع فی المقصود تکثیرًا لِسواد
نبویّہ۔ میں انہیں ذکر کرتا ہوں مقصود شروع کرنے سے قبل جماعتِ مصلّین

المصلّین وترغیبًا للمشتاقین وترھیبًا للغافلین وایقاظًا
کی تکثیر اور مشتاقین کی ترغیب کی خاطر۔ نیز غافلوں کو غفلت سے ڈرانے اور اعراض کرنے

للمعرِضین وتحریضًا لطالبی الخیر الجلیل والاجر الجزیل
والوں کو بیدار کرنے کے لیے نیز طالبین خیرِ عظیم و اجرِ کثیر

علی العملِ القلیل والعناء الضّئیل وتنویھًا بشان ھٰذہ
بر عملِ قلیل و مشقّتِ حقیر کو رغبت دلانے کے طور پر۔ نیز اس صحیفۂ عالیہ و رسالۂ

الصّحیفۃِ العلیّۃ و الرّسالۃ البھیّۃ۔
فائقہ کی شانِ عالی کے اظہار کی خاطر۔

الفائدۃ الاولیٰ

الصّلاۃُ والتسلیم علی النبی صلی اللہ
پہلا فائدہ۔ نبی علیہ السلام پر صلاۃ و سلام پڑھنا بڑی

علیہ وسلم منقبۃٌ شریفۃٌ ومرتبۃٌ ذاتُ فضائل منیفۃ
فضیلت اور بلند مرتبہ ہے درود و سلام پڑھنے

للمصلّی المسلِّم فطوبیٰ ثم طوبیٰ لمن اکثر من ذٰلك۔
والے کے لیے۔ پس مبارک ہے وہ شخص جو کثرت سے درود پڑھے۔

ویکفی لاثبات فضیلۃ الصّلاۃ والسلام أنّ
صلاۃ و سلام کی فضیلت ثابت کرنے کے لیے کافی ہے

اللہ تعالیٰ یُصَلِّی وَیُسَلِّمُ عَلٰی نَبِیِّہٖ علیہ السلام وکذا
یہ بات کہ خود اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے فرشتے نبی علیہ السلام پر

ملائکتہ علیہم الصلاۃ والسلام۔
صلاۃ و سلام بھیجتے رہتے ہیں۔

وَاَنَّ اللہَ عَزَّ وجَلَّ قد اَمَرَ المؤمنین بذٰلك
اور یہ بات کہ اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں کو قرآن مجید میں صلاۃ وسلام

فی القرآن المجید فقال یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ
پڑھنے کا امر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے مؤمنو! تم نبی علیہ السلام پر

وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ والامرُ للوجوب و اَدنیٰ مُقتضی الامر
صلاۃ وسلام بھیجا کرو۔ امر وجوب یعنی فرضیت پر دال ہوتا ہے اور اس کا

کونُھا سُنَّۃً او مَندُوبۃً۔
ادنیٰ تقاضا سُنّیت و استحباب ہے۔

الفائدۃ الثانیۃ قد اختلف العلماءُ فی حُکمِ الصَّلاۃ
دوسرا فائدہ - علماء کرام کا اختلاف ہے نبی علیہ السلام پر

عَلَی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال بعضُھم انّھا فرضٌ
درود پڑھنے کے حکم میں۔ بعض علماء کے نزدیک یہ فی الجملہ

فی الجملۃ بغیرِ حصرٍ و قال بعضُھم فرضٌ علی الانسان
فرض ہے حصر وشمار کے بغیر۔ اور بعض کے نزدیک ہر مسلمان پر یہ فرض ہے

اَن یأتی بھا مرَّۃً فی دَھرِہٖ مع القدرۃ علی ذلك۔
کہ وہ عمر میں ایک مرتبہ نبی علیہ السلام پر درود بھیجے بشرطیکہ اسے قدرت ہو۔

قال ابنُ عبد البرّ تجب الصَّلاۃُ مرَّۃً فی العُمرِ فی
چنانچہ حافظ ابن عبد البرؒ کا قول ہے کہ عمر میں ایک مرتبہ درود بھیجنا

صلاۃٍ اوفی غیرِ صلاۃٍ وھی مثلُ کلمۃِ التوحید وھو
فرض ہے خواہ نماز کے اندر ہو یا نماز سے باہر۔ پس یہ مثل کلمۂ توحید ہے۔ یہی

مَحکیٌّ عن ابی حنیفۃَ کما صرّح بہٖ ابو بکر الرازیؒ۔
مذہب منقول ہے ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے حسب تصریح ابو بکر رازی رحمہ اللہ۔

ونُقِل ایضًا عن مالکؒ والثوریؒ والاوزاعیؒ اعنی
اور یہی قول منقول ہے امام مالکؒ، سفیان ثوریؒ اور اوزاعیؒ سے یعنی

وجوبہا فی العمر مرّۃً واحدۃً لانّ الامر المطلق المذکور فی
عمر میں ایک مرتبہ درود بھیجنا واجب ہے۔ کیونکہ مذکورہ صدر آیت میں مذکور

الآیۃ المتقدّمۃ لا یقتضی تکرارًا و الماھیۃ تحصل
امر تکرار کا مقتضی نہیں۔ اور نفس ماہیت ایک بار پڑھنے

بالصلاۃ مرّۃً وھو قول جمھور الامّۃ۔ کذا فی القول البدیع
سے حاصل ہوجاتی ہے اور یہی قول ہے جمہور امت کا۔ یہ تفصیل مذکور ہے سخاوی کے

للسخاویؒ۔
قول بدیع میں۔

وقال القرطبیؒ وابن عطیۃؒ انّ الصلاۃ علی النبی
قرطبیؒ و ابن عطیہؒ کہتے ہیں کہ نبی علیہ السلام پر

صلی اللہ علیہ وسلم فی کلّ حالٍ واجبۃٌ ای ثابتۃٌ و
درود بھیجنا ہر حالت میں شرعًا واجب ہے یعنی ثابت

لازمۃ) وجوب السُّنن المؤکّدۃ التی لا یسع لاحدٍ
مثل ثبوت ولزوم سُنن مؤکدہ جن کے ترک کی شرعًا گنجائش نہیں ہے

ترکھا ولا یغفلھا الّا من لا خیر فیہ۔
اور ان کی ادائیگی سے وہی شخص غفلت کرتا ہے جو خیر سے خالی ہو۔

وقال الطحاوی وجماعۃٌ من الحنفیّۃ و الشافعیۃ
امام طحاویؒ اور حنفیہ وشافعیہ میں سے ایک جماعت

انّھا تجب کلّما سمع ذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی رائے میں درود شریف واجب ہے جب بھی نبی علیہ السلام کا ذکر

او ذکرہٗ بنفسہ۔
غیر سے سُنے یا خود ذکر کرے۔

وقال الطبریؒ انّھا من المستحبات مطلقًا و
لیکن امام طبریؒ کہتے ہیں کہ درود شریف مطلقًا مستحب ہے۔

ادّعیٰ الطبری الاجماعَ علی ذلک۔

طبریؒ نے اس قول پر اجماع کا دعویٰ کیا ہے۔

وایسر الاقوالِ وخیرُھا القولُ الوسطُ وھو وجوبُھا

اِن تمام اقوال میں آسان و بہتر متوسط قول ہے۔ وہ یہ کہ ہر

عند ذِکرِہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مجلسٍ اوّلَ مرّۃٍ ونَدبُھا

مجلس میں پہلی مرتبہ نبی علیہ السلام کے ذکر کے وقت درود پڑھنا واجب ہے اور اس کے

لو تکرّر ذِکرُہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک المجلس کذا فی

بعد درود شریف مستحب ہے جب کہ نبی علیہ السلام کا ذکر اس مجلس میں مکرر ہو جائے۔ شروحِ

بعض شروح الھدایۃ وقد صرّح العلامۃ القاریؒ بذلک۔

ھدایہ میں ایسا ہی درج ہے اور ملا قاریؒ کی تصریح بھی ایسی ہے۔

الفائدۃ الثالثۃ

تیسرا فائدہ

الصّلاۃُ علی النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم تجمع البرکاتِ الدنیویّۃَ والاُخرویّۃَ الظاھرۃَ والباطنۃَ المالیّۃَ والبدنیّۃَ وقد وردت فیھا احادیثُ کثیرۃٌ و

نبی علیہ الصلاۃ والسلام پر درود شریف بھیجنا جامع ہے ہر قسم کی برکاتِ دنیوی و اُخروی، ظاہری و باطنی مالی و بدنی کے لیے۔ درود شریف کی فضیلت میں بہت سی احادیثِ نبویہ منقول

دونکَ عدّۃَ احادیث مبارکۃٍ فتفکّرْ فیھا وتدبّر۔ تزدد

ہیں۔ ان میں سے چند احادیثِ مبارکہ یہ ہیں۔ تم ان میں غور و فکر کرو، ان سے

رغبۃً فی الصّلواتِ والتّسلیمات ومحبّۃً لھا۔

دل میں درود و سلام کے شوق و محبت میں بہت اضافہ ہوگا۔

(۱) عن ابی ھریرۃؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَن صَلّی علیّ واحدۃً صلّی اللہ علیہ عشرًا۔ رواہ مسلم والترمذی۔

ابو ھریرہؓ نبی علیہ السلام کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس شخص پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔

(٢) عن عبد اللّٰہ بن عمرؓو قال مَن صلّیٰ علی النبیّ
عبداللہ بن عمروؓ کا موقوف قول ہے کہ جو مسلمان نبی علیہ السلام پر

صلّیٰ اللّٰہ علیہ وسلّم واحدۃً صلّیٰ اللّٰہ تعالیٰ
ایک مرتبہ درود شریف بھیجے اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ

علیہ وملائکتہ بھا سَبْعین صلاۃً ۔ رواہ احمد باسنادٍ
اور فرشتے اس شخص پر ستر بار صلاۃ (رحمت ودعا) بھیجتے ہیں ۔ امام احمدؒ

حسنٍ وھو موقوفٌ وحکمہ الرّفع اذ لا مجالَ للاجتھاد
نے بسند حسن اس کی روایت کی ہے ۔ یہ حدیث موقوف ہے لیکن حدیثِ

فیہ ۔
مرفوع کا حکم رکھتی ہے ۔ کیونکہ اجتہاد کی اس میں گنجائش نہیں ہے ۔

(٣) عن انسؓ قال قال رسولُ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ
انسؓ نبی علیہ السلام کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں

وسلم مَن صَلّیٰ عَلَیَّ واحدۃً صَلّیٰ اللّٰہ علیہ عشرَ
کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس

صَلَوٰاتٍ وحُطّت عنہ عشرُ سَیّئاتٍ ورُفِعت لہ
رحمتیں نازل فرماتے ہیں. نیز اس کے دس گناہ معاف کیے جاتے ہیں اور دس

عشرُ درجاتٍ ۔ رواہ النسائیُ وابنُ حبان فی صحیحہ ۔
درجات بلند کر دیے جاتے ہیں ۔

(٤) عن انسؓ قال قال رسولُ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و
انسؓ نبی علیہ السلام کی یہ حدیث روایت کرتے ہیں کہ

سلم مَن صلّیٰ عَلَیَّ مائۃً کتَبَ اللّٰہ بین عَیْنَیہ
جو شخص مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس کی دونوں آنکھوں

بَراءۃً من النفاق وبراءۃً من النار و اَسکَنَہ
کے درمیان نفاق اور دوزخ سے برأت لکھ دیتے ہیں اور قیامت

یوم القیامۃ مع الشھداء ۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط ۔
کے دن اسے شہداء کے ساتھ ٹھہرائیں گے ۔

(۵) عن علیؓ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم
علیؓ نبی علیہ السلام کا یہ قول روایت کرتے ہیں کہ

مَن صَلّٰی علیّ صلاۃً کتب اللّٰہ لہ قیراطًا والقیراطُ مثل
جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے اللہ اس کے لیے ایک قیراط ثواب

اُحُد۔ رواہ عبد الرزاق فی مصنفہ۔
لکھ دیتے ہیں۔ وہ قیراط وزن وحجم میں اُحد پہاڑ کے برابر ہے۔

(۶) عن ابی بکر الصدیقؓ قال قال رسولُ اللّٰہ صلی اللّٰہ
ابوبکر صدیقؓ نبی علیہ السلام کا یہ ارشاد روایت

علیہ وسلم مَن صلّٰی علیّ کنتُ لہ شفیعًا یوم
کرتے ہیں کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجے میں اس کے لیے قیامت کے دن

القیامۃ۔ رواہ ابن شاھین۔
شفاعت کروں گا۔

(۷) عن جابرؓ مرفوعًا مَن صلّٰی علیّ فی کلّ یوم
جابرؓ نبی علیہ السلام کی یہ حدیث نقل فرماتے ہیں کہ جو شخص مجھ پر

مائۃَ مرّۃٍ قضی اللّٰہ لہ مائۃَ حاجۃٍ سبعین منھا لاٰخرتہ
روزانہ سو مرتبہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرما دیتے ہیں۔ جن میں ستر

والثلاثین منھا لدنیاہ۔ رواہ ابن مندہ۔ قال الحافظ ابو
حاجتیں آخرت سے متعلق ہوتی ہیں اور تیس حاجتیں دنیا سے وابستہ

موسی المدینی انہ حدیث غریب حسن۔
ہوتی ہیں۔

(۸) عن ابن عباسؓ قال قال رسولُ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ
ابن عباسؓ نبی علیہ السلام کی یہ حدیث بیان کرتے ہیں

وسلم مَن قال "جزی اللّٰہ عنّا محمدًا صلی اللّٰہ علیہ و
کہ جو شخص یہ درود ایک بار پڑھ لے "جزی اللّٰہ عنّا محمدًا بما ھو اھلہ"

سلم بما ھو اَھلہ" اَتعَبَ سبعِینَ ملکًا الفَ صباحٍ۔
اس نے ہزار دنوں تک ستر فرشتوں کو تھکا دیا ثواب

رواہ ابو نعیم وغیرہ۔ والضمیر فی اھلہ راجع الی اللہ تعالیٰ
لکھنے کی وجہ سے۔ اس کی روایت ابونعیم وغیرہ نے کی ہے۔ لفظ "اھلہ" میں ضمیر

او الی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کما قال المجد اللغوی۔
غائب راجع ہے اللہ تعالیٰ کی طرف یا نبی علیہ السلام کی طرف۔

(٩) عن ابی ہریرۃؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
ابو ہریرہؓ نبی علیہ السلام کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں

وسلم من صلی علیّ فی کتاب لم تزل الملائکۃ
کہ جو شخص کسی کتاب میں درود لکھ دے فرشتے مسلسل اس کے

یستغفرون لہ مادام اسمی فی ذلک الکتاب۔ رواہ
لیے اس وقت تک مغفرت مانگتے رہتے ہیں جب تک میرا نام

الطبرانی۔
اس کتاب میں لکھا ہوا ہو۔

(١٠) عن ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
ابن عمرؓ نبی علیہ السلام کا یہ قول ذکر کرتے

سلم زینوا مجالسکم بالصلاۃ علیّ فان صلاتکم علیّ
ہیں کہ اپنی مجلسوں کو مزین کرو درود شریف سے کیونکہ مجھ پر درود بھیجنا

نور لکم یوم القیامۃ۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس۔
تمہارے لیے قیامت کے دن موجب نور ہے۔

(١١) عن عبد اللہ بن بسرؓ قال قال رسول اللہ صلی
عبد اللہ بن بسرؓ نبی علیہ السلام کی یہ حدیث

اللہ علیہ وسلم الدعاء کلہ محجوب حتی یکون
روایت کرتے ہیں کہ ہر دعا قبولیت سے محروم ہوتی ہے الا یہ کہ اس کی

اولہ ثناء علی اللہ عز وجل وصلاۃ علی النبی صلی
ابتداء میں اللہ تعالیٰ کی حمد اور نبی علیہ السلام پر درود

اللہ علیہ وسلم ثم یدعو فیستجاب لدعائہ۔ رواہ النسائی۔
شریف ہو پھر دعا مانگی جائے تو وہ دعا قبول ہوگی۔

(۱۲) عن جابرؓ قال قال رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ
جابرؓ نبی علیہ السلام کی یہ حدیث روایت کرتے

وسلم حسْبُ العَبدِ مِنَ البُخلِ اِذا ذُکِرتُ عندہٗ
ہیں کہ کسی مسلمان کے لیے یہ بخل کافی ہے کہ اس کے پاس میرا ذکر ہوجائے

اَن لا یُصلِّیَ عَلَیَّ۔ رواہ الدیلمی۔
اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

(۱۳) عن عبد اللہ بن جرادؓ قال قال رسول اللہ صلی
ابنِ جرادؓ نبی کریم علیہ السلام کا یہ ارشاد بیان

اللہ علیہ وسلم حُجّوا الفرائضَ فانّھا اَعظمُ اَجرًا مِن
کرتے ہیں کہ فرائض (فرض احکام) ادا کیا کرو۔ کیوں کہ ان کا

عشرین غزوۃً فی سبیل اللہ و انّ الصلاۃَ علیّ تعدِلُ
اجر خدا کی راہ میں بیس غزوات سے بھی زیادہ ہے۔ اور درود شریف کا

ذالکَ کلّہ۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس۔
ثواب ان سب کے برابر ہے۔

(۱۴) وعن ابی اُمامۃؓ قال قال رسول اللہ صلّی
ابو امامہؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد

اللہ علیہ وسلم اَکثِروا من الصّلاۃِ علیّ فی کلّ یوم
روایت کرتے ہیں کہ مجھ پر کثرت سے درود شریف بھیجا کرو ہر

جُمعۃٍ فانّ صلاۃَ اُمّتی تُعرَض علیّ فی کلّ یوم
جمعہ کے دن۔ کیونکہ اپنی امت کا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے ہر

جمعۃٍ فمن کان اکثرَھم علیّ صلاۃً کانَ
جمعہ کے دن۔ پس مجھ پر زیادہ درود بھیجنے والا مسلمان (بروز قیامت)

اَقربَھم مِنّی منزلۃً۔ رواہ البیھقی بسندٍ حسنٍ۔
سب سے زیادہ میرے قریب ہوگا۔

(۱۵) وعن انسؓ قال قال رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ
حضرت انسؓ نبی علیہ السلام کی یہ حدیث روایت

وسلم صلّوا علیّ فانّ الصّلاۃ علیّ کفّارۃٌ لکم و
کرتے ہیں کہ مجھ پر درود شریف بھیجا کرو۔ کیوں کہ درود تمہارے

زکاۃٌ فمن صلّی علیّ صلاۃً صلّی اللّٰہ علیہ عشرًا۔
گناہوں کا کفّارہ اور زیادتِ مال و پاکیزگی کا ذریعہ ہے۔ پس جو شخص

کذا فی القول البدیع۔
مجھ پر ایک بار درود بھیجے اللہ تعالیٰ اُس پر دس مرتبہ درود بھیجتے ہیں۔

(١٦) وعن ابی ھریرۃؓ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ
ابوھریرہؓ نبی علیہ السلام کا یہ ارشاد روایت کرتے

علیہ وسلّم صلّوا علیّ فانّ الصّلاۃ علیّ
ہیں کہ مجھ پر درود بھیجا کرو۔ کیوں کہ درود شریف تمہارے

زکاۃٌ لکم۔ رواہ ابنُ ابی شیبۃ۔
لیے ہر شئے میں برکت و طہارت و نموّ کا سبب ہے۔

قد عُلِم من ھٰذین الحدیثین انّ الصّلاۃ
اِن دو حدیثوں (۱۵ تا ۱٦) سے معلوم ہوا کہ درود شریف

کفّارۃٌ للذنوب و زکاۃٌ للمصلّی و برکۃٌ لہ وطھارۃٌ
گناہوں کا کفارہ ہے اور درود بھیجنے والے کے لیے ترقی، برکت

لہ من الرذائل۔
اور ہر قسم کے رذائل سے پاک ہونے کا وسیلہ ہے۔

(١٧) وعن انسؓ قال قال رسولُ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ
انسؓ نبی علیہ الصلاۃ والسلام کا یہ ارشاد روایت

وسلّم اِذا نسیتم شیئًا فصلّوا علیّ تذکروہ
کرتے ہیں کہ جب تم کوئی چیز بھول جاؤ تو مجھ پر درود بھیجو۔ درود شریف

اِنْ شاءَ اللّٰہ تعالیٰ۔ اخرجہ ابوموسی المدنیّ بسندٍ
پڑھنے سے وہ چیز یاد آجائے گی ان شاء اللہ تعالیٰ۔

ضعیفٍ۔ کذا فی القول البدیع۔

(۱۸) وعن ابی ھریرۃ قال مَن خاف علیٰ نفسہ
ابوھریرہ فرماتے ہیں کہ جس شخص کو نسیان کا خطرہ ہو

النِّسیان فلیُکثِر الصَّلاۃَ علی النبیّ صلی اللّٰہ
(نسیان میں مبتلا ہو) تو وہ شخص (بطور علاجِ نسیان) کثرت سے درود

علیہ وسلّم۔ اخرجہ ابن بشکوال بِسنَدٍ منقطع۔ ذکرہٗ
شریف پڑھا کرے۔

العلامۃ السخاوی۔

قد ظھر من ھٰذین الاثرین اَنَّ الصّلاۃَ علی
مذکورہ صدر دو حدیثوں (نمبر ۱۷ اور نمبر ۱۸) سے واضح ہوا کہ درود

النّبیّ علیہ الصلاۃُ و التسلیمُ تُزیل النِّسیان و
شریف نسیان کو دور کرتا ہے اور قوتِ حافظہ بڑھاتا

تَزید فی القوّۃ الحافظۃ وھٰذہ مَنفعۃٌ کبیرۃٌ و
ہے۔ یہ درود شریف کا بڑا نفع ہے۔ کیونکہ

لایخفیٰ علیٰ ذوی الألباب انّ النسیان ممایُبتلی
دانشوروں پر یہ بات مخفی نہیں کہ نسیان میں بہت

بہ کثیرٌ من الناس و یحتاجُون الی دفعہ وإزالتِہ
سے لوگ مبتلا ہوتے ہیں اور وہ محتاج ہوتے ہیں ازالۂ نسیان کے

لاسیّما العلماء و طلبۃ العلم الذین یشتغلون
خصوصًا اہلِ علم و طلبۂ علم جو مشغول رہتے ہیں

بحفظِ العُلوم و الفُنون و یبذلون الجھدَ فی العمل
حفظِ علوم و فنون میں اور کوشاں ہوتے ہیں ایسے عمل و علاج میں

بما یزید فی الذاکرۃِ و الحافظۃِ فمَن أراد علاج
جو زیادہ اور تیز کرے ان کی قوتِ حافظہ کو۔ لہذا جو شخص نسیان کا

النسیانِ فعلیہ بکثرۃِ الصّلاۃ و التسلیم علی
علاج کرنا چاہے تو اس پر لازم ہے کہ کثرت سے درود و سلام بھیجے

النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم۔
نبی علیہ الصلاۃ والسلام پر۔

الفائدۃُ الرابعۃُ اختلف العلماءُ فی اَنّ صلاتنا
چوتھا فائدہ علماء کا اس بات میں اختلاف ہے کہ ہمارے

ھل تنفع النبیَّ صلّی اللہ علیہ وسلم اَمْ لا قال
درود شریف سے نبی علیہ السلام کو نفع پہنچتا ہے یا نہیں۔

ابن حجرؒ فی الدُّرّ المنضود قال جمعٌ فائدتُھا للمصلّی
ابنِ حجرؒ علماء کی ایک جماعت کا یہ فتویٰ نقل کرتے ہیں کتاب درِ منضود میں

فقط لدلالتھا علی نُصوح العقیدۃ وخُلوص النیّۃ
کہ صلاۃ کا فائدہ صرف مصلّی کو ہوتا ہے۔ کیونکہ درود شریف دلالت کرتا ہے

و اظہار المحبّۃ آھ۔
پڑھنے والے کے پاک عقیدہ، خلوصِ نیّت اور اظہارِ محبّت پر۔

وقال بعضُ العلماء لا بُعد ولا استحالۃ فی
لیکن بہت سے علماء کا قول ہے کہ اس بات میں کوئی بُعد نہیں کہ درود

حصول نوعٍ من الفائدۃ لہ صلّی اللہ علیہ وسلم
شریف سے نبی علیہ السلام کو بھی کسی خاص نوع کا فائدہ

مِن صلاۃ المصلّی اذ فی الصّلاۃِ طلبُ زیادۃِ الدّرجات
حاصل ہوتا ہو۔ کیوں کہ درود شریف میں نبی علیہ السلام

لہ صلّی اللہ علیہ وسلم ولا غایۃ لفضل اللہ و
کے لیے بلندیٔ درجات کی دعا ہے اور اللہ کے فضل وانعام کی

اِنعامہ وھو صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال دائمًا
کوئی نہایت نہیں۔ اور نبی علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے مدارجِ قُرب

الترقّی فی حضرات القُرب ومعارج الفضل فلا بِدْعَ
و فضل میں ہر لحہ ترقی کرتے رہتے ہیں۔ پس کوئی تعجب نہیں

اَن یحصل لہ بصلاۃ اُمّتہ زیاداتٌ فی ذٰلک۔
اس بات میں کہ امّت کے درود سے نبی علیہ السلام کو مزید ترقی حاصل ہو جائے۔

وفی المواھب اللدنیۃ قال الشافعیؒ ما من عمل
کتاب مواہب میں امام شافعی رحمہ اللہ کا یہ قول درج ہے کہ امت کے
یعملہ احد من امۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا
ہر کارِ خیر میں نبی علیہ السلام اصل و
والنبی اصل فیہ فجمیع حسنات المؤمنین فی
ماخذ ہیں۔ پس مؤمنین کی تمام نیکیاں نبی
صحائف نبینا صلی اللہ علیہ وسلم زیادۃ علی مالہ
علیہ السلام کے نامۂ اعمال میں ان کے اپنے ذاتی اجر پر زیادات
من الاجر۔ انتہی۔
و اضافہ ہیں۔

الفائدۃ الخامسۃ

اعلم ان ذکر التسلیم بعد
پانچواں فائدہ۔ یاد رکھیے کہ درود شریف کے
الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و ان
وقت صلاۃ کے بعد سلام کا ذکر اگرچہ لازم نہیں ہے
کان غیر لازم عند جمہور العلماء کما صرح بذلک
جمہور علماء کے نزدیک جیسا کہ شیخ الاسلام
شیخ الاسلام ابن تیمیۃ رحمہ اللہ لکن ترکہ سوء
ابن تیمیہؒ نے اس کی تصریح کی ہے۔ لیکن ترکِ سلام
ادب و حرمان عن البرکۃ العظیمۃ و الاجر الجزیل۔
بے ادبی ہے اور محرومی ہے برکتِ کبیرہ و ثوابِ عظیم سے۔
کما حکی الحافظ السخاویؒ فی القول البدیع عن
چنانچہ حافظ سخاویؒ کتاب قول بدیع میں یہ
ابی سلیمان محمد بن الحسین الحرانیؒ قال رأیت النبی
حکایت کرتے ہیں ابو سلیمان محمد بن حسین سے۔ (ابو سلیمان کہتے ہیں) کہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام فقال لی یا ابا سلیمان
میں نے نبی علیہ السلام کی زیارت کی خواب میں۔ تو فرمایا اے ابو سلیمان!

إذا ذكرتني في الحديث فصلّيت عليّ ألّا تقول
جب تم حدیث میں میرے ذکر کے وقت مجھ پر درود بھیجتے ہو تو "وسلم"

"وسلم" وهي أربعة أحرفٍ بكل حرفٍ عشرُ
کیوں نہیں لکھتے۔ یہ چار حرف ہیں۔ ہر حرف کے بدلے دس حسنات کا

حسناتٍ تترك أربعين حسنةً۔
ثواب ملتا ہے۔ اس طرح تم چالیس حسنات ترک کرتے ہو۔

الفائدة السّادسة يَنبغي لكلِّ كاتبٍ أن

چھٹا فائدہ۔ ہر کاتب کے لیے مناسب و

يَكتُب الصّلاةَ والتسليمَ على النبيّ صلى الله
بہتر ہے کہ نبی علیہ الصلاۃ والسلام کے نام کے ساتھ صلاۃ و

عليه وسلم كلّما كتبه ولا يقتصر بالصّلاةِ
سلام بھی ضرور لکھے اور صرف زبان سے پڑھنے پر

عليه بلسانه فانّ له بذلك اعظمَ الثّوابِ و
اکتفاء نہ کرے۔ کیونکہ صلاۃ و سلام کی کتابت سے اُسے

أدومه۔
بڑا اجر و دائمی ثواب ملتا ہے۔

فعَن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال
ابو ھریرہ رض نبی علیہ السلام کا یہ ارشاد

رسولُ الله صلى الله عليه وسلّم مَن صلّى عليّ
روایت کرتے ہیں کہ جو شخص کسی کتاب میں

في كتابٍ لم تزل الملائكةُ يستغفِرون له مادام
(میرے نام کے ساتھ) صلاۃ و سلام لکھ دے تو فرشتے اس کے لیے اس

اسمي في ذلك الكتاب۔ رواه الطبراني في الاوسط
وقت تک استغفار کرتے رہتے ہیں جب تک اس کتاب میں میرا نام موجود ہو۔

والخطيبُ في شرف أصحابِ الحديث وقد تقدّم ذكره۔
خطیب نے کتابِ شرف اصحاب الحدیث میں اس کا ذکر کیا ہے۔ اس کا بیان گزر گیا ہے۔

وفی روایۃٍ أخری لھذا الحدیث مَن کتَب فی کتابہٖ
ایک اور ارشاد ہے نبی علیہ السلام کا کہ جو شخص کتاب میں یہ لکھ دے

"صلی اللہ علیہ وسلم" لم تزل الملائکۃُ تستغفر
"صلی اللہ علیہ وسلم" فرشتے اس کے لیے اس وقت تک مغفرت

لہ مادام فی کتابہ ۔ قول بدیع ۔
کی دعا کرتے رہتے ہیں جب تک یہ الفاظ کتاب میں موجود ہوں ۔

الفائدۃُ السّابعۃُ قد اتّفق العُلماءُ علی جواز
ساتواں فائدہ ۔ علماء کبار کا اتفاق ہے اس بات پر کہ

اِطلاق لفظ "السّیّد" علیٰ نبیّنا علیہ السلام وعلیٰ
لفظ "سیّد" کا اطلاق نبی علیہ السلام پر اور کسی قوم کے شریف

کلِّ شریفٍ کبیرِ قومٍ فقد صَحّ قولُہ صلی اللہ
اور سردار پر شرعاً جائز ہے ۔ نبی علیہ السلام کا

علیہ وسلّم "انا سیّدُ وُلدِ آدم" وقولُہ علیہ السلامُ
ارشاد ہے "انا سیّد ولدِ آدم" میں کل اولادِ آدم کا سردار ہوں ۔

للحسنؓ انّ ابنی ھٰذا سیّدٌ ۔ وقولہ علیہ السلام
نیز حسنؓ کے بارے میں آپؐ کا ارشاد ہے کہ میرا یہ بیٹا سیّد (سردار) ہے ۔ نیز سعدؓ بن معاذ

لِقومٍ...... سعدٌ : قُومُوا الی سیّدکم ۔ وورد
کے بارے میں انصار کو یہ حکم دیا کہ اٹھو اپنے سیّد (سردار) کے لیے ۔ نیز

قولُ سھل بن حنیفؓ للنبیّ صلی اللہ علیہ وسلم
سہل بن حنیفؓ نے ایک بار نبی علیہ السلام سے کہا

یا سیّدی ۔ فی حدیثٍ عند النسائی فی عمل الیوم
۔ یا سیّدی ۔ یہ روایت امام نسائی نے ذکر کی

واللیلۃ وقول ابن مسعودؓ اللّٰھم صَلِّ علی سیّد
ہے ۔ نیز ابن مسعودؓ کا ہے یوں درود شریف پڑھتے تھے ۔ اے اللہ

المرسلین ۔ کذا فی القول البدیع ۔
درود شریف بھیجے سید المرسلین پر ۔

واختلفوا فی زیادۃ قول المصلی "سیدنا" قال المجد
باقی علماء کا درود شریف میں لفظِ "سیدنا" کے بڑھانے میں

اللغویّ الظاھرُ انہ لایقال فی الصلاۃ اتباعًا للفظ المأثور
اختلاف ہے۔ صاحبِ قاموس لکھتے ہیں کہ نماز کے اندر درود شریف میں

انتھیٰ۔
منقول الفاظ کا اتباع کرتے ہوئے سیدنا کا اضافہ نہیں کرنا چاہیے۔

وقال البعضُ زیادتہ ادبٌ وتوقیرٌ مطلوبٌ شرعًا و
بعض علماء لکھتے ہیں کہ اس کا اضافہ کرنا چاہیے۔ یہ شرعًا ادب اور مطلوب

قال البعضُ انّ الاتیان بسیّدنا سلوكُ الادب وتركُ
تعظیم ہے۔ دیگر بعض علماء نے یہ بہترین فیصلہ کیا ہے کہ "سیدنا" کا ذکر درود میں

الاتیان بہ امتثالُ الامر فعلی الاوّل مستحبٌّ دون
ادب کا تقاضا ہے اور اس کا ترک حکمِ نبوی کی تعمیل ہے۔ کیونکہ منقول درود شریف میں اس کا ذکر

الثانی کذا حُکی عن الشیخ عزّ الدین بن عبد السلامؒ۔
نہیں ہو پس اس لفظ کا ذکر مستحب ہے باعتبارِ اول نہ کہ باعتبارِ ثانی۔ یہی فیصلہ منقول ہو شیخ عزالدینؒ سے

قال الحافظ السخاویؒ فی القول البدیع و قول
حافظ سخاویؒ قولِ بدیع میں لکھتے ہیں کہ مُصَلّی کے صَلِّ

المصلّین "اللّٰھم صلّ علیٰ سیّدنا محمدٍ" فیہ الاتیانُ
علیٰ سیدنا" کہنے میں دو فائدے ہیں۔ اوّل تعمیلِ

بما اُمِرنا بہ وزیادۃُ الاخبار بالواقع الذی ھو ادبٌ فھو
امر۔ دوم مطابقِ واقع طریقۂ ادب کا اظہار۔ لہذا

افضلُ من ترکہ۔ آھ۔ واَثبتَ ابنُ حجرؒ فی الدّرّ المنضود
"سیدنا" کا ذکر افضل ہے ترکِ ذکر سے۔ ابن حجرؒ نے بھی درِ منضود میں

انّ الافضل زیادۃ لفظ "سیدنا"۔ وافتیٰ شیخُ الاسلام
افضل قرار دیا ہے "سیدنا" کے ذکر کو۔ ابن تیمیہؒ کا فتویٰ یہ ہے کہ اس کا

ابن تیمیّۃؒ بترکھا لعدم ذکرہٖ فی الصلوات المأثورۃ واطال فیہ۔
ترک افضل ہے کیوں کہ منقول صلوات میں اس لفظ کا ذکر نہیں ہے۔

حاصلُ ھٰذہٖ العبارات المتعارضۃ انّ امرَ ھٰذا اللفظ
ان عبارات متعارضہ کا حاصل یہ ہے کہ لفظ "سیّدنا" کا معاملہ

سَہلٌ و فی حکمہ الشرعی سعۃٌ و انّہ لاحرجَ شرعًا
آسان ہے اور اس کے حکمِ شرعی میں وُسعت ہے۔ لہٰذا شرعًا کوئی حرج نہیں

فی زیادۃ ھٰذا اللفظ مع اسم النبیّ علیہ السلام ولا فی
نہ اس لفظ کے ذکر میں نبی علیہ السلام کے نام کے ساتھ اور نہ اس کے

ترکِہٖ۔ اِذکلٌّ واحدٍ من الطریقَین قد ذَھَب الیہ
ترک میں۔ کیونکہ ھر ایک طریقہ کی طرف ذہاب کیا ہے

جمعٌ من عُلماءِ الحقّ۔ فالتّشدِیدُ فی ذکر ھٰذا
علماء کی ایک جماعت نے۔ پس تشدُّد کرنا اس لفظ کے

اللفظ او فی ترکِہٖ و انکارُ احدِ الفریقَین علی الفریق
ذکر میں یا ترک میں اور ایک فریق کا دوسرے فریق پر شدید انکار

الاٰخر ممّا لا ینبغی۔
کرنا غیر مناسب ہے۔

الفائدۃ الثامنۃ
آٹھواں فائدہ۔

اختلف العلماءُ فی اَنّ الصلاۃ
درود شریف کے بارے میں

علی النبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم ھل ھی مقبولۃٌ
علماء کرام کا یہ اختلاف ہے کہ کیا وہ بہر حال مقبول

لا محالۃ اَو ھی منقسمۃٌ الی المقبولۃ و المردودۃ مثل
ہوتا ہے یا وہ دیگر حسنات (نیک کام) کی طرح مقبول

سائر الحسنات المنقسمۃ الی المقبولۃ و المردودۃ۔
و غیر مقبول کی طرف منقسم ہوتا ہے۔

ذَھَب بعضُھم الی القول الثانی و آخرون الی القول
بعض علماء نے قول دوم کی طرف اور بعض نے قول اوّل کی طرف ذہاب

الاوّل۔ قال بعضُ العلماءِ اِنّ الصّلاۃَ علی النبیِّ صلّی اللّٰہ
کیا ہے۔ قول اوّل والے علماء کہتے ہیں کہ درود شریف ہر مسلمان کا

عليه وسلم مقبول لهٗ قطعًا من كُلِّ اَحدٍ سواءٌ كان
دائمًا مقبول ہی ہوتا ہے خواہ وہ مخلص و حاضر القلب

حاضرَ القلب اوغافلًا۔ وذلك لحديثين ذكرهما بعض
ہو یا غافل ہو۔ ان کا یہ قول مبنی ہے دو حدیثوں پر جو

العلماء۔
بعض علماء نے ذکر کی ہیں۔

الاوّلُ قولُه عليه الصّلاة والسلام عُرِضَت عليّ
حدیثِ اوّل یہ کہ نبی علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ مجھ پر امت کے

اَعمالُ اُمّتِي فوجدتُ منها المقبولَ والمردودَ اِلّا
نیک اعمال پیش کیے گئے، اُن میں کچھ اعمال مقبول تھے اور کچھ مردود، سوائے

الصّلاة عليّ۔
درود کے کہ وہ مقبول ہی ہوتا ہے۔

والثاني قولُه عليه السلام كلُّ الأعمالِ فيها
حدیثِ دوم یہ کہ نبی علیہ السلام کا ایک اور ارشاد ہے کہ سب طاعات میں

المقبولُ والمردودُ اِلّا الصلاة عليّ فانها مقبولةٌ غيرُ
بعض مقبول ہوتی ہیں اور بعض مردود، سوائے درود شریف کے کہ وہ مقبول

مردودةٍ۔
ہی ہوتا ہے۔

واجاب الفرقةُ الأُخرٰى انّ الحديث الاوّل
قول ثانی والے علماء ان احادیث کا یہ جواب دیتے ہیں کہ پہلی حدیث محدثین

مردودٌ غير مقبول اذ لا سندَ له۔ قال الحافظ السيوطيؒ
کے نزدیک مقبول نہیں ہے۔ کیوں کہ وہ بے سند ہے۔ حافظ سیوطی

في الدرر المنتثرة في الاحاديث المشتهرة هٰذا الحديث
رحمہ اللہ کتاب درر منتثرہ میں لکھتے ہیں کہ مجھے اس

لم اقِف له على سندٍ۔ واَمّا الحديثُ الثاني فقال
حدیث کی کوئی سند نہیں ملی۔ باقی حدیث ثانی کے بارے میں

ابن حجرؒ انہ ضعیفٌ۔ کذا فی تمییز الطیب من الخبیث۔
ابن حجرؒ لکھتے ہیں کہ وہ نہایت ضعیف ہے۔

الفائدۃُ التّاسعۃُ لِلصّلاۃِ علی النبیِّ صلی
نواں فائدہ ۔ نبی علیہ الصلاۃ و السلام پر درود

اللہ علیہ وسلّم فوائدُ کثیرۃٌ وثمراتٌ عالیۃٌ لاتُعدُّ
شریف بھیجنے کے بہت فوائد اور بے شمار بلند

ولا تُحصٰی نَذْکُرمنہا ھٰھنا فوائدَ متعدِّدۃً ترغیبًا
ثمرات ہیں۔ یہاں ہم ذکر کرتے ہیں ان میں سے صرف چند فوائد

للناظرین وتبشیرًا للمصلّین۔
ناظرین کی ترغیب اور درود پڑھنے والوں کی بشارت کے طور پر۔

الاُولیٰ ۔ انّہا امتثالُ امرِ اللہ تعالیٰ حیث اَمَرنا فی
فائدہ (۱) درود بھیجنے سے اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل ہوتی ہے۔ کیوں کہ

القرآن الشریف اَن نُصلّی ونُسلِّم علی النبیّ صلّی
اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن شریف میں نبی علیہ السلام پر درود

اللہ علیہ وسلّم۔
وسلام بھیجنے کا امر فرمایا ہے۔

الثانیۃُ ۔ مُوافقۃُ اللہِ عزّ وجلّ و مُوافقۃُ
فائدہ (۲) اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی موافقت کی سعادت

ملائکتِہٖ فی الصّلاۃِ علی النبیِّ صلّی اللہ علیہ
حاصل ہوتی ہے نبی علیہ السلام پر درود شریف

وسلّم لانّ اللہ تعالیٰ قال فی کتابہٖ انّہ یُصلّی علی
بھیجنے سے۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے کہ وہ بھی اور فرشتے

النبیّ ویُسلِّم علیہ وکذا ملائکتُہ۔
بھی نبی پر درود و سلام بھیجتے ہیں۔

الثالثۃُ ۔ فوزُ المصلّی مرّۃً فیما سوی الحرم المکی و
فائدہ (۳) ایک بار درود شریف پڑھنے والا مسجدِ حرام

المسجد النبوی بعشر صلوات من اللہ تعالیٰ و
و مسجدِ نبوی کے سوا کسی مقام میں اللہ تعالیٰ کی دس رحمتیں حاصل کرتا ہے

فی مسجد النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلم بخمسین
اور مسجدِ نبوی میں درود شریف پڑھنے والا پچاس

الف صلاۃٍ وفی الحرم المکّی بمائۃ الف صلاۃ
ہزار رحمتیں اور حرمِ مکہ مکرمہ میں ایک لاکھ رحمتیں

ربّانیۃ۔
حاصل کرتا ہے۔

الرابعۃ۔ انّ اللہ تعالیٰ یرفع لہ عشر
فائدہ ④ اللہ تعالیٰ ایک بار درود شریف پڑھنے پر دس

درجاتٍ۔
درجات بلند فرماتے ہیں۔

الخامسۃ۔ اللہ تعالیٰ یکتب لہ عشر حسناتٍ۔
فائدہ ⑤ اور دس حسنات لکھتے ہیں۔

السادسۃ۔ انّہ تعالیٰ یمحو عنہ عشر
فائدہ ⑥ اور ایک بار درود شریف پڑھنے سے اللہ

سیّئاتٍ۔
تعالیٰ دس گناہ معاف فرماتے ہیں۔

السابعۃ۔ انّہا سببٌ لغفران الذنوب۔
فائدہ ⑦ درود شریف گناہوں کی مغفرت کا سبب ہے۔

کما ثبت فی بعض الآثار۔
جیساکہ بعض آثار میں ہے۔

الثامنۃ۔ انّہ یُرجیٰ اجابۃُ دعائہٖ اذا قدّمہا
فائدہ ⑧ درود شریف کے ذریعہ قبولیتِ دعا کی امید کی جاتی

امام الدعاءِ فالصلاۃ تُصاعِد الدعاءَ الی اللہ تعالیٰ
ہے جب کہ دعا سے قبل درود شریف پڑھا جائے۔ پس درود شریف دعا کو اللہ تعالیٰ تک

وکان موقوفا بین السماء والارض قبلها۔
پہنچاتا ہے جب کہ درود شریف کے بغیر دعا آسمان وزمین کے درمیان محبوس رہتی ہے۔

التاسعۃ۔ انھا سببٌ لکفایۃ اللہ العبدَ ما
فائدہ (۹) درود شریف کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کفایت فرماتے ہیں

اَھَمَّہٗ۔
بندے کے ہر اہم کام کی۔

العاشرۃ۔ انھا سببٌ لقرب العبد من النبی صلی
فائدہ (۱۰) درود شریف بندے کے لیے قربِ نبی

اللہ علیہ وسلم یومَ القیامۃ۔ وقد رُوی ذلک
علیہ السلام کا سبب ہے بروز قیامت۔ یہ بات مروی ہے

فی حدیث ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
ابنِ مسعودؓ کی ایک حدیث میں۔

الحادیۃ عشرۃ۔ انھا تقومُ مقامَ الصدقۃ لِذِی
فائدہ (۱۱) درود شریف صدقہ وخیرات کے قائم

العُسْرَۃِ۔
مقام ہے تنگ دست کے لیے۔

الثانیۃ عشرۃ۔ انھا سببٌ لِقضاءِ الحوائج۔
فائدہ (۱۲) یہ قضاءِ حاجات کا سبب ہے۔

الثالثۃ عشرۃ۔ انھا زکاۃٌ للمصلّی وطہارۃٌ لہ۔
فائدہ (۱۳) یہ طہارتِ قلب و پاکیزگی باطن کا سبب ہے۔

الرابعۃ عشرۃ۔ انھا سببٌ لِتبشیر العبدِ
فائدہ (۱۴) وہ سبب ہے بندے کے لیے

بالجنۃ قبلَ موتِہ۔ ذکرہ الحافظ ابوموسیٰ فی
بشارتِ جنت کا موت سے قبل۔ حافظ ابو موسیٰؒ نے اس بارے میں اپنی

کتابہ وذکر فیہ حدیثا۔
کتاب میں ایک حدیث ذکر کی ہے۔

الخامسة عشرة۔ انها سببٌ للنجاة من أهوال
فائدہ ⑮ وہ سبب ہے نجات کا خطرات سے

يوم القيامة۔ ذكره ابو موسىؒ وذكر فيه حديثًا۔
بروز قیامت۔ حافظ ابو موسیٰؒ نے اس سلسلے میں ایک حدیث ذکر کی ہے۔

السادسة عشرة۔ انها سببٌ لرد النبي صلى الله
فائدہ ⑯ درود شریف کے سبب درود بھیجنے

عليه وسلم الصلاة و السلام على المصلي و
والے کے جواب میں نبی علیہ الصلاۃ والسلام بھی دعا و

المسلِّم عليه۔
سلام بھیجتے ہیں۔

السابعة عشرة۔ انها سببٌ لتذكر العبد
فائدہ ⑰ وہ سبب ہے بھولی ہوئی چیز کے

ما نسيه۔ كما ورد في بعض الآثار۔
یاد آجانے کا۔ جیسا کہ بعض آثار میں وارد ہے۔

الثامنة عشرة۔ انها سببٌ لنفي الفقر۔ كما
فائدہ ⑱ وہ سبب ہے فقر و غربت کے ازالے کا۔

روي في بعض الاحاديث۔
جیسا کہ بعض احادیث میں مروی ہے۔

التاسعة عشرة۔ انها تُنجي من نتن المجلس
فائدہ ⑲ وہ نجات کا ذریعہ ہے مجلس کی اس

الذي لا يُذكر فيه الله ورسوله۔
بدبو سے جو ذکر اللہ و ذکر رسول کے عدم سے پیدا ہوتی ہے۔

العشرون۔ انها سببٌ لوفور نور العبد على
فائدہ ⑳ وہ سبب ہے بندہ کے نور کی شدت و اضافے کا

الصراط۔ وفيه حديثٌ ذكره ابو موسىؒ وغيره۔
پل صراط پر۔ اس میں ایک حدیث ہے جو حافظ ابو موسیٰؒ وغیرہ نے ذکر کی ہے۔

الحادیۃ والعشرون۔ انھا سببٌ لنیل رحمۃِ
فائدہ ⑳ وہ سبب ہے اللہ تعالیٰ کی

اللہ لہ۔ لانّ الرحمۃ اِمّا معنی الصّلاۃِ کما قالہ
رحمت حاصل کرنے کا۔ کیوں کہ رحمت ہی صلاۃ کا معنی ہے بعض

طائفۃٌ من العلماء و اِمّا مِن لوازمھا و موجباتھا
علماء کے نزدیک۔ یا رحمت درود شریف کے لوازم وثمرات میں سے ہے

کما قالہ غیرُ واحدٍ من العلماء و الجزاءُ من
جیسا کہ بعض علماء نے کہا ہے۔ اور جزاء از

جنس الدعاء فلابُدّ للمصلّی من رحمۃٍ تنالہ
جنسِ دعا ہوتی ہے۔ لہذا درود بھیجنے والا ضرور رحمت پاتا

جزاءً۔
ہے بطور جزاء کے۔

الثانیۃ والعشرون۔ انھا سببٌ لدوام محبّتہ
فائدہ ㉒ وہ سبب ہے بندے کے

للرسول صلّی اللہ علیہ وسلّم و زیادتھا و
دل میں نبی علیہ السلام کی محبت کے دوام کا اور محبت کی

تضاعُفِھا۔
زیادت کا۔

الثالثۃ والعشرون۔ انھا سببٌ لِھدایۃِ العبدِ
فائدہ ㉓ وہ سبب ہے بندے کی ہدایت

وحیاۃِ قلبہٖ۔
اور حیاتِ قلب کا۔

الرابعۃ والعشرون۔ انھا سببٌ لذکر اسم
فائدہ ㉔ وہ سبب ہے بندے کے

المصلّی عند النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم لقولہ
ذکرِ خیر کا نبی علیہ السلام کے پاس (قبر میں) کیوں کہ حدیث

عليه السّلام: انّ صلاتكم معروضة علىّ:
شریف ہے کہ تمہارے درود شریف مجھ پر پیش ہوتے ہیں۔

وقوله عليه السلام: انّ الله وكّل بقبري
ایک اور حدیث ہے کہ اللہ نے میری قبر کے پاس متعین فرمائے

ملائكةً يُبلّغوني عن أمّتي السّلام۔ وكفى
ہیں فرشتے جو مجھے میری امت کا درود وسلام پہنچاتے رہتے ہیں۔ اور کافی ہے

بالعبد نبلًا أن يُذكر اسمه بين يدى
بندے کے لیے یہ شرف کہ اُس کا نام ذکر کیا جائے نبی علیہ

رسولِ الله صلّى الله عليه وسلّم۔
الصلاۃ والسلام کے پاس (قبر میں)۔

الخامسة والعشرون۔ انّها متضمّنةٌ لذكر

فائدہ ۲۵ وہ متضمن ہے ذکر اللہ

الله وشكرِه ومعرفةِ إنعامِه على عَبيده
و شکر اللہ اور انعام اللہ کی معرفت کو اپنے بندوں پر

بارسال النبيّ صلّى الله عليه وسلّم۔ فالصّلاةُ
کہ نبی علیہ السلام کو رسول بناکر بھیجا۔ پس نبی

على النبيّ صلّى الله عليه وسلّم قد تضمّنت
علیہ الصلاۃ والسلام پر درود شریف بھیجنا متضمن ہے

ذكرَ الله وذكر رسوله وسؤال المصلّي أن
ذکر اللہ کو اور ذکرِ رسول کو اور مُصلّی کے اس سوال کو کہ

يّجزيه بصلاتِه عليه ما هو أهله كما
اللہ تعالیٰ وہ بدلہ دے نبی کو اس درود کے ذریعہ جو اُن کے شایانِ شان ہو جس طرح

عرّفنا ربّنا الكريم وصفاتِه وهدانا الى
نبی علیہ السلام نے ہمیں اپنے رب تعالیٰ پر اور اس کی صفات پر مطلع کیا اور ہماری رہنمائی

مرضاتِه تعالى وسبحانه۔
فرمائی اللہ تعالیٰ کی رضا کے راستے کی طرف۔

الفائدۃُ العاشرۃ۔ یجب علیٰ کلّ مؤمنٍ ان
دسواں فائدہ ۔ ہر مؤمن پر لازم ہے کہ

یُکثِرَ الصّلاۃَ علی النبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم
نبی علیہ الصلاۃ والسلام پر کثرت سے صلاۃ و سلام بھیجے

حتّٰی یزداد عددُ صلواتہ علی عددِ ذُنوبہ ویدخُل
تاکہ صلاۃ و سلام کی تعداد اس کے گناہوں سے زیادہ ہوجائے

الجنّۃ۔
اور وہ جنّت میں داخل ہوجائے۔

فقد حکیٰ الحافظ السخاویؒ عن بعض العلماء انہ
اس سلسلے میں حافظ سخاویؒ نے یہ عجیب حکایت ذکر کی ہے کہ بعض

رأی ابا الحفص الکاغدیؒ بعد وفاتہ فی المنام وکان سیّدًا کبیرًا
علماء نے ابو حفص کاغدی کو وفات کے بعد خواب میں دیکھا۔ ابو حفص بہت بڑے سردار تھے۔

فقال لہ ما فعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟ قال رحِمَنی و غفَرلی
اُس نے پوچھا کہ اللہ نے آپکے ساتھ کیا برتاؤ کیا؟ ابو حفص نے کہا کہ اللہ نے مجھ پر رحم کرتے ہوئے میری مغفرت

و اَدخلنِی الجنّۃَ فقیل لہ بماذا؟ قال لمّا وَقفتُ
فرمائی اور جنّت میں داخل کیا۔ اس شخص نے بخشش کا سبب پوچھا تو ابو حفص نے فرمایا کہ اللہ کے سامنے

بین یدَیہ امرَ الملائکۃَ فحَسَبُوا ذُنوبِی و
کھڑے ہونے کے بعد اللہ نے فرشتوں کو یہ حکم دیا کہ اس کے گناہوں اور

حسَبوا صلاتی علی المصطفیٰ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم
درود شریف کو شمار کرلو۔ گننے کے بعد فرشتوں

فوجَدُوا صلاتِی اکثر فقال لھم المولیٰ جلّت قدرتُہ
نے میرے درود شریف کی تعداد زیادہ پائی۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے فرشتو!

حَسْبُکم یا ملائِکتِی لاتُحاسِبُوہ واذھبوا بہ الیٰ
بس حساب کا سلسلہ بند کردو اور ابو حفص کو درود شریف

جنّتِی۔ قول بدیع۔
کی برکت سے میری جنت میں داخل کردو۔

الفائدۃ الحادیۃ عشرۃ۔ قد سمّی اللّٰہُ تعالیٰ
گیارہواں فائدہ ۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے

نبیّنا صلی اللہ علیہ وسلم بأسماءٍ کثیرۃٍ فی القرآن
نبی علیہ السلام کو بہت سے اسماء (ناموں)

العظیم وغیرہ من الکتب السماویۃ وعلیٰ ألسنۃ
سے موسوم فرمایا ہے قرآن میں اور دیگر کتب سماویہ میں اور گزشتہ

أنبیائہ علیہم الصلاۃ والسلام۔ وأشہرُ أسمائہ
انبیاء علیہم السلام کی زبانوں کے ذریعہ ۔ آپ کا سب

علیہ السلام محمّد ثم أحمد۔ قالوا انّ کثرۃ
سے مشہور نام محمد ہے پھر احمد ۔ علماء کبار کہتے ہیں

الأسماء تدُلّ علی شرف المُسمّٰی وعظمتہ و
کہ ناموں کی کثرت مسمّٰی کی شرافت و عظمت و

ھَیْبتہ ۔
ہیبت کی دلیل ہے ۔

قال القاضی عیاضؒ إنّ اللہ تعالیٰ قد خصّہ
قاضی عیاضؒ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبی علیہ السلام کو اس

علیہ السلام بانّ سمّاہ مِن أسمائہ الحُسنیٰ بنحو
خصوصی شرف سے نوازا ہے کہ اپنے اسماءِ حسنٰی میں سے تیس ناموں سے

ثلاثین اسماً۔ وفی شرح الترمذی للحافظ ابن العربی
آپؐ کو موسوم فرمایا ہے۔ حافظ ابن عربیؒ نے شرح ترمذی

المالکیؒ قال بعضُ الصوفیۃ للّٰہ تعالیٰ الفُ اسمٍ وللنبیّ
میں بعض صوفیہ کا یہ قول ذکر کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہزار نام ہیں اور نبی

صلی اللہ علیہ وسلم الفُ اسمٍ۔ انتہیٰ ۔
صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی ہزار نام ہیں ۔

وجمیعُ أسماءِ النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم التی
نبی علیہ السلام کے تمام منقول و مروی

وَرَدَت هي في الحقيقة اوصافُ ثناءٍ ومدحٍ فذكرله
نام درحقیقت آپ کی صفاتِ مدح ہیں ۔ علامہ ابن

صلّی اللہ علیہ وسلّم ابنُ دحیۃ فی کتابہ
دحیہؒ نے اپنی کتاب مستوفیٰ میں نبی علیہ السلام کے

المستوفی نحو ثلاثمائۃ اسمٍ والحافظ السخاویؒ
تقریباً تین سو نام ذکر کیے ہیں ۔ حافظ سخاویؒ نے

فی القول البدیع والقاضیؒ فی الشفاء والعلّامۃ ابن
قولِ بدیع میں ، قاضی عیاضؒ نے شفاء میں اور علّامہ ابن

سیّد النّاسؒ مایُنیف علیٰ اربعمائۃ اسمٍ۔
سیّد النّاسؒ نے چارسو سے زیادہ اسماءِ نبویّہ ذکر کیے ہیں۔

الفائدۃُ الثانیۃُ عشرۃ۔ اسماءُ النبیِّ صلّی اللہ
بارھواں فائدہ ۔ احادیث میں نبی

علیہ وسلّم المنصوصۃُ المرویّۃُ فی الاحادیث
علیہ السلام کے منقولہ صریح اسماء مبارکہ تھوڑے

قلیلۃٌ فعن جبیر بن مطعمؓ مرفوعًا انّ لی خمسۃَ اسماءٍ
ہیں ۔حضرت جبیرؓ نبی علیہ السلام کا یہ ارشاد ذکر کرتے ہیں کہ میرے مخصوص مشہور نام پانچ

فذکر محمدًا واحمد والماحی والحاشر والعاقب۔
ہیں محمد ، احمد ، ماحی ، حاشر اور عاقب۔

رواہ الشیخان ۔ وفی روایۃ احمد زیادۃ السادس وھو
روایتِ احمد میں چھٹے نام یعنی خاتم کا بھی ذکر

الخاتم۔ وروی الحافظ ابوبکر محمد بن الحسن البغدادیؒ
ہے۔ حافظ ابوبکر مفسرؒ نے باسند نبی علیہ السلام

المفسّر باسنادہ مرفوعًا انّ لی فی القرآن سبعۃَ اسماءٍ
کی یہ حدیث ذکر کی ہے کہ قرآن مجید میں میرے سات مخصوص نام مذکور ہیں

محمد واحمد ویٰسٓ وطٰہٰ والمزّمّل والمدّثّر
یعنی محمد ، احمد ، یٰسٓ ، طٰہٰ ، مزّمّل ، مُدّثّر

وعبد الله۔
اور عبد اللہ۔

الفائدۃُ الثالثۃ عشرۃ۔ رسالتی ھٰذہٖ مشتملۃٌ
تیرھواں فائدہ ۔ میرا یہ رسالہ مشتمل ہے

علیٰ طریقۃٍ جدیدۃٍ بدیعۃٍ وھی ذکرُ اسمٍ
ایک نئے مفید طریقے پر۔ وہ نیا طریقہ یہ ہے کہ اسماءِ

جدیدٍ من أسماء النبیّ علیہ الصلاۃ و السلام عند
نبویّہ میں سے نیا نام مذکور ہے

کلِّ صلاۃٍ علیہ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم۔
ہر درود شریف میں۔

فعددُ الصلواتِ و التسلیماتِ المذکورتین مرّۃً
پس وہ صلاۃ و سلام جو مذکور ہیں

قبل کلّ اسمٍ نبویٍّ مبارکٍ و أخرٰی بعدَ کلِّ اسمٍ
ہر اسم نبوی سے قبل اور ہر اسم کے

نبویٍّ مبارکٍ ضِعفُ عددِ الأسماء الشریفۃِ النبویّۃ
آخر میں اُن کی تعداد دُگنی ہے اُن اسماء نبویّہ سے جو

المذکورۃِ فی ھٰذہ الصحیفۃ۔ و الأسماءُ النبویّۃُ الموجودۃُ
مذکور ہیں اس صحیفہ میں۔ اور اسماء نبویّہ جو مذکور ہیں

فی ھٰذہ الصّحیفۃ ھی زُھاء ثمانمائۃ اسمٍ۔
اس صحیفہ میں وہ تقریباً آٹھ سو ہیں۔

ثم انّ لھٰذہ الطریقۃِ الجدیدۃِ المذکورۃِ
اور بے شک اس جدید طریقہ کے جو مذکور ہے

فی ھٰذہ الصحیفۃ فوائدَ عظیمۃً وثمراتٍ کثیرۃً
رسالۃ ھٰذا میں بڑے فوائد اور بہت مفید

نافعۃً جدًّا۔
ثمرات ہیں۔

الثمرۃُ الأولیٰ - منہا الصّلاۃُ و التسلیمُ علی النبیّ
پہلا ثمرہ - ان میں سے ایک ثمرہ نبی علیہ السلام پر

صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم و کثرتُہما علیٰ وِفق ضِعفِ
کثرت سے صلاۃ و سلام بھیجنا ہے۔ اور یہ عدد ضِعف (دُگنا)

عددِ الاسماءِ النبویّۃِ ولا یخفیٰ علیٰ أصحاب
ہے عددِ اسماء نبویّہ سے۔ اور مخفی نہیں ہے روشن ضمیر

البصیرۃِ المنیرۃِ و الفطرۃِ السلیمۃِ انّ ہٰذا العَدَدَ
اور فطرتِ سلیمہ والوں پر یہ امر کہ صلاۃ و

مِنَ الصّلوات و التسلیمات مِمّا یسُرّ المصلّین
سلام کا یہ عدد درود پڑھنے والوں کے لیے موجبِ مسرّت

و یطمئِنّ بہ قلوبُھم لکونہ متفرّعًا علیٰ رعایۃ
اور باعثِ اطمینانِ قلب ہے۔ کیوں کہ یہ عدد مبنی ہے اسماءِ

عدد الاسماء النبویّۃ المبارکۃ و مرتّبًا علی
نبویّہ مبارکہ کی تعداد پر اور نبی علیہ السلام

جَعْل عددِ الصفات الشریفۃ المصطفویّۃ أساسًا
کی صفات شریفہ کے مجموعی عدد کو عددِ صلاۃ و

لعدد الصّلوات و التسلیمات ۔
سلام کے لیے بنیاد قرار دینے پر ۔

الثمرۃ الثانیۃ۔ ھی الثناءُ علیٰ النبیّ ومدائحہ
دوسرا ثمرہ - دوسرا ثمرہ ہے نبی علیہ السلام

علیہ السلام بطریقٍ غریبٍ جذّابٍ للقلوبِ إذ
کی مدح و ثناء عجیب دل کش طریقے سے۔ کیونکہ

ھٰذہ الاسماءُ المبارکۃُ فی الحقیقۃِ أوصافُ
یہ اسماء مبارکہ درحقیقت صفاتِ

مدائحُ و ألقابُ کمالٍ لہ علیہ الصّلاۃ و السلام۔
مدح و القابِ کمال ہیں نبی علیہ السلام کے لیے۔

ومدحُ النبيّ علیہ الصّلاۃ والسّلام لاجل کونہ
اور نبی علیہ السلام کی مدح چوں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا باعث ہے اور
رضًا للرحمٰن و رغمًا للشیطٰن فائدۃٌ برأسِھا عظیمۃٌ۔
شیطان کی ذلّت کا سبب اس لیے وہ ایک عظیم مستقل فائدہ ہے۔
الثمرۃ الثالثۃ۔ ھی اشتمال ھٰذہ الطریقۃ الجدیدۃ
تیسرا ثمرہ ۔ وہ یہ ہے کہ یہ جدید طریقہ
علی أبلغ ثناءٍ علی النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلم
نبی علیہ السلام کی کامل ثناء پر مشتمل ہے۔
کیف لا و الثناءُ المندرجُ فی فحوی ھٰذہ الاسماءِ المبارکۃِ
اور کیونکر ایسا نہ ہو جبکہ یہ ثناء جو داخل ہے اِن اسماء مبارکہ کے ضمن میں
ثناءٌ متناہٍ و مدحٌ فائق قلّما یُوازیہ الثناءُ بعباراتٍ
اتنی جامع و فائق ہے کہ اس کے ساتھ نہایت طویل
مطنبۃ أضعافًا مضاعفۃ۔
عبارات والی ثناء کا برابر ہونا مشکل ہے۔
فثناءُ النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلم اِحدی
پس نبی علیہ السلام کی مطلق ثناء و
الفوائد وقد مرّ ذکرُ ھٰذہ الفائدۃ فی الثمرۃ
مدح ایک فائدہ ہے جس کا ذکر ثمرۂ دوم میں
الثانیۃ۔ ثم کونُ الثناءِ متناھیًا بالغًا الغایۃَ بحسب
گزر چکا ہے۔ پھر اِس ثناء کا جامع و کامل ہونا ہماری استطاعت
ما نستطیع فائدۃٌ أخری عظیمۃ و نورٌ علی نورٍ۔
کے مطابق دوسرا بڑا فائدہ ہے اور نور علیٰ نور ہے۔
الثمرۃ الرابعۃ۔ ھٰذہ الطریقۃ المذکورۃ فی
چوتھا ثمرہ ۔ یہ طریقہ جو مذکور ہے
ھٰذہ الصحیفۃ لکونھا جدیدۃً فریدۃً بالنظر الی
اِس صحیفہ میں چونکہ یہ جدید و بے مثال ہے اِس لحاظ سے کہ

اشتمالها على الاسماء النبويّة الكثيرة لذيذةٌ جدًّا
یہ مشتمل ہے بہت سے اسماء نبویہ پر۔ اس لیے یہ نہایت

تنفي التعب و السّآمة عند قراءتها۔ ولذا قيل كلُّ
دلکش ہے۔ یہ دافع ہے تھکان اور تنگئ قلب کے احساس کے لیے پڑھتے وقت۔ مشہور قول

جديدٍ لذيذٌ وكلُّ لذيذٍ مُّريحٌ۔
ہے کہ ہر جدید چیز لذیذ اور ہر لذیذ شئے راحت دہ ہوتی ہے۔

الثمرة الخامسة۔ هٰذه الطريقة مُرغِّبةٌ
پانچواں ثمرہ - یہ طریقہ درود پڑھنے

للمصلّين ترغيبًا شديدًا وداعيةٌ لهم الى
والوں کو شدید ترغیب دہندہ اور داعی ہے صلاۃ و

الصّلاة و التسليم و باعثةٌ على المواظبة بهما۔
سلام کی طرف اور ان پر مداومت کی طرف۔

كيف لا و ذكرُ كلِّ اسمٍ من هٰذه الأسماء الشريفة
وجہ یہ ہے کہ اِن اسماء شریف میں سے ہر ایک اسم

عِلّةٌ قويّةٌ تُرغِّب فى الاكثار من الصّلوات و
قوی علّت ہے کثرت سے صلاۃ وسلام پڑھنے کی

التسليمات و سببٌ محكمٌ يحثُّ على المواظبة
ترغیب کی اور محکم سبب ہے اِن پر مداومت کا۔

كما لا يخفى۔ فكلُّ اسمٍ جديد كأنّه باعتبار معناه
اور یہ امر مخفی نہیں۔ پس ہر اسمِ جدید گویا کہ معنی لطیف

اللطيف داعٍ جديدٌ يدعو الى الصّلاة على النبيّ صلّى
کی وجہ سے نیا باعث ہے جو دعوت دیتا ہے درود شریف بھیجنے

الله عليه وسلّم۔
کی نبی علیہ السلام پر۔

الثمرة السّادسة۔ لا يخفى على ذوى الألباب
چھٹا ثمرہ - یہ بات عقلمندوں پر پوشیدہ نہیں

أَنَّ عَدَّ الأسماءِ النبويّةِ المبارَكةِ وتكريرَها بذكرِ
کہ نبی علیہ السلام کے ان مبارک اسماء کا مسلسل یکے بعد
اسمٍ بعد اسمٍ مع قطعِ النظرِ عن الصَّلاةِ وعن
دیگرے ذکر صلاۃ اور فائدۂ صلاۃ سے قطع نظر
فائدةِ الصَّلاةِ يزيدُ في قلبِ القارئِ المحبّةَ النبويّةَ
قاری کے دل میں محبّتِ نبوی بڑھاتا ہے
ويُؤكِّدُ الرابطةَ الروحانيّةَ بين المصلّي والنبيِّ صلّى
اور مستحکم کرتا ہے روحانی رابطہ کو مصلّی اور نبی علیہ
اللہ علیہ وسلّم۔
السلام کے درمیان ۔

الثمرةُ السّابعةُ۔ يعلمُ حقَّ اليقينِ مَن كان
ساتواں ثمرہ - یہ بات حق الیقین کی حد تک جانتا ہے وہ
ذا قلبٍ سليمٍ و ألقى السَّمعَ وهو شهيدٌ أنّ عَدَّ
شخص جو قلبِ سلیم والا اور غور و فکر سے سننے والا ہو کہ نبی علیہ السلام
الأسماءِ النبويّةِ الشريفةِ بأجمعها وذكرَها عن آخرها
کے سارے اسماء مبارکہ کا ذکر صلاۃ و سلام
عند الصَّلاةِ والتسليمِ يُورِثُ في القلوبِ نورًا
پڑھتے وقت دلوں میں وہ قندیلِ نور روشن کرتا ہے
تنشرحُ به الصُّدورُ و تطمئنُّ به القلوبُ و يُحِسّ
جس سے سینوں میں انشراح اور دلوں میں اطمینان پیدا ہوتا ہے اور قاری
القارئُ المصلّي كأنّ السكينةَ الربّانيّةَ تنزِلُ
یہ محسوس کرتا ہے کہ گویا سکینۂ ربّانیہ اس کے
على قلبِه نزولًا و رحمةُ اللہ تعالیٰ تدرُّ على
قلب پر اور اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت اس کے سر پر
رأسِه مدرارًا۔
مسلسل نازل ہو رہی ہے ۔

الثمرۃُ الثامنۃُ ۔ تُفید ھٰذہِ الطریقۃُ علمًا
آٹھواں ثمرہ — درود شریف کے اس طریقے سے علم حاصل ہوتا ہے

ببعض المقامات النبویۃِ الفائقۃِ و استحضارًا
کئی بلند مقاماتِ نبویّہ کا اور استحضار ہوتا

لغیر واحدٍ من المناصِبِ المصطفویۃِ العالیۃ فی
ہے نبی علیہ السلام کے بے شمار مراتبِ عالیہ کا

ذھن المصلّی ۔
مصلّی کے ذہن میں ۔

إذ فی اکثر الأسماءِ إیماءٌ الیٰ مقاماتٍ رفیعۃٍ
کیوں کہ اکثر اسماء نبویّہ میں اشارے ہیں ان بلند مقامات

و مراتبَ عالیۃٍ مختصّۃٍ بالنبیّ صلی اللّٰہ علیہ و
و مراتب کی طرف جو نبی علیہ السلام کے ساتھ مختص

سلم مثل الشفاعۃِ الکُبریٰ وکونہٖ علیہ السلام
ہیں ۔ مثل شفاعتِ کُبریٰ ، ابراہیم علیہ السلام

دعوۃَ ابراھیم و بُشریٰ عیسیٰ و سیّد الأنبیاءِ وَ
کی دعا اور عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت کا مظہر ہونا اور کُل انبیاء و

المرسلین علیھم الصلاۃ و السلام ونحوُ ذٰلک ۔
مُرسلین علیہم السلام کا سردار ہونا وغیرہ وغیرہ ۔

و استحضارُ ھٰذہِ المقاماتِ الجلیلۃ النبویّۃِ
اور ان مقاماتِ جلیلہ نبویّہ کا مستحضر و

وجعلُھا ممثّلۃً فی الضمیر و مصوّرۃً فی العقل
ممثّل ہونا دل میں اور مصوّر ہونا عقل میں

فائدۃٌ جلیلۃٌ و نورٌ زائدٌ علیٰ اصلِ الصلاۃِ
بہت بڑا فائدہ ہے اور زائد نُور ہے اصلِ صلاۃ

و التسلیم ۔
و سلام پر ۔

فینبغی للمصلّی قاریٔ ھٰذہ الرسالۃ ان لا تزال ھٰذہ المقامات
لہٰذا مناسب ہے مصلّی اور اس رسالہ کے قاری کے لیے کہ ہمیشہ یہ بلند مقامات

الرفیعۃ النبویّۃ والمناقب البدیعۃ المصطفویّۃ جائلۃً فی ضمیرہ و
نبویّہ و مناقبِ مصطفویّہ گردش کریں اس کے ضمیر میں

نجیّۃً لفؤادہ ومعانقۃً لفکرہ ما استطاع فانہ یجد عند ذالک
اور ہمراز ہوں اُسکے دل کے ساتھ اور پیوستہ ہوں اسکے ذہن کو حسب استطاعت۔ کیونکہ وہ پائیگا اس صورت

لذّۃً لا تُماثل وسکینۃً فی القلب لا تُساجَل۔
میں بے مثال روحانی لذّت و سکون۔

الثمرۃ التاسعۃ۔ استحضارُ ھٰذہ المقامات المصطفویّۃ فی
نواں ثمرہ ۔ اِن بلند مقاماتِ نبویّہ کا استحضار و تصوّر دل

القلب عند الصّلاۃ والتسلیم یَبعث کلَّ مُصلٍّ علی کثرۃ الصّلاۃ
میں بوقت صلاۃ و سلام آمادہ کرتا ہے ہر مصلّی کو کثرتِ صلاۃ

والتسلیم ویُشوّقہ الی مُواظبۃ ذٰلک تشویقًا بالغًا الغایۃَ وینفی
و سلام پر اور اسے ان کی مداومت کا انتہائی مشتاق بناتے ہوئے اس سے ازالہ

عنہ کلفۃَ المشقّۃِ و النَّصب عند اِکثار الصّلاۃِ
کرتا ہے تکثیرِ صلاۃ و سلام کے وقت مشقت اور

و التسلیم۔
تھکان کا۔

حیث یَستیقِن المصلّی حقّ الیقین بحسب تناھی
کیونکہ مصلّی کو حق الیقین حاصل ہوجاتا ہے کامل و

ھٰذا التّصویرِ الذھنیّ و الاستحضار القلبیّ انّ
اکمل استحضار و تصوّر قلبی کے پیش نظر اِس

نبیّنا صلّی اللہ علیہ وسلّم ذو مقاماتٍ سَنِیّۃٍ
بات کا کہ ہمارے نبی علیہ السلام بے مثال بلند درجات

لا تُسامٰی و ذو مراتب عَلِیّۃٍ لا تُباھٰی و انّ مَن کان
اور بے نظیر برتر مراتب کے مالک ہیں۔ اور اِس امر کا یقین کر

هٰذا شانہ عند اللہ تعالیٰ یجب علینا اَن نُکثِرَ
جس انسان کا درجہ عنداللہ اتنا بلند ہے ہم پر لازم ہے یہ کہ اُن پر

علیہ الصّلاۃَ و التسلیمَ و اَن نُواظِبَ علیٰ تحصیل
کثرت سے درود بھیجیں اور یہ کہ ہم مداومت کریں اس

ھٰذہِ المکرُمۃِ الکریمۃِ و المفخرۃِ الفاخرۃِ و
امر کی تحصیل پر جو بڑی بزرگی اور بڑے فخر کا باعث ہے۔ اور

اَن لا نُبالِی بالمشقّۃِ الطارئۃِ فی ھٰذا السبیل۔ ھٰذہ
یہ کہ ہم پرواہ نہ کریں اس راہ میں کسی مشقت کی۔ یہ

فائدۃٌ عظیمۃٌ للاستحضارِ القلبیّ المستنتجۃِ تکثیرَ
بڑا فائدہ ہے مذکورہ صدر تصوّر کا جس کا نتیجہ ہے

الصّلاۃِ و التسلیمِ و الترغیبَ فی ذلک۔
صلاۃ و سلام کی تکثیر و ترغیب۔

ثم انّ ھٰذا المقام مقام الاِکثار من الصّلاۃ
پھر کثرت سے درود پڑھنے کا مقام ایک اور

یُؤدّی الیٰ مقامٍ آخر فوقہ وھو مقامُ العاشقین
بلند تر مقام تک پہنچاتا ہے۔ اور وہ مقام ہے اُن

الوالِھین المحِبّین للنبیّ صلی اللہ علیہ وسلّم حُبًّا
سچے عُشّاق کا جو نبی علیہ السلام کے مکمّل شیدائی

جمًّا۔ اِذ کثرۃُ الثناءِ علیٰ احدٍ و تکریرُ محاسنہ و
ہیں۔ کیونکہ کسی شخص کی کثرت سے مدح کرنا اور اس کی خوبیوں اور

مآثرہ تترٰی یُحدِثُ فی القلب میلا طبیعیًّا الیٰ
کمالات کا مسلسل ذکر کرنا دل میں پیدا کرتا ہے

ذلک الممدوح ذِی المحاسن و یُحبّبہ الیہ حُبًّا
طبعی میلان اس ممدوح صاحبِ کمالات کی طرف اور اسے محبوبِ

تامًّا۔
کامل بناتا ہے۔

ثم انّ ھٰذا المقامَ الثانی یُوصِل صاحبہ بعدَ
پھر یہ مقامِ ثانی اپنے صاحب کو پہنچاتا ہے کچھ

مدّۃٍ الیٰ مقامٍ ثالثٍ فائقٍ مِن مقامات الاحسان
مدّت کے بعد مقاماتِ احسان میں سے ایک تیسرے بلند ترین مقام تک

بفضل اللہ عزّ وجلّ و توفیقہ وھو مقام الطمانینۃ
اللہ کے فضل و توفیق سے ۔ اور وہ مقامِ اطمینان ہے۔

الذی اُشِیر الیہ فی قول ابراھیم علیہ الصّلاۃ
اسی کی طرف اشارہ ہے قولِ ابراہیم علیہ السلام

و السلام فی القرآن الشریف " قال بلیٰ ولٰکن
میں قرآن کی اِس آیت میں ۔ "کہا۔ کیوں نہیں۔ لیکن اس واسطے

لیطمَئِنَّ قلبی" فصاحبُ ھٰذا المقامِ العالی لا یطمَئِنُّ
چاہتا ہوں کہ اطمینان ہو جائے میرے دل کو۔" چنانچہ اس بلند ترین مقام والے انسان کا دل مطمئن

قلبُہ اِلّا بالعبادۃِ و ذکر اللہ تعالیٰ و الصّلاۃِ علی
نہیں ہوتا مگر عبادت و ذکر اللہ اور درود

النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم و یُحبّب الیہ حُبًّا جمًّا
شریف سے ۔ اور اُسے محبوب کامل ہو جاتا ہے

الاستغراق و الفناء فی الاخذ باوامر النبیّ صلّی
استغراق و فنا نبی علیہ السلام کے اوامر پر

اللہ علیہ وسلّم و الانتہاءِ عمّا نھاہ عنہ رسول اللہ
عمل کرنے میں اور اُن کی منہیّات سے اجتناب

صلّی اللہ علیہ وسلّم ولا یثقُل علیہ عملُ الحسنات
کرنے میں ۔ اور ثقیل نہیں ہوتی اُس پر

بانواعھا و اِن کانت کثیرۃً وشاقۃً فی نفس
تمام انواع حسنات کی بجاآوری اگرچہ وہ کثیر ہوں اور

الامر ۔
مشقّت طلب فی الواقع ۔

الثمرة العاشرة۔ يدلُّ غيرُ واحدٍ من الاسماء

دسواں ثمرہ ۔ بہت سے اسماء نبویہ دالّ ہیں

النبويّة الشريفة على كبيرِ احسانه عليه السلام

اپنی امت پر نبی علیہ السلام کے عظیم

وعظيمِ امتنانه على الامّة وجليل انعامه على

احسانات اور نوع بشر پر بڑے انعامات

البشر۔ فاستقصاءُ هٰذهِ الاسماءِ الكريمة ذكرًا

پر ۔ پس ان سب اسماء مبارکہ کا ذکر

و سَوقُها بذكرِ واحدٍ بعد واحدٍ يُرادِف تكرير

اور یکے بعد دیگرے ان کا اعادہ مرادف ہے

ذِكرِ احساناتِ النبيّ صلّى الله عليه و سلّم و

مُصلّی پر نبی علیہ السلام کے انعامات و

مِنّنه على المصلّي المسلِم حسب عددِ هٰذه الاسماء

احسانات کے بار بار ذکر مطابقِ عددِ اسماء مبارکہ

المباركة۔

کے ۔

ولا شكّ انّ ذكر هٰذا المحسِن العظيم

اور شک نہیں کہ عظیم محسن نبی علیہ

نبيّنا صلّى الله عليه وسلّم و ذكرَ احساناته

الصلاة والسلام کے احسانات کا مکرر

و مِنَنِه متتابعًا يَستنتِجُ اُمورًا ثلاثةً مُهِمّةً و

ذکر تین اھم امور کو مستلزم ہے

يَستلزِمها استلزامَ الدّليل لِلمدلول و استتباعَ

جس طرح دلیل مدلول کو اور ملزوم لوازم کو

الملزوم للوازمه۔

مستلزم ہوتا ہے ۔

اوّلها ازدیادُ المحبّۃِ و توثُّقُ الرابطۃِ الایمانیّۃِ
(۱) امرِ اوّل ہے محبّتِ نبوی کا زیادہ ہونا۔ نیز مستحکم ہونا رابطۂ ایمانی

و العلاقۃِ الروحانیّۃ بین المحسِن العظیم و ھو
و علاقۂ روحانی کا اس عظیم محسن یعنی

النبیُّ صلّی اللہ علیہ وسلّم و بین المنعَم علیہ و
نبی علیہ السلام اور منعَم علیہ یعنی

ھو العبدُ المصلّی المسلِّم کما قیل ؎
عبدِ مصلّی کے مابین۔ جیساکہ کہا گیا ہے:۔

أَعِدْ ذکرَ نعمانٍ لنا اِنّ ذکرہٗ ؎ ھو المسکُ ماکرّرتہٗ یتضوّعُ
محبوب کا ذکر بار بار کر کیونکہ یہ کستوری کی طرح ہے۔ کہ مکرّر استعمال سے اس کی مہک بڑھتی جاتی ہے

الامرُ الثانی انّہ یحضّ المؤمنَ المنعَمَ علیہ علیٰ
(۲) امرِ دوم۔ یہ ترغیب دیتا ہے کامل مؤمن منعم علیہ کو

اَن یُواظِب علی الصّلاۃِ و التسلیم و یُکثِرَ منھا
صلاۃ وسلام کی ایسی مداومت وتکثیر کی جو نبی علیہ

اِکثارًا یکادُ یُوازِی غِناءَ النبیِّ و یُجازی عَناءَہٗ صلّی
السلام کے پہنچائے ہوئے نفع کے برابر ہو اور آپ کی

اللہ علیہ وسلّم۔
مشقت کا بدلہ بن سکے۔

الامرُ الثالثُ۔ تشویقُ العبدِ المصلّی المنعَم
(۳) امرِ سوم ۔ یہ مصلّی منعَم علیہ کو ترغیب دیتا ہے اس

علیہ الی اَن یشکر النبیَّ المحسِن علیہ السلام بأتمّ
بات کی کہ وہ شکر ادا کرے اپنے محسن نبی علیہ السلام کا بطریق

وجہٍ و اَبلغہٖ و اَن یعترِف بوجوب شکر ھذا المحسِن
اکمل اور اعتراف کرے کہ اس محسنِ عظیم کا شکر

العظیم قلبًا و لسانًا و اَرکانًا۔ ولا ریبَ انّ شکرَ النبیِّ
دل، زبان اور اعضاء سے ہم پر واجب ہے۔ اور بلاریب نبی علیہ السلام کا

المحسن صلی اللہ علیہ وسلم یستلزم سعادۃ الدارین
شکر ادا کرنا سعادت دارین کے موجب

کما انہ یستلزم تادیۃ ماھو فریضۃ دینیۃ
ہونے کے علاوہ دینی فریضہ (شکر) کی بجاآوری کا باعث بھی ہے

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من لم یشکر الناس
نبی علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ جو شخص انسانوں کا شکر نہیں کرتا

لم یشکر اللہ۔
وہ اللہ کا شکر بھی بجا نہیں لاسکتا۔

الثمرۃ الحادیۃ عشرۃ۔ الطریقۃ البدیعۃ
گیارہواں ثمرہ۔ کتاب ھٰذا میں درود شریف

المذکورۃ فی ھٰذہ الرسالۃ لکونھا مستوعبۃ
کا مذکور عجیب طریقہ سیکڑوں اسماء نبویہ مبارکہ پر

ذکرمات الاسماء المبارکۃ النبویۃ مظنۃ
مشتمل ہونے کی وجہ سے قبولیت دعا کا بہترین

استجابۃ الدعاء بناءً علٰی ماھو الظن الغالب
ذریعہ ہے۔ جیسا کہ ظن غالب ہے

بالنظر الٰی وسیع رحمتہ تعالٰی اذ عند ذکر
اللہ تعالٰی کی وسیع رحمت کے پیش نظر۔ کیونکہ ذکر صالحین

الصالحین المتقین الکاملین تنزل الرحمۃ۔
متقین کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے۔

وقد صرح بعض المحدثین ان قبول الدعاء
بعض محدثین نے تصریح کی ہے کہ قبولیت دعا

مجرب بعد استقصاء ذکر اسماء البدریین
مجرب ہے کل بدریین صحابہ رضی اللہ تعالٰی عنہم کے

من الصحابۃ رضی اللہ تعالٰی عنھم والنبی علیہ
اسماء ذکر کرنے کے بعد اور ہمارے نبی

السلام امامُ المتّقِین فماظنّك بمجلسٍ یستمرُّ فیہ
علیہ السلام تو امام المتقین ہیں۔ پس تمہارا کیا خیال ہے اس مجلس کے بارے میں جس میں

ذکرُ النبیِّ علیہ السلام و تُسرَد فیہ نحو ثمانی
نبی علیہ السلام کا مسلسل تذکرہ ہو رہا ہو اور اس میں آپ کے تقریباً

مائۃ اسمٍ من اسمائہ المبارکۃِ مع الصلواتِ
آٹھ سو اسماء مبارکہ دہرائے جا رہے ہوں مسلسل صلاۃ

و التسلیماتِ المتتابِعۃِ۔
و سلام کے ساتھ۔

الثمرۃ الثانیۃ عشرۃ۔ مجموعُ ھٰذہ الاسماءِ
بارھواں ثمرہ ۔ یہ تمام اسماءِ

النبویّۃِ بالنظر الیٰ دلالتھا اللغویّۃ مطابقۃً و
نبویّہ باعتبار دلالتِ لغوی مطابقی ،

تضمُّنًا و التزامًا و تعریضًا توضیحٌ للسّیرۃ النبویّۃ
تضمّنی ، التزامی ، تعریضی (اشارۃ) توضیح ہیں متعدد انواعِ سیرتِ نبوی

بانواعِھا و تفصیلٌ للشمائل المحمّدیّۃ باجناسِھا۔
کے لیے اور شرح ہیں مختلف اجناسِ شمائلِ محمدیّہ کے لیے۔

فمن احصیٰ ھٰذہ الاسماءَ المبارکۃَ فقد
لہٰذا جس نے پڑھا اور یاد کیا ان اسماء کو معانی سمیت تو اُسے

اطّلع اطّلاعًا علیٰ غیرِ واحدٍ من انواع السیرۃ
اطلاع حاصل ہوئی سیرتِ محمدیّہ و شمائلِ نبویّہ کی

المحمّدیّۃ و اصناف الشمائل النبویّۃ وھٰذا
بے شمار انواع و اصناف پر۔ اور یہ

الاطّلاع برکۃٌ عظیمۃٌ علمیّۃٌ وسعادۃٌ فخیمۃٌ
اطلاع عظیم علمی برکت ہے اور برتر ایمانی

ایمانیّۃٌ۔
سعادت ہے۔

الثمرۃ الثالثۃ عشرۃ ۔ مجموع ھٰذہ الاسماء
تیرھواں ثمرہ ۔ یہ سارے اسماء

الشریفۃ باعتبار معانیہا الصریحۃ و باعتبار اشاراتہا
شریفہ اپنے صریح معانی کے لحاظ سے اور باعتبار اشارات

القریبۃ او البعیدۃ الیٰ غوامض الحقائق الدینیۃ
قریبہ یا بعیدہ مستور حقائق دینیہ

و لطائف الدقائق العلمیۃ و الیٰ المراتب الحمیدۃ
و لطیف دقائق علمیہ کی طرف اور مراتبِ محمودہ

الأبدیۃ و الدرجات العالیۃ السرمدیۃ و الیٰ
ابدیہ و بلند درجاتِ سرمدیہ کی طرف اور

خفایا المُلکِ و المَلکُوتِ وخبایا القُدس والجَبروتِ
عالمِ شہادت و عالمِ غیب کے مخفی اسرار و عالمِ قُدس جبروت کے پوشیدہ امور

اَدِلّۃٌ واضحۃٌ عَلیٰ کونہٖ علیہ السّلام اعظمَ
کی طرف واضح ادلّہ ہیں نبی علیہ السلام کے افضل البشر

البشر وبَراھِینُ قاطِعۃ علیٰ انہ سَیّدُ الرُّسُل و
ہونے پر۔ اور قطعی براہین ہیں اس بات پر کہ آپؐ سیّد الرُسُل اور

اکرمُھم علیٰ اللہ عزّوجلّ صلّی اللہ علیھم
اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ

وسلم۔
مکرّم ہیں۔

ولا یخفیٰ عَلیٰ ذوِی الألبابِ اَنّ اثباتَ
اور عقلمندوں پر یہ امر مخفی نہیں ہے کہ نبی علیہ السلام کو

کونہٖ علیہ السّلام افضلَ البَشَر وسَیّدَ الکونَین
صرف ایک بُرہان سے افضل البشر و سیّد الکونین

ببرھانٍ واحدٍ من المطالب العالیۃ و المقاصدِ
ثابت کرنا نہایت بلند و اعلیٰ مقاصد

الشَّامية فماظنّك باثباتِ هٰذا المطلوب بِبَراهين

میں سے ہے۔ پس آپ کا کیا خیال ہے جب کہ یہ دعویٰ ومطلوب ثابت کیا گیا ہو ان براہین

كثيرةٍ مندمجةٍ فى هٰذه الطريقة البديعةِ الفريدةِ

کثیرہ سے جو مندرج ہیں اس عجیب طریقہ میں

المذكورة فى هٰذا الكتاب .

جو کتابِ ھذا میں مذکور ہے۔

الفائدة الرابعة عشرة۔

إن قيل قد سلكت

چودھواں فائدہ۔ اگر یہ سوال کیا جائے کہ کتابِ

فى هٰذا الكتاب مَسلكًا غريبًا وهُو ذكرُ اسمٍ جديدٍ

ھذا میں تونے اِس نئے طریقے پر عمل کیا ہے کہ نبی علیہ السلام کا

من أسماءِ النبيّ صلّى الله عليه وسلّم عند كلِّ

نیا اسم ذکر کیا ہے ہر نئے درود شریف

صلاةٍ فهل لهٰذا المسلك الغَريب مأخذٌ ومستندٌ

میں۔ پس کیا اِس جدید طریقے کا کوئی مأخذ ودلیل موجود ہے

فى الشريعة يؤيّد هٰذا المسلكَ ويُصحّحه ويُحسّنه

شریعت میں جس کی وجہ سے یہ طریقہ شرعاً صحیح ومستحسن

شرعًا ؟

قرار پائے ؟

قلتُ أوّلًا قد أُمِرنا فى الشريعة أن

اِس کا جواب اوّل یہ ہے کہ ہمیں شریعت میں درود

نُصلّي علَى النبيّ صلّى الله عليه وسلم مِن

شریف پڑھنے کا جو حکم دیا گیا ہے وہ

غير تقييدٍ باسمٍ نبويٍّ مخصوصٍ ومتعيّنٍ وهٰذا

حکم کسی خاص اسم نبوی کے ساتھ مقید ومشروط نہیں۔ اور یہ امر

يَقتضي الاتّساعَ فى الحكم ويَستدعي أنّ مَن صلّى

مقتضی ہے حکم شرعی میں وُسعت کا اور اس بات کا کہ درود پڑھنے والا شخص

علی النبیّ علیہ السلام بذکر اَیِّ اسمٍ و صفۃٍ
جو اسم نبوی و صفت نبوی ذکر کرلے درود

مِن اَسمائہٖ و صفاتہٖ علیہ السلام فھو مُمتثِلٌ لحکم
شریف میں وہ تعمیل کنندہ

اللہ تعالیٰ و لامر رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم۔
شمار ہوگا اللہ تعالیٰ کے حکم اور نبی علیہ السلام کے امر کا۔

و ھٰذا القدر یکفی لاثباتِ جواز المسلک
اور یہ امر کافی ہے اس جدید طریقے کے اثبات کے لیے

الغریب المذکور فی ھٰذا الکتاب بل لتحسینہ و
جو مذکور ہے کتابِ ھذا میں بلکہ اس کے مستحسن و

استحبابہ شرعاً نعم یجب علی سالک ھٰذا
مستحب ہونے کے لیے۔ البتہ لازم ہے اس جدید مسلک پر

المسلک الغریب الاحتیاطُ التامّ فی اختیار الاسماء
عمل کنندہ پر کامل احتیاط اسماء نبویّہ کے اخذ

النبویّۃ و انتخابھا و سیأتی ما رقمتُ فی فائدۃٍ
و انتخاب کے بارے میں۔ اور اس بات کا ذکر آئے گا کتابِ ھذا کے

قادمۃٍ من فوائد ھٰذا الکتاب اَنّی سلکتُ فی
فوائد میں سے آنے والے ایک فائدے میں کہ میں نے سُلوک کیا ہے

انتخاب ھٰذہ الاسماء المبارکۃ مسلکَ التحذّر
ان اسماء مبارکہ کے انتخاب میں تساہل سے احتراز کی راہ پر

من التّسامُح فی ذلک و من التّبسُّط فی ذکر الاسماء
اور بے سند اسماء کے ذکر میں وُسعت سے اجتناب کے

بغیر سندٍ۔ فلم آخذ ھٰذہ الاسماءَ المبارکۃَ اِلّا مِن
راستے پر۔ لہٰذا میں نے اخذ نہیں کیے یہ اسماء مبارکہ مگر کبارِ

کتُب کبار المحدّثین۔
محدّثین کی کتابوں سے۔

وثانیاً انّ ھٰذہ الاسماء النبویۃ ھی فی الاصل
جواب ثانی۔ یہ اسماء نبویہ در اصل

صفات مدح للنبی علیہ السلام والقاب ثناء لہ
صفاتِ مدح و القابِ ثناء ہی ہیں نبی علیہ الصلاۃ

علیہ السلام لیس الا۔ فلاجناح فی ذکر ای اسم
و السلام کے لیے ۔ لہٰذا کوئی حرج نہیں ہے ان میں سے

مبارک منہا فی الصلاۃ ولا فی توزیع ھٰذہ الاسماء
کسی بھی اسم کے ذکر میں درود میں۔ اور نہ ان سب اسماء کی مختلف

باجمعہا علی الصلوات الکثیرۃ بذکر اسم جدید فی
صلوات میں تقسیم کرنے میں کوئی حرج ہے بایں طور کہ نیا اسم ذکر کیا جائے

کل صلاۃ۔
ہر درود میں۔

اذ کل الاسماء سواسیۃ فی الاطلاق علی
کیونکہ یہ تمام اسماء برابر ہیں نبی علیہ السلام پر

النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفی کون کل اسم منہا
اطلاق میں اور اس بات میں کہ

عبارۃ عن ذاتہ الکریمۃ صلی اللہ علیہ وسلم
ہر ایک اسم آپ کی ذاتِ کریمہ ہی سے عبارت ہے۔

کما قیل ؎
جیسا کہ کہا گیا ہے۔

عباراتنا شتّٰی وحسنک واحدٌ ٭ وکلٌّ الٰی ذاک الجمال یشیر
ہماری عبارات مختلف ہیں اور تیرا حسن ایک ہی ہے۔ یہ سب عبارات اسی ایک حسن کی طرف مشیر ہیں۔

وثالثاً لا ینبغی لاحدٍ ان یرتاب فی استحسان
جواب ثالث۔ مناسب نہیں کہ کوئی شک کرے کتاب ھٰذا

ھٰذا المسلک المذکور فی ھٰذا الکتاب و استحبابہ
میں مذکور نئے طریقے کے شرعاً مستحسن و مستحب

شرعًا كيف وفيه اقتداءٌ بما ثبت في الأحاديث
ہونے ہیں۔ کیوں کہ اس میں پیروی ہے اُس طریقہ کی جو ثابت ہے احادیث

المرفوعة و الموقوفة وله فيها أسوةٌ ومأخذ يُؤخذُ
مرفوعہ و موقوفہ میں ۔ احادیث میں اس طریقہ کا ماخذ

منه ومستند يستند إليه ۔
و مستند موجود ہے ۔

حيث ذُكرت الأسماءُ المختلفةُ للنبيّ عليه
کیوں کہ نبی علیہ السلام کے مختلف اسماء مذکور

السلام في الصّلوات المختلفة المرويّة في الأحاديث
ہیں اُن صلوات میں جو مروی ہیں احادیث میں

وكذا في الصّلوات المنقولة عن الأئمة الثقات ۔
یا منقول ہیں علماء و ائمہ ثقات سے ۔

فالمذكور في بعض صِيَغ الصلوات المرويّة محمد
پس بعض صلوات مرویہ میں صرف اسم محمد

فقط هكذا " اللّٰهم صلّ على محمّدٍ "۔ وفي البعض " النبيّ "
مذکور ہے ۔ یوں اللّٰہم صلّ علیٰ محمّد ۔ اور بعض میں صرف نبی ۔

وفي البعض " الرسول "۔ وفي البعض " إمام المتقين، خاتم
بعض میں صرف رسول ۔ بعض میں امام المتقین، خاتم

النّبيّين، سيّد المرسلين، الشاهد، البشير " ونحو
النبیین، سیّد المرسلین، شاہد، بشیر وغیرہ

ذلك ۔
وغیرہ ۔

وأيضًا ذكر في بعضها اسمٌ واحدٌ وفي البعض
نیز بعض میں صرف ایک اسم پر اکتفا کیا گیا ہے اور بعض میں

اسمان فصاعدًا و أيضًا زِيدَ في البعض ألفاظٌ أُخرى مثل
دو یا زیادہ کا ذکر ہے ۔ نیز بعض میں الفاظِ متعلقین کا اضافہ بھی ہے مثل

اٰل محمّد، ذرّیّتہ، اھل بیتہ، انصارہٗ، اَصحابہٖ،
آل محمد، ذریتہ، اہل بیتہ، اَنصارہ، اصحابہ،

ازواجہ۔ وعلیٰ ھٰذا القیاس۔ وکلُّ ذٰلک مشھولٌ و
اَزواجہ وعلیٰ ھٰذا القیاس۔ اور یہ سب طریقے مشہور و

مقبولٌ عند العُلَماء و مستحسنٌ عند المسلمین اجمعین
مقبول و مستحسن ہیں علماء و مسلمین کے نزدیک۔

وما راٰہ المسلمون حسنًا فھو عند اللّٰہ حسنٌ۔
اور جو کام کُل مسلمان اچھا سمجھیں وہ عند اللہ بھی اچھا ہوتا ہے۔

ودونک اَمثالًا متعدّدۃً من النصوص نذکرھا
لیجیے۔ چند مثالیں نصوص میں سے جنہیں ہم یہاں ذکر کرتے ہیں

ھٰھُنا انموذجًا لما لم نذکرہ کی یطمئنَّ بھا قلوبُ
بطور نمونہ کے غیر مذکور کے لیے۔ تاکہ ان سے ناظرین کے دل مطمئن

النّاظرین ولا نُرید الاستیعابَ والّا طال الکلام۔
ہوجائیں۔ مکمل تفصیل کا ارادہ نہیں ورنہ کلام طویل ہوجائے گا۔

فنقول اوّلًا قال اللّٰہ تعالیٰ فی کتابہ العظیم
پس ہم کہتے ہیں اوّلًا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں ہمیں

عند ذکر الصَّلٰوۃِ و اَمرِنا بھا۔ انّ اللّٰہ و ملٰئکتہ
صلاۃ کا امر کرتے ہوئے فرمایا انّ اللّٰہ و ملٰئکتہ

یُصَلُّون علَی النّبیِّ۔ الاٰیۃ۔ فذکر لفظ النبیّ فی ھٰذہ
تا آخر آیت۔ پس صرف لفظِ نبی مذکور ہے

الاٰیۃ الکریمۃ۔
اس آیتِ کریمہ میں۔

وثانیًا۔ ذکر محمّد و اٰل محمّد فی الصَّلاۃ التی تقرأ
ثانیًا۔ صرف محمد و آل محمد کا ذکر ہے اُس درود میں جو پانچ

فی تشھُّد الصَّلوات الخمس۔
نمازوں کے قعدہ میں پڑھا جاتا ہے۔

وثالثاً۔ روی ابن ماجہ فی سننہ عن ابن مسعود
ثالثاً۔ سُنن ابن ماجہ میں ابن مسعودؓ کی روایت

رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قُولُوا۔ اللّٰھم اجْعَل صَلَوَاتِك
ہے کہ یوں درود پڑھا کرو اے اللہ بھیج دیجیے اپنی صلاۃ

ورحمتك وبركاتِك علی سیّد المرسلین وامامِ
و رحمت و برکات سیّد المرسلین، امام

المتّقین وخاتمِ النبیّین محمّدٍ عبدك ورسولِك
المتقین، خاتم النبیین محمد پر جو آپ کے عبد و رسول ہیں

امامِ الخیر وقائدِ الخیر ورسول الرحمۃ۔ الحدیث۔
اور امام الخیر، قائد الخیر و رسول الرحمۃ ہیں۔

فذکر ابنُ مسعُود رضی اللہ عنہ فی ھٰذا الحدیث اسماءً
پس ابن مسعودؓ نے اس حدیث میں نبی علیہ السلام

وصفاتٍ کثیرۃ للنبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم۔
کے متعدد اسماء و صفات کا ذکر فرمایا۔

ورابعًا۔ قد رُوی حدیثٌ مرفوع طویل۔ وفیہ۔ قال
رابعاً۔ ایک طویل حدیث میں ہے کہ فرمایا

رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد سُوال الصحابۃ
نبی علیہ السلام نے سوال صحابہؓ

رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔ قولوا۔ اللّٰھم صَلِّ علی محمّدٍ
کے بعد کہ یوں درود شریف پڑھو۔ اللھم صل علیٰ محمد

عبدِك ورسولِك واھلِ بیتہ۔ الحدیث۔ جلاء الافہام۔
عبدک و رسولک و اہل بیتہ۔

ذکر النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلم فی ھٰذا الحدیث
نبی علیہ السلام نے ذکر فرمائے اس حدیث میں چار اسماء

اربعۃ الفاظ۔ وھی محمّد وعبدك ورسولك واھل بیتہ۔
و الفاظ یعنی محمّد و عبدک و رسولک و اہل بیتہ۔

وخامسًا۔ روی فی الشفاء عن علیؓ رضی اللہ تعالیٰ
خامسًا۔ کتاب شفاء میں حضرت علی رضی اللہ

عنہ فی الصلاۃ علی النبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم۔
عنہ سے یوں درود شریف منقول ہے۔

صَلواتُ اللہِ البرِّ الرحیم علیٰ محمّدِ بن عبد اللہ خاتَمِ
اللہ برّ رحیم کی صلوات ہوں محمد بن عبد اللہ پر جو خاتم

النّبیّین وسیّدِ المرسلین وامامِ المتّقین ورسولِ
النبیین، سیّد المرسلین، امام المتقین، رسول

ربّ العالمین الشاھدِ البشیرِ الدّاعی الیک باذنک
ربّ العالمین، شاہد، بشیر، الداعی الیک باذنک،

السراجِ المنیر۔ الحدیث باختصار۔ القول البدیع۔
سراج منیر ہیں۔

ساق علیؓ کرّم اللہ وجھہ فی ھٰذہٖ الرّوایۃ
علی رضی اللہ عنہ نے ذکر فرمائے ہیں روایتِ

تسعۃَ اسماءٍ وصفاتٍ نبویّۃٍ مع زیادۃ النسبۃ
ھٰذا کی صلاۃ میں نو اسماء وصفاتِ نبویّہ۔ نیز والد کی طرف

الی الوالد فقال "محمّد بن عبد اللہ" صلی اللہ
نسبت کا اضافہ کرتے ہوئے فرمایا "محمد بن عبد اللہ" صلی اللہ

علیہ وسلم۔
علیہ وسلّم۔

الفائدۃ الخامسۃ عشرۃ۔ اِنتخبتُ اسماءَ
پندرہواں فائدہ ۔ میں نے اخذ کیے ہیں نبی

النبیِّ صلّی اللہ علیہ وسلم المذکورۃ فی ھٰذہٖ الرسالۃ
علیہ السلام کے یہ اسماء جو مذکور ہیں اس مبارک رسالہ میں

مِن کتبِ کبارِ العلماء والمحدِّثین مثل کتاب
کبار علماء و محدّثین کی کتابوں سے۔ مثل کتاب

الشفاء و القول البديع و المستوفیٰ و المواهب و بعض
شفاء ، قول بدیع ، مستوفیٰ ، مواہب لدنیہ اور ان کی

شروحها و شرح الصحيح الجامع للترمذی لابن العربی و
بعض شروح اور حافظ ابن عربی کی شرح ترمذی

غير ذلك ولم التفت الیٰ كتب غير المحدثين وكبار العلماء
وغیرہ وغیرہ۔ اور میں نے اعتماد نہیں کیا کتب کبار علماء و محدثین کے

رومًا للطريق الاحوط۔
علاوہ دیگر کتابوں پر احتیاط پر عمل کرنے کی خاطر۔

فمن اراد تحقيق اسمٍ من الاسماء النبوية
پس جو شخص کسی اسم کی تحقیق کرنا چاہے ان اسماء نبویہ میں

المسطورة فی هٰذه الرسالة فليراجع هٰذه الكتب
سے جو مذکور ہیں اس رسالہ میں تو وہ مذکورہ صدر کتب کی

المتقدمة۔
طرف رجوع کرے۔

ولم ازد فيها من عندی الا عدة اسماءٍ منها
اس رسالہ میں میں نے اپنی طرف سے صرف چند اسماء کا اضافہ کیا ہے یعنی ①

امام الرحمة و منها رسولك و منها عبدك لثبوتها
امام الرحمۃ ② رسولک ③ عبدک۔ کیونکہ یہ تینوں

فی حديث ابن مسعود رضی الله عنه مرفوعًا و قيل هو
نام ثابت ہیں ابن مسعودؓ کی حدیث میں جو کہ مرفوع ہے لیکن معروف یہ

موقوف و هو المعروف قال قولوا اللّٰهم اجعل صلواتك
ہے کہ وہ موقوف ہے۔ فرمایا یوں درود پڑھو اے اللہ! اپنی برکات اور رحمتیں

و بركاتك علی سيد المرسلين و امام المتقين وخاتم
نازل فرما سید المرسلین ، امام المتقین ، خاتم

النبيين عبدك و رسولك امام الخير وقائد الخير
الانبیاء پر جو کہ آپ کے بندے اور رسول ، امام خیر ، قائد خیر

وإمامِ الرّحمة۔ الحدیث۔ اخرجہ الدیلمی کمافی الکنز۔
اور امامِ رحمت ہیں۔

ومنھا سیّد الاوّلین والآخرین لما روی فی
④ سیّد الاوّلین و الآخرین۔ کیوں کہ ایک

الحدیث انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انا سیّد
حدیث میں نبی علیہ السلام نے فرمایا میں سیّد

الاوّلین و الآخرین ولافخر۔ ومنھا اکرم الاوّلین
الاوّلین و الآخرین ہوں اور فخر نہیں۔ ⑤ اکرم الاوّلین

والآخرین علی اللہ لما روی فی الحدیث الصحیح انہ علیہ الصّلاۃ
و الآخرین علی اللہ۔ کیونکہ صحیح حدیث میں نبی علیہ السلام کا

و السّلام قال انا اکرمُ الاوّلین و الآخرین علی اللہ
ارشاد ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک اکرم الاوّلین و الآخرین ہوں

ولافخر۔ ومنھا فارقلیطس اسمٌ یونانیٌ انجیلیٌ مثل فارقلیط
اور فخر نہیں ⑥ فارقلیطس۔ یہ یونانی انجیلی نام ہے فارقلیط کی طرح۔

معناہ احمد اوالھادی او روح الحق اونحوذلک۔ کما
فارقلیطس کا معنی ہے احمد یا ہادی یا روح الحق وغیرہ۔ جیساکہ

حقّقہ بعض المحققین من العلماء۔ ومنھا النجم
بعض علماء نے اس نام کی تحقیق کی ہے۔ ⑦ النجم

الزاھر کماحکی الزرقانی عن کتاب الکسائیؒ
الزاہر۔ کیوں کہ زرقانیؒ نے کتاب قصصِ کسائی سے یہ پیش گوئی نقل کی ہے

انّ اللہ عزّوجلّ قال لموسٰی علیہ الصّلاۃ و السلام
کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا

انّ محمّداً صلّی اللہ علیہ وسلّم ھو البدرُ الباھر
کہ محمّد صلی اللہ علیہ وسلم بدرِ باھِر،

والنجم الزاھر و البحرالزاخر۔
نجمِ زاھِر اور بحرِ زاخر ہیں۔

وَمِنْهَا أَصْدَقُ الْخَلْقِ حَدِيثًا۔ وَمِنْهَا أَكْرَمُ الْخَلْقِ

⑧ اصدق الخلق حدیثاً ⑨ اکرم الخلق

نسبًا۔ وَمِنْهَا افضلُ الخَلقِ حسبًا۔ وَمِنْهَا خِيرَةُ اللهِ فِي

نسباً ⑩ افضل الخلق حسباً ⑪ خیرۃ اللہ فی

العالمين لقول ثابت بن قيس رضي الله تعالىٰ عنه

العالمین۔ کیوں کہ نبی علیہ السلام کے سامنے خطیب

عند المفاخرة مع خطيب وفد بني تميم في خطبة

وفد بنی تمیم کے خطبہ کے مقابلے میں

طويلة بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

ثابت رضؓ نے اپنے طویل خطبہ میں فرمایا۔

"واصطفىٰ خير خلقه رسولًا اكرمه نسبًا وأصدقه

اللہ نے چُنا مخلوق میں سب سے بہتر کو رسول بنانے کے

حديثًا وأفضله حسبًا وأنزل عليه كتابه وائتمنه

لیے۔ اعلیٰ نسب والے کو، سب سے زیادہ سچی باتوں والے، اعلیٰ

على خلقه فكان خيرة الله في العالمين"۔ ذكرها

مرتبہ والے کو اور اس پر کتاب نازل فرمائی اور مخلوق کا امین بنایا۔ وہ سارے

ابن اسحٰق"۔

عالم میں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

وَمِنْهَا "ماد ماد" بالدال المهملة لما قال العلامة

⑫ ماد ماد بدال مہملہ۔ کیوں کہ علامہ

ابن القيمؒ في جلاء الافهام انه ذكر في التوراة

ابن قیمؒ نے کتاب جلاء افہام میں لکھا ہے کہ تورات میں ہے

بعد ذكر اسماعيل عليه السلام انه سيلد اثني

اسماعیل علیہ السلام کے ذکر میں کہ ان کی نسل میں بارہ عظیم انسان

عشر عظيمًا منهم عظيم يكون اسمه "ماد ماد"۔ وهذا

پیدا ہوں گے۔ ان میں سے ایک عظیم کا نام "ماد ماد" ہوگا۔ یہ

الاسم قریبٌ من الاسم "ماذ ماذ" بالذال المعجمۃ قال الشیخ
اسم، اسم "ماذ ماذ" بذال معجمہ کے قریب ہے۔ ابن قیمؒ

ابن القیمؒ انّ "ماد ماد" ارید بہ نبیّنا محمّد صلی اللہ
فرماتے ہیں کہ "ماد ماد" سے ہمارے نبی علیہ السلام

علیہ وسلّم۔
ہی مراد ہیں۔

ومنھا (١٣) رکنُ المتواضِعین لمافی صُحف شعیاء
(١٣) رُکن المتواضعین۔ کیوں کہ نبی شعیاء

علیہ الصلاۃ و السلام عند ذکر نبیّنا محمّد صلّی
علیہ السلام کے صُحُف میں ہے ہمارے نبی محمد علیہ السلام کا

اللہ علیہ وسلّم انّ اسمہ علیہ السلام رکن المتواضِعین
ذکر کرتے ہوئے کہ محمد علیہ السلام رکن المتواضعین

کذافی سیرۃ الحلبیۃ۔
(متواضعین کے رکن وامیر) ہیں۔

الفائدۃُ السّادسۃَ عشرۃ۔ سلکتُ فی ھٰذہ
سولھواں فائدہ۔ میں نے اس مبارک

الرّسالۃ المبارکۃ مسلک الحذر و الاحتیاط فرفضتُ
رسالہ میں نہایت احتیاط کا راستہ اختیار کیا ہے، اسی وجہ سے میں نے

ذکرَ اسماءٍ عدیدۃٍ لاختلاف الائمّۃ الکبار فیھا اولکونھا
ذکر نہیں کیے یہاں ایسے متعدد اسماء نبویّہ جن میں ائمہ کرام کا اختلاف ہے یا ان میں

موھمۃ سوءَ الادب او معنیً یخالِف التوحیدَ مثل المُنجی
بے ادبی کا شائبہ یا مخالفتِ توحید کا ادنیٰ وہم ہو مثل مُنجی (نجات دہندہ)

الشّافی، المُغنِی، الملاذ، الغِیاث، الغَوث، المُغیث،
شافی، مُغنی، مَلاذ (پناہ گاہ)، غِیاث، غَوث، مُغیث،

المُنقِذ، النّاظِر مَن خلفہ، دافِع البلایا، الغفور،
مُنقِذ (بچانے والا)، ناظِر مَن خلفہ (پیچھے کو دیکھنے والا)، دافع بلایا، غفور،

الأمّة، كاشف الكرب وغير ذلك۔
اُمّۃ ، کاشفِ کُرَب وغیرہ۔

فهٰذه الأسماء المذكورة فی بعض الكتب المعتمدة
پس یہ اسماء جو مذکور ہیں بعض معتمد کتابوں میں

و ان أمكن تصحيح معانيها بعد التاويل و تصحيح
اگرچہ ان کے معانی تاویل کے بعد صحیح ہوسکتے ہیں اور صحیح ہوسکتا ہے

إطلاقها على النبیّ علیه السلام بالنظر الٰی بعض
ان کا اطلاق نبی علیہ السلام پر بعض اعتبارات کے

الاعتبارات لكنّی طويت الكشح عن ذكرها هٰهنا
پیشِ نظر ، لیکن میں نے انہیں نظر انداز کرتے ہوئے ذکر نہیں کیا

سلوكًا للطريق الاسلم الاحوط۔
احتیاط کا طریقہ سالم اختیار کرنے کی وجہ سے۔

وكذا تركت ذكر اسم "اليتيم" لمنع الامام
اسی طرح میں نے اسم "یتیم" بھی ترک کیا۔ کیوں کہ امام

مالك رحمه الله تعالٰی اطلاق ذلك۔ وكذا تركت
مالکؒ اس کا اطلاق منع فرماتے ہیں۔ اسی طرح میں نے ترک کیا

اسم "أجير" وهو اسم رومیّ و اسم "العائل"
"اجیر" (بمعنی مزدور یا یہ اسم رومی ہے) کو اور "عائل" (فقیر) کو۔

لاختلاف بعض العلماء فی هٰذين الاسمين۔
کیونکہ بعض علماء کا ان دوناموں میں اختلاف ہے۔

الفائدة السابعة عشرة۔ الاسماءُ النبويّةُ
سترہواں فائدہ — اسماء نبویّہ جو

المذكورةُ فی هٰذا الكتاب نحو ثمانی مائة اسمٍ تقريبًا
مذکور ہیں اِس کتاب میں تقریبًا آٹھ سو ہیں کسرے

بالغاء الكسر و المذكورُ فيه مع كلّ اسمٍ صلاتان
قطع نظر کرکے۔ اور ہر ایک اسم کے ساتھ دوصلاۃ و سلام مذکور ہیں۔

فمجموعُ الصلواتِ المندرجةِ فی ھٰذا الکتاب
پس کُل صلوات (درود) جو کتابِ ھٰذا میں درج ہیں

۱۶۰۰ صلاۃٍ۔
سولہ سو ہیں۔

فمن قرأ جمیعَ الاسماءِ المبارکۃِ بصلواتھا
لہٰذا جس نے یہ تمام اسماء نبویہ صلوات و تسلیمات سمیت

المذکورۃِ فی ھٰذا الکتابِ وختمھا فقد صلّیٰ علیٰ
پڑھ لیے جو کتابِ ھٰذا میں مذکور ہیں تو اس نے نبی علیہ

النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم ۱۶۰۰ مرّۃٍ۔ وروی
السلام پر درود بھیجا سولہ سو مرتبہ۔ اور

النّسائی فی الیومِ واللیلۃِ والبیھقی فی الدعوات عن
نسائیؒ نے کتاب یوم ولیلہ میں اور بیہقی نے کتاب دعوات میں

ابی بردۃ رضی اللہ عنہ قال رسول اللہ صلّی
ابو بردہؓ سے نبی علیہ السلام کی اس حدیث کی روایت کی ہے

اللہ علیہ وسلّم مَن صلّیٰ علیّ مِن اُمّتی صلاۃً
کہ میری امت میں سے جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے

مُخلِصًا مِن قلبہ صلّی اللہُ علیہ بھا عشرَ صلواتٍ
اخلاص سے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود بھیجتے ہیں

ورفعہ بھا عشرَ درجاتٍ وکتب لہ بھا عشرَ حسناتٍ
اور اس کے دس درجات بلند فرمادیتے ہیں اور اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں

ومحا عنہ عشرَ سیّئاتٍ۔
اور اس کے دس گناہ معاف فرمادیتے ہیں۔

عُلِم مِن ھٰذا الحدیث انّ مَن صلّیٰ مرّۃً
معلوم ہوا اِس حدیث سے کہ ایک مرتبہ درود

واحدۃً نال اربعۃَ امورٍ من الاجر الامرُ الاوّلُ صلاۃُ
پڑھنے والا چار امور بطور ثواب کے کماتا ہے۔ اوّل اللہ تعالیٰ کے

اللہِ علیہ عشرَ مرّاتٍ والامرُ الثانی رفعُ عشرِ درجاتٍ
دس درود شریف ۔ دوم دس درجات کی بلندی ۔

والامر الثالث کتبُ عشرِ حسناتٍ والامر الرابع محوُ
سوم دس نیکیوں کی کتابت ۔ چہارم دس

عَشرِ سیّئاتٍ ۔
گناہوں کی معافی ۔

ونتکلّم اوّلاً علی حساب الامر الاوّل ونفصّله
ہم اوّلاً کلام کرتے ہیں امر اوّل کے حساب کی تفصیل پر ۔

وعلیك اَن تقیسَ علیہ حسابَ الامور الثلاثۃ الباقیۃ
اور لازم ہے کہ تو قیاس کرلے اس پر بقیہ تین امور کے حساب کو ۔

والامرُ سهلٌ ۔
اور یہ کام آسان ہے ۔

فنقول ومن اللہ التوفیقُ وھو حسبی ونعم الوکیل
پس ہم کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اور اللہ تعالیٰ کافی ہے اور بہتر کارساز

قد عُلِم من الحدیث المذکور انّ مَن صلّی علی النبیِّ
معلوم ہوا حدیث مذکور سے کہ جو شخص درود بھیجے

صلّی اللہ علیہ وسلّم مرّۃً واحدۃً صلّی اللہ علیہ
نبی علیہ السلام پر ایک مرتبہ تو اللہ تعالیٰ اُس پر دس بار

عشرَ مرّاتٍ وکذا یُصلّی علیہ الملائکۃ عشرًا کما
درود بھیجتے ہیں ۔ اسی طرح فرشتے بھی اس پر دس بار صلاۃ بھیجتے ہیں جیسا کہ

ثَبَتَ فی غیر واحدٍ من الاحادیث الصحیحۃ المرفوعۃ ۔
متعدد صحیح احادیث میں ثابت ہے ۔

وظہر لك من ھذا البیان اَنّ اللہ عزّ وجلّ یُصلّی
آپ پر واضح ہوئی بیانِ ہذا سے یہ بات کہ اللہ تعالیٰ درود بھیجتے ہیں

۱۶۰۰۰ مرّۃٍ علی مَن یقرأ ھذہ الاسماءَ النبویّۃَ بِصلواتھا
سولہ ہزار بار اُس شخص پر جو کتابِ ھذا میں مذکور سارے اسماء نبویہ

المذکورۃ فی ھٰذا الکتاب من اوّلھا الی آخرھا وذلک

صلوات سمیت پڑھ لے۔ یعنی دس کو

بضرب عشرۃٍ فی عدد ۱۶۰۰ وتساویھا عددًا الصّلوات

سولہ سو میں ضرب دے کر۔ اور اتنی ہی تعداد ہے

الملکیّۃ علٰی ھٰذا القاریٔ المصلّی المسلّم فعددُ

فرشتوں کی صلوات کی بھی اس قاری درود پڑھنے والے پر۔ پس

مجموع ھٰذہ الصّلواتِ الرّبّانیّۃِ والملکیّۃِ الحاصلۃ

کُل صلواتِ ربانیّہ و ملکیّہ جو حاصل ہوئیں

للقاریٔ المذکور ۳۲۰۰۰ صلاۃٍ۔

اس قاری کو وہ ۳۲ ہزار ہیں۔

ثم اعلم انّ لحسابِ صلاۃِ الملائکۃِ ھٰھُنا

جان لیں کہ یہاں فرشتوں کے درود شریف کے حساب کے

اربعۃَ طُرُقٍ الطریقُ الاوّلُ اَن نفرض انّ المصلّی علٰی

چار طریقے ہیں۔ پہلا طریقہ یہ ہے کہ ہم فرض کرلیں کہ اِس قاری پر

ھٰذا القاریٔ انّما ھو مَلَکٌ واحدٌ فعلٰی ھٰذا عددُ

درود بھیجنے والا صرف ایک فرشتہ ہوتا ہے۔ بنا بریں فرشتوں کی

الصّلواتِ والتسلیمات الملکیّۃِ علٰی قاریٔ ھٰذہ

صلوات (دعا و استغفار) کی تعداد درود شریف

الاسماء النبویّۃ المذکورۃ فی ھٰذا الکتاب بِصلواتھا

سمیت ان اسماء نبویّہ کے قاری پر

۱۶۰۰۰ صلاۃٍ کما انّ عدۃ الصّلوات الرحمانیّۃ ۱۶۰۰۰

سولہ ہزار ہے جس طرح اللہ تعالٰی کی صلوات کی تعداد سولہ ہزار

صلاۃٍ وقد تقدّم بیانُ ھٰذا الحساب اٰنفًا۔

ہے۔ اس حساب کا بیان ابھی گزرا۔

ولا یخفٰی علٰی ذوی النُّھٰی اَنّ ھٰذا الطریق خلاف

اور مخفی نہیں ہے عقلمندوں پر کہ یہ طریقہ خلاف ہے

ماهو المتبادر الى الأذهان وخلافُ ظاهرِ النُّصوص

اُس بات کے جو متبادر الی الذہن ہے نیز یہ ظاہر نُصوص کے بھی خلاف ہے۔

فانّ المذکور فی آیۃ الصّلاۃ و فی الاحادیث کلمۃ

کیونکہ آیتِ صلاۃ (درود) و احادیث میں لفظِ

"الملائکۃ" بِصیغۃ جمع الکثرۃ وجمعُ الکثرۃ یُطلق

"ملائکہ" صیغۂ جمع کثرت ہی کا ذکر ہے اور جمع کثرت کا اطلاق ہوتا ہے

علیٰ مافوقَ العشرۃ او فوق الاثنین الی مالا نہایۃ لہ

دس سے یا دو سے اوپر غیر متناہی عدد پر۔

و لم یثبُت نصٌّ فی تحدِید عددِ المصلّین من الملائکۃ

اور کسی نص میں معین تعداد کا ذکر نہیں درود (دعاو استغفار)

علیہم الصّلاۃ و السلامُ۔

بھیجنے والے فرشتوں کی۔

الطریقُ الثانی ان یُراد الملائکۃُ کلّھم

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ سب فرشتے مراد ہوں۔

اجمعون وھو المختار و الاعلقُ بالقلب لِکونہ اوفقَ

یہ قول مختار اور دل سے وابستہ ہے۔کیونکہ یہ اللہ

لمقتضیٰ سِعۃِ رحمۃِ اللّٰہ تعالیٰ و اقربُ من مفھومِ

تعالیٰ کی وسیع رحمت کے تقاضے کے موافق ہے۔ اور قریب تر ہے

صِیغۃ جمع الکثرۃ الغیر المقیّدۃ بعددٍ محدودٍ

جمع کثرت کے مفہوم سے جو مقیّد نہیں ہے کسی عدد محدود

متعیّنٍ۔

متعیّن سے۔

فعلیٰ ھٰذا مَن صلّیٰ علی النبیّ صلی اللّٰہ

بنابریں طریقہ جو شخص نبی علیہ السلام پر

علیہ وسلم مرّۃً صلّت علیہ ملائکۃُ اللّٰہ کلُّھم

درود شریف بھیجے ایک بار تو اس پر درود (استغفار) بھیجتے ہیں سب فرشتے

عشرًا۔ وھٰذا یستلزم أن لا تُعدّ الصّلواتُ
دس مرتبہ۔ اور یہ مستلزم ہے اِس امر کو کہ فرشتوں کی وہ صلوات

الملکیّۃُ الحاصلۃُ للمصلّی مرّۃً ولا تُحصیٰ
(استغفار) شمار سے باہر ہیں جو ایک بار درود شریف پڑھنے والے کو حاصل ہوتی ہیں۔

کیف والملائکۃُ اکثرُ خلقِ اللہ تعالیٰ عددًا کما
کیوں کہ فرشتوں کی تعداد تمام انواع مخلوقات سے زیادہ ہے۔ جیسا کہ

ثبت فی بعضِ الآثارِ المرفوعۃِ وغیرھا۔
ثابت ہے بعض احادیث مرفوعہ وغیرہ میں۔

وبالجملۃِ علیٰ تقدیر ارادۃِ الملائکۃ کلّھم
خلاصہ یہ ہے کہ کُل ملائکہ مراد لینے کی صورت میں

کان عددُ الصلوات والتسلیماتِ الملکیّۃِ الواصلۃِ
فرشتوں کی اُن صلوات (استغفار) کی تعداد جو پہنچتی ہے ایک بار

الیٰ مَن صلّی وسلّم علی النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم
نبی علیہ السلام پر درود بھیجنے والے شخص کو وہ احاطہ

مرّۃً واحدۃً غیرَ محصورٍ علیٰ حسب کون عددِ
سے باہر ہے۔ کیوں کہ خود فرشتوں کی

الملائکۃِ غیرَ محصورٍ بل کانَ عددُ ھٰذہِ الصّلواتِ
تعداد شمار سے باہر ہے۔ بلکہ صورتِ مذکورہ میں صلواتِ

والتسلیماتِ الملکیّۃِ ضِعفَ عددِ الملائکۃِ عشرَ
ملائکہ کی تعداد فرشتوں کی تعداد سے دس گُنا

مرّاتٍ۔
زیادہ ہوگی۔

ھٰذا اجرُ مَن صلّی عَلَی النبیّ علیہ الصّلاۃ والسلام
یہ تو ثواب ہے اُس شخص کا جو نبی علیہ السلام پر

مرّۃً واحدۃً فتفکّر فی کثرۃ ثوابِ مَن قرأ جمیعَ
ایک بار درود بھیجے۔ پس غور کیجیے اُس شخص کے لامتناہی ثواب میں جس نے پڑھا

الاسماء النبویۃِ المذکورۃ فی ھٰذا الکتاب المبارک
صلوات سمیت ان تمام اسماء نبویّہ کو جو کتاب ھـذا میں

بصلواتھا وھی ۱۶۰۰ صلاۃٍ فسبحان مَن لا یُبالَغ منتھیٰ
مذکور ہیں۔ وہ صلوات سولہ سو ہیں۔ پس پاک و برتر ہے اللہ تعالیٰ کی ذات

سِعۃِ رحمتہٖ ولا یقادر قدرھا۔
جس کی رحمتِ وسیع کے منتہیٰ اور مقدار کا علم ناممکن ہے۔

الطریقُ الثالثُ اَن یُرادَ مِن الملائکۃ اقلُّ
تیسرا طریقہ یہ ہے کہ فرشتوں سے ان کی اتنی جماعت مراد ہو

عددٍ یدلّ علیہ جمعُ الکثرۃ۔ واقلُّ مایدل علیہ
جو کم سے کم جمع کثرت کا مصداق ہو۔ اور جمع کثرت کم از کم گیارہ

جمع الکثرۃ من العدد ھو احدَ عشرَ عند البعض و
کے عدد پر دلالت کرتی ہے بعض علماء کے نزدیک۔ اور عند البعض

ثلاثۃٌ عند البعض۔
تین کے عدد پر۔

وحسابُ ھٰذا الطریق سَہلٌ یُستخرج نتیجتہٗ و
اس طریقہ کا حساب آسان ہے۔ اونیٰ غور و تدبّر سے اس کے

مایؤول الیہ بادنیٰ تدبّرٍ۔ اِلّا اَنَّ ارادۃَ ھٰذا الطریق
نتیجہ و حاصل کا استخراج کیا جاسکتا ہے۔ البتہ اِس طریقہ کے مراد لینے کو

یَستَبعِدھا العقلُ نظرًا الیٰ سِعۃِ رحمۃِ اللّٰہ التی
عقل بعید سمجھتی ہے اللہ تعالیٰ کی وسیع رحمت کے پیشِ نظر

دائرتُھا اَوسعُ مِن کلِّ وَسیعٍ بخلاف ھٰذا الطریق
جس کا دائرہ ہر وسیع شئے سے زیادہ وسیع ہے۔ اور یہ طریقہ تو وُسعت

فانّہ مَبنیٌّ عَلی التضییق دون التوسیع۔
کی بجائے تنگی پر مبنی ہے۔

الطریقُ الرابعُ اَن یُرادَ مِن الملائکۃ عددٌ منھم
چوتھا طریقہ یہ ہے کہ ملائکہ کی محدود جماعت یعنی

محلوظ مثلاً بلیون ملک وهذا العدد وان کان کبیرًا
ایک ارب فرشتے مراد ہوں۔ اور یہ عدد (ارب) بظاہر اگرچہ بڑا

فی الظاهر لکنه فی جنب عدد الملائكة الغير المتناهي
عدد ہے لیکن فرشتوں کے لامتناہی عدد کے مقابلے میں نہایت

اقل شیٔ ومثل قطرة واحدة فی مقابلة قطر ماء البحر
قلیل ہے۔ اس کی نسبت وہ ہے جو ایک قطرے کی ہے وسیع سمندر کے پانی کے

المترامية الأطراف۔
بے شمار قطروں سے۔

فعلی تقدیر ارادة هذا الطريق نقول ایضاحُ
اس طریقہ کے ارادے کی صورت میں ہم کہتے ہیں کہ فرشتوں کی صلوات کے

حساب الصّلوات الملكية أن نضرب عدد ۱۶۰۰ فی
حساب کی توضیح یہ ہے کہ ہم سولہ سو (۱۶۰۰) کو ضرب دیتے ہیں

عشرة بلايين فيكون حاصل الضرب ۱۶٬۰۰۰٬۰۰۰٬۰۰۰٬۰۰۰
دس ارب میں۔ تو حاصلِ ضرب یہ ہے ۱۶٬۰۰۰٬۰۰۰٬۰۰۰٬۰۰۰ یعنی

صلاة وسلام هذا عدد الصّلوات الملكية الواصلة
ایک نیل ۶۰ کھرب صلاۃ وسلام۔ یہ فرشتوں کی اُن صلوات کی تعداد ہے جو پہنچتی ہے

الی من اتمّ قراءة جميع الاسماء النبوية بصلواتها
اُس شخص کو جو کتابِ ھذا میں مذکور اسماء نبویّہ کو صلوات و

المذكورة فی هذا الكتاب۔
تسلیمات سمیت ایک بار پڑھ لے۔

واما صلوات الله النازلة على هذا القارئ
باقی اللہ تعالیٰ کی صلوات (درود) جو اس قاری پر نازل ہوتی ہیں

فهی علاوة على عدد الصّلوات و التسليمات
وہ ان صلوات وتسلیمات کے علاوہ ہیں جو فرشتوں کی طرف سے نازل

الملكية فانظر يا اخی الكريم! الی صغر حجم هذا
ہوتی ہیں۔ دیکھیے اے اخ کریم! اس مبارک کتاب کے

الکتاب المبارک والیٰ جزیل اجر تلاوتہ و
صغیر مُجم کو اور اس کے پڑھنے کے لامتناہی عظیم

قراءتہ۔
ثواب کو۔

تنبیہ۔ ثم اعلم انّ ھنا طریقاً آخر لحساب اجر
تنبیہ - جان لیں کہ یہاں ایک طریقہ اور بھی ہے درود پڑھنے

المصلّی المسلِّم متفرّعًا علیٰ اعتبار احد المسجدین
والے کے ثواب کے حساب کا۔ وہ متفرع ہے مسجد نبوی مبارک یا

المبارکین المسجدِ النبویّ و المسجد الحرام المکیّ و
مسجد حرم مکی مبارک کے اعتبار پر۔ اور

علیٰ اعتبار قراءۃ الاسماءِ النبویّۃِ المذکورۃِ فی
اس اعتبار پر کہ کتابِ ھذا میں مذکور اسماء نبویّہ صلوات

ھٰذا الکتاب مع الصّلوات فی احد ھٰذین المسجدین
سمیت ان دو مبارک مسجدوں میں سے کسی ایک میں

المبارکین۔
پڑھے جائیں۔

اَمّا اعتبارُ المسجدِ النبویِّ فایضاحہ انّ مَن
اعتبارِ مسجدِ نبوی کا ایضاح یہ ہے کہ جس نے

قرأ مرّۃً واحدۃً کتابِیْ ھٰذا مع الاسماءِ النبویّۃِ
ایک بار پڑھی میری یہ کتاب اُن اسماء نبویّہ وصلوات

و الصّلواتِ المذکورۃِ فیہ فی المسجد النبویّ المبارکِ
سمیت جو اس میں مذکور ہیں مسجد نبوی مبارک میں

کان کمن صلّیٰ فیما سواہ علیٰ النبیّ صلّی اللہ علیہ
توگویا اس نے مسجد نبوی کے ماسوا مقامات میں نبی علیہ السلام پر

وسلّم ۱۶۰۰۰۰ مرّۃٍ بضرب الفٍ فی عدد ۱۶۰۰۔
درود بھیجا ۱۶۰۰۰۰ مرتبہ۔ ھزار کو ۱۶۰۰ میں ضرب دے کر۔

وذلك ۱۶ لاك صلاةٍ و اللاكُ الواحدُ يُساوِى مائةَ
یہ کُل ۱۶ لاکھ صلاۃ ہیں۔ ایک لاکھ برابر ہوتا ہے سو

الفٍ۔
ہزار کے۔

او كمَن صلّیٰ وسلَّم علی النبیّ صلی اللہ
یا گویا کہ اُس شخص نے نبی علیہ السلام پر مسجدِ

علیہ وسلم فیما سواہ ۸۰۰۰۰۰۰ مرّةٍ ای ثمانین
نبوی کے ماسوی جگہوں میں ۸۰۰۰۰۰۰ بار درود بھیجا یعنی اسّی

ملیون مرّةٍ و لك اَن تقول ثمانیة کراٹر و
ملیون مرتبہ۔ آپ یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ اس نے ۸ کروڑ بار درود پڑھا۔

الکُرُورُ الواحدُ یُساوِی عشرةَ ملایین و ذلك
ایک کروڑ دس ملیون کے برابر ہوتا ہے۔ اس کا مدار یہ

بضرب عدد ۱۶۰۰ فی عدد ۵۰۰۰۰۔
ہے کہ سولہ سو کو ۵۰ ہزار میں ضرب دیں۔

لانّ الحسنةَ الواحِدةَ فی المسجدِ النبویّ
کیوں کہ مسجدِ نبوی میں ایک حسنہ (نیکی)

بالفٍ فیما سواہ کما فی الاحادیث الصحیحة او
ہزار حسنات کے برابر ہے جیسا کہ صحیح احادیث میں ہے یا

بخمسین الفًا کما فی بعض الاحادیث المرویّة
۵۰ ہزار کے برابر جیسا کہ مروی بعض احادیث

عن النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم۔
میں مذکور ہے۔

و اَمّا اعتبارُ المسجدِ الحرامِ المکیّ فتفصیلُ
باقی اعتبارِ مسجد حرام مکّی کے حساب کی تفصیل

حسابِہ اَنّ مَن قرَأَ کتابی ھٰذا وختمہ مرّةً واحِدةً
یہ ہے کہ جس شخص نے پڑھی میری یہ کتاب آخر تک ایک بار

مع الأسماءِ الشريفةِ والصَّلواتِ والتسليمات المسطورة
ان اسماء نبویہ شریفہ و صلوات وتسلیمات سمیت جو اس میں مکتوب

فیہ کان کمن صلّٰی وسلّم فیما سواہ من المواضع
ہیں تو گویا کہ اس نے مسجدِ حرام کے ماسوی جگہوں

علی النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم ۱۶۰،۰۰۰،۰۰۰ مرّۃً ای
میں نبی علیہ السلام پر درود بھیجا ۱۶۰،۰۰۰،۰۰۰ بار یعنی

۱۶۰ ملیون صلاۃٍ وان شئت فقُل ستّۃَ عشرکرُوْرًا۔
۱۶۰ ملیون درود بھیجے۔ یوں بھی آپ کہہ سکتے ہیں کہ ۱۶ کروڑ بار درود پڑھا۔

ومَدارُ ھٰذا الحساب ماثبَتَ فی الاحادیث
اِس حساب کا مدار یہ بات ہے جو صحیح احادیث میں

الصَّحیحۃِ انّ الحسنۃَ الواحدۃَ فی حرم مکّۃ المبارکۃ
ثابت ہے کہ ایک حسنہ مکّہ مکرّمہ کے حرم پاک

بمائۃ الف حسنۃٍ بل اکثرمن ذٰلك وخیر۔
میں لاکھ حسنات کے برابر ہے بلکہ لاکھ سے بھی زیادہ ہے اور بہتر۔

فمآلُ ماذکرنا مِن حسابِ الصَّلوات فی
پس حاصل یہ ہے جو مذکورہ صدر حساب صلوات (درود) کا

المسجدَین المبارکَین انّ اللہ تعالٰی یُصلِّی ۱۶۰
ان دو مبارک مسجدوں میں کہ اللہ تعالیٰ درود بھیجتے ہیں ۱۶

ملیون مرّۃ علٰی مَن قرَأ فی المسجد الحرام
کروڑ مرتبہ اس شخص پر جو پڑھے ایک بار مسجدِ حرام

الأسماءَ النبویّۃَ مع الصَّلواتِ المذکورۃِ فی کتابی
کی میں کتاب ھذا میں مذکور اسماء نبویہ کو

ھٰذا مرّۃً واحدۃً کما انّہ تعالٰی یُصلِّی ۸۰ ملیون مرّۃ
صلوات سمیت۔ اور اللہ تعالیٰ ۸ کروڑ بار صلاۃ (درود) بھیجے

علٰی مَن قرَأھا فی المسجد النبوی مرّۃً واحدۃً۔
ہیں اس پر جو انہیں مسجدِ نبوی میں ایک مرتبہ پڑھ لے۔

ثُمَّ إِنَّ المذکور اِنّما ھو عددُ الصَّلواتِ الرَّبّانیّۃِ
مذکورہ صدر عدد صرف اللہ تعالیٰ کی صلوات کا ہے

الحاصلۃِ للقاریٔ فی احد المسجدَین المبارکین
جو حاصل ہیں قاری کو ان دو مسجدوں مسجدِ نبوی و

المسجدِ النبویّ والمسجدِ الحرامِ وقِس علیٰ ھٰذا
مسجدِ حرام میں پڑھنے کی وجہ سے۔ تو انہی پر قیاس کر

عدد الصَّلواتِ الملکیّۃِ الحاصلۃِ لھٰذا القاریٔ
اُن صلواتِ ملکیّہ کی تعداد کو جو حاصل ہیں اِس قاری کو۔

حیث یُساوِی مِقدارُھا مقدارَ الصَّلواتِ الرَّحمانیّۃ
کیوں کہ صلواتِ ملکی کی تعداد ان صلواتِ رحمانیّہ کی تعداد کے برابر ہے

النازلۃ علیٰ ھٰذا القاریٔ۔
جو اِس قاری پر نازل ہوتی ہیں۔

ھٰذا الحسابُ مترتِّبٌ علیٰ تسلیمِ کون المصلّی
صلاۃِ ملکی کا یہ حساب مبنی ہے اس امر کی تسلیم پر کہ صرف ایک

علیٰ المصلّی المسلِّم ملکًا واحدًا فقط کما تقدَّم بیانُہ
فرشتہ صلاۃ بھیجتا ہے درود بھیجنے والے شخص پر۔ جیسا کہ پہلے

من قبل۔
بتایا گیا۔

ولو سُلِّم کونُ الملائکۃِ کلِّھم مُصلّین
اور اگر ہم تسلیم کرلیں کہ سب فرشتے صلاۃ پڑھتے ہیں

علیٰ مَن یُصلّی علی النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم
اُس شخص پر جو درود بھیجے نبی علیہ السلام پر

کان عددُ الصلواتِ والتسلیماتِ الملکیّۃِ الحاصلۃِ
تو ملائکہ کی صلوات (دعاء واستغفار) و تسلیمات (سلام) جو

اَجرًا القاریٔ کتابی ھٰذا وتالِی الاَسماءِ النبویّۃِ
حاصل ہیں بطور ثواب کے میری اس کتاب کے قاری اور اس میں

المذکورۃِ فیہ مع الصَّلواتِ والتسلیمات فوقَ ما

مذکور مبارک اسماء نبویّہ صلوات وتسلیمات سمیت کے تالی کو وہ

یتصوّرہ العقولُ البشریّۃُ واکثرمن کلِّ کثیرٍ

باعتبار کثرت کے بلند ہیں تصورِ عقل سے اور زیادہ ہیں ہر اُس کثیر سے

تستأنسہ اذھانُنا وقلوبُنا۔

جس سے مانوس ہیں ہمارے اذہان وقلوب۔

ولو فُرِض انّ الملائکۃَ المصلّین انّما ھم بلیون

اور اگر یہ فرض کیا جائے کہ صلاۃ پڑھنے والے فرشتے ایک ارب

ملَکٍ کما تقدّم تفصیلُ ذٰلک کان عددُ الصلواتِ

ہیں جن کی تفصیل پہلے گزر گئی تو صلواتِ ملکی جو

الملکیّۃِ النازلۃِ علی المصلّی مرّۃً واحدۃً فی المسجدِ

نازل ہوتی ہیں ایک بار درود بھیجنے والے پر مسجدِ نبوی میں

النبویّ ۵۰,۰۰۰,۰۰۰,۰۰۰,۰۰۰ صلاۃٍ بضرب البلیون فی

اُن کی تعداد ہے ۵۰,۰۰۰,۰۰۰,۰۰۰,۰۰۰ صلاۃ۔ یعنی ایک ارب کو ۵۰ ہزار

خمسین الفًا۔

میں ضرب دے کر۔

واما عددُ الصَّلواتِ الملکیّۃِ الحاصلۃِ اجرًا

باقی وہ صلواتِ ملکیّہ جو بطور ثواب حاصل ہیں

لمن قرأ فی المسجدِ النبویّ مرّۃً واحدۃً ما فی کتابی

اُس شخص کو جو مسجدِ نبوی میں پڑھے ایک بار میری کتاب

ھٰذا من الاسماء النبویّۃ مع الصَّلواتِ والتسلیماتِ

ھذا میں مذکور اسماء نبویّہ بھی اور ہر اسم کے ساتھ مکتوب

المسطورۃ مع کلّ اسمٍ فھو ۸۰,۰۰۰,۰۰۰,۰۰۰,۰۰۰,۰۰۰

صلاۃ وسلام بھی ان کی تعداد ہے ۸۰,۰۰۰,۰۰۰,۰۰۰,۰۰۰,۰۰۰

صلاۃٍ بضرب عدد ۱۶۰۰ فی العدد المذکور آنفًا وھو

صلاۃ۔ سولہ سو کو ضرب دے کر اُس عدد میں جو ابھی ذکر ہوا اور وہ

عدد ۰۰۰، ۰۰۰، ۰۰۰، ۰۰۰، ۵۰ ای یُضرب ۱۶۰۰ فی عدد
عدد یہ ہے ۵۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰ یعنی ۱۶ سو کو ضرب دیں ان

الصَّلواتِ الملکیّۃِ الحاصلۃِ اجرًا للمصلّی علی النبیِّ
صلواتِ ملکیّہ کے عدد میں جو بطور ثواب کے حاصل ہیں اس شخص کو جو

صلّی اللہ علیہ وسلّم فی المسجدِ النبوی مَرَّۃً
نبی علیہ السلام پر درود بھیجے مسجدِ نبوی میں

واحدۃً۔
ایک بار۔

ھٰذا واَمّا بیانُ حسابِ الصَّلواتِ والتسلیماتِ
باقی مسجدِ حرام مکی میں ملکی صلوات و تسلیمات کے

الملکیّۃ فی المسجد الحرام علیٰ ھٰذا التقدیر
حساب کا خلاصہ بتقدیرِ ھذا یہ ہے کہ

فمحصولہٗ اَنَّ مَن صَلّیٰ علی النبیّ صلّی اللہ علیہ
جس نے نبی علیہ السلام پر ایک بار درود

وسلّم مَرَّۃً واحدۃً فی الحرمِ المکّیِّ او فی المسجدِ
شریف بھیجا حرمِ مکّی میں یا مسجدِ حرام

الحرامِ المکّیِّ کانَ عددُ الصَّلواتِ الملکیّۃِ الواصلۃِ
مکّی میں تو اُسے فرشتوں کی طرف سے بطور

الیہ بفضل اللہ تعالیٰ وانعامہٖ اجرًا و ثوابًا
ثواب کے پہنچنے والی صلوات کی تعداد ہے اللہ تعالیٰ کے فضل و انعام سے

۰۰۰، ۰۰۰، ۰۰۰، ۰۰۰، ۱۰۰ صلاۃٍ بضرب مائۃ الفٍ فی
۰۰۰، ۰۰۰، ۰۰۰، ۰۰۰، ۱۰۰ یعنی ایک لاکھ کو ارب میں ضرب

البلیون۔
دے کر۔

ومَن ختم فی المسجدِ الحرام او فی الحرم
اور جو شخص پوری طرح پڑھ لے مسجدِ حرام میں یا حرم

المکیّ ما فی ھٰذا الکتاب من الاسماءِ النبویۃِ
مکی میں کتابِ ھذا میں مذکور اسماء نبویّہ کو

بِصلواتھا و تسلیماتھا کان عددُ الصّلواتِ والتسلیماتِ
صلوات و تسلیمات سمیت تو مکّی صلوات و تسلیمات

الملکیّۃِ الواصلۃِ الیہِ بفضل اللّٰہ عزّ وجلّ وکرمہٖ
جو اسے بطور ثواب پہنچتی ہیں اللہ کے فضل سے ان کی تعداد ہے

۱۶۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰ صلاۃٍ و تسلیمۃٍ۔
۱۶۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰ صلاۃ و سلام۔

وذلك بِضرب عددِ ۱۶۰۰ فی عددِ صلواتٍ
بایں طور کہ ۱۶۰۰ کو ضرب دیں اُن صلوات کے عدد میں

ینالہ اجرًا و ثوابًا مَن صلّی مرّۃً واحدۃً علی النبیّ
جو حاصل ہیں بطور اجر و ثواب کے نبی علیہ السلام پر ایک بار

صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم فی المسجد الحرام المبارکِ۔
درود بھیجنے والے کو مسجدِ حرام مبارک میں۔

تنبیہٌ ۔ قد سلف فی اوّل ھٰذہ الفائدۃِ انّہ
تنبیہ ۔ یہ بات گزر چکی ہے اس فائدہ کی ابتداء میں کہ

یُستفاد من الحدیث المذکور ھناك لابی بردۃ رضی
مستفاد ہوتے ہیں وہاں پر مذکور حدیث ابو بردہ رضی

اللّٰہ تعالیٰ عنہ اربعۃُ امورٍ وھی الأجور الاربعۃ
اللہ عنہ سے چار امور ۔ اور یہ چار اجر ہیں

التی ینالھا بفضل اللّٰہ وکرمہٖ مَن یُصلّی مرّۃً واحدۃً
جنہیں حاصل کرتا ہے اللہ کے فضل سے وہ شخص جو درود بھیجے

علی النبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم۔ الاوّل اجرُ عشر
ایک بار نبی علیہ السلام پر۔ اوّل اللہ تعالیٰ کی دس

صلواتٍ ربّانیّۃٍ۔ الثانی رفعُ عشرِ درجاتٍ لہٗ۔
صلوات کا حصول ۔ دوم دس درجات کی بلندی ۔

الثالث كتابۃُ عشر حسناتٍ لہ۔ الرابع محوُ عشرِ
سوم دس حسنات (نیکیوں) کی کتابت۔ چہارم دس گناہوں

سیّئاتٍ لہ۔
کی معافی۔

والبیانُ المطنَبُ الذی مضٰی ذکرہٗ مختصٌّ بالامرِ
اور مذکورہ صدر طویل بیان مختص ہے امرِ اوّل کے

الاوّل وھو حسابُ عشرِ صلواتٍ رحمانیّۃٍ وملکیّۃٍ
ساتھ۔ اور وہ ہے اللہ تعالیٰ اور ملائکہ کی اُن دس دس صلوات کا

نازلۃٍ علی المصلّی المسلِّمِ مرّۃً واحدۃً۔
حساب جو نازل ہوتی ہیں ایک بار درود پڑھنے والے پر۔

وبعدَ ما ضبطتَ حسابَ الامرِ الاوّل و
امرِ اوّل کے حساب کو اچھی طرح ضبط کرنے کے بعد

تمکّنتَ منہ یسھل لک اَن تقیسَ علیہ تفصیل
آپ کے لیے آسان ہے اس پر بقیہ تین اُمور

حسابِ الامورِ الثلاثۃِ الباقیۃِ ولا یستصعب
کے حساب کو قیاس کرنا اور مشکل نہیں ہے

علیک فھمُ وُجوھِہا ونذکرُ ھٰھنا خلاصۃَ ذلک
اُن کی مختلف وُجوہ کا فہم۔ یہاں ہم ذکر کرتے ہیں ان کا خلاصہ

تطییبًا لقلوبِ قُرّاءِ ھٰذا الکتابِ المبارک وترغیبًا
اِس کتاب کے پڑھنے والوں کے دلوں کو خوش کرنے کی خاطر

لھم الی قراءتہ و الی الاکثارِ مِنَ الصلوات و
اور اس کتاب کے پڑھنے اور نبی علیہ السلام پر کثرت سے

التبریکات و التسلیمات علی النبیّ صلی اللہ علیہ
صلوات و تبریکات و تسلیمات (درود) بھیجنے کی ترغیب

وسلم۔
کے لیے۔

فنقول بتوفیق اللہ تعالیٰ و منّہٖ اَمّا الامر

پس ہم کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی توفیق و کرم سے کہ امر ثانی کا

الثانی فحسابُہ انّ مَن قرأ ما فی ھٰذا الکتابِ

حساب یہ ہے کہ جو شخص پڑھے اس کتاب میں مذکور

مِن الاسماء النبویّۃِ بصلواتھا وتبریکاتھا وتسلیماتھا

اسماء نبویّہ کو بھی اور ہر اسمِ مبارک کے ساتھ مکتوب

المسطورۃ مع کل اسمٍ منھا و اَتمّہ فی ایّ مَوضعٍ

صلاۃ و سلام و تبریک کو بھی مکمل طور پر کسی جگہ

من المواضع رَفعہ اللہ عزّ وجلّ بذٰلک ... ۱۶۰۰ درجۃٍ

و مقام میں تو اللہ تعالیٰ اسے عطا فرما دیتے ہیں اس پر سولہ ہزار درجات

وکتَب لہ بذٰلک ... ۱۶ حسنۃٍ ومحا عنہ بذٰلک ... ۱۶

بلندی کے اور لکھ دیتے ہیں اس کے لیے سولہ ہزار نیکیاں اور معاف فرما دیتے ہیں اس کے

سیّئۃٍ۔

سولہ ہزار گناہ۔

وذٰلک بضَربِ عشرۃٍ فی عدد ۱۶۰۰ و

بایں طور کہ دس کو سولہ سو میں ضرب دیں۔

قد عرفتَ فی بدء ھٰذہ الفائدۃِ انّ عددَ

کیونکہ آپ کو معلوم ہوا اِس فائدہ کی ابتداء میں کہ اسماء

الصّلواتِ المرقومۃِ مع الاسماء النبویّۃ فی ھٰذا

نبویّہ کے ساتھ مکتوب صلوات (درود) کتابِ ھٰذا

الکتاب ۱۶۰۰ صلاۃٍ۔

میں سولہ سو ہیں۔

ومَن قرأ فی المسجدِ النبویّ مرّۃً واحدۃً

اور جس شخص نے مسجدِ نبوی میں پڑھ لیے ایک بار

الاسماءَ النبویّۃَ الشریفۃَ المذکورۃ فی ھٰذا

کتاب ھٰذا میں مذکور اسماء نبویّہ اُن

الکتاب مع صلواتہا و تسلیماتہا المرقومۃ مع کلِّ
صلوات و تسلیمات سمیت جو مکتوب ہیں ہر ایک اسم

اسمٍ منہا رفعہ اللہ تعالیٰ بذلک ۸۰،۰۰۰،۰۰۰ درجۃ
کے ساتھ تو اسے اللہ تعالیٰ آٹھ کروڑ بلند درجات عطا فرمادیتے ہیں۔

ای رفعہ ثمانین ملیون درجۃً و کتب لہ بذلک
یعنی ۸۰ ملیون درجات۔ اور لکھ دیتے ہیں اس کے لیے

ثمانین ملیون حسنۃ و محا عنہ بذلک ثمانین
۸ کروڑ نیکیاں اور معاف فرمادیتے ہیں اس کے

ملیون سیئۃ بضرب عداد ۱۶۰۰ فی عداد ۵۰۰۰۰ و
۸ کروڑ گناہ۔ بایں طریقہ کہ ۱۶۰۰ کو ضرب دیں ۵۰ ہزار میں۔

وجہ ذلک انّ الحسنۃ الواحدۃ فی المسجد النبویِّ
اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک حسنہ مسجدِ نبوی میں اس کے

بخمسین الف حسنۃٍ فیما سواہ۔
ماسوٰی کی ۵۰ ہزار نیکیوں کے برابر ہے۔

و من قرأ مرّۃً واحدۃً ما فی ھٰذا الکتاب
اور جس نے ایک مرتبہ اِس کتاب میں مذکور اسماء

من الاسماءِ النبویۃ مع الصّلواتِ و التسلیماتِ
نبویّہ کو اُن صلوات و تسلیمات سمیت جو مکتوب ہیں

المکتوبۃ مع کلِّ اسمٍ منہا فی المسجد الحرام
ہر اسم کے ساتھ پڑھا مسجدِ حرام میں

او فی الحرمِ المکّیّ رفعہ اللہ تعالیٰ و سبحانہ بذلک
یا حرمِ مکۃ مبارکہ میں تو اس کے طفیل اللہ تعالیٰ بلند فرمادیتے ہیں اس کے

۱۶۰،۰۰۰،۰۰۰ درجۃٍ ای رفعہ ۱۶۰ ملیون درجۃ
سولہ کروڑ درجات یعنی ۱۶۰ ملیون درجات۔

و کتب لہ بذلک ۱۶۰ ملیون حسنۃً و محا عنہ
اور لکھ دیتے ہیں اس کے لیے سولہ کروڑ حسنات اور معاف فرمادیتے ہیں

بذلك ۱٦۰ مليون سيئة وذلك بضرب عدد ۱٦۰۰
اس کے سولہ کروڑ گناہ ۔ بایں طریقہ کہ ۱٦۰۰ کو ایک لاکھ

فی مائۃ الف۔
میں ضرب دیں۔

وعلۃ ذلك ما روی فی الاحادیث الصحیحۃ ان
اس حساب کی وجہ وہ ہے جو صحیح احادیث میں مروی ہے

الحسنۃ الواحدۃ فی المسجد الحرام بل فی الحرم
کہ ایک حسنہ مسجدِ حرام میں بلکہ سارے حرم

المکی کلہ کما صرح بہ غیر واحد من العلماء
مکہ مکرمہ میں جیساکہ تصریح کی ہے متعدد علماء کبار نے

المحققین بمائۃ الف حسنۃ فیما سواہ۔
اس کے ماسوا جگہوں کی ایک لاکھ حسنات کے برابر ہے۔

الفائدۃ الثامنۃ عشرۃ۔ یجدر بنا ان
اٹھارہواں فائدہ ۔ ہمارے لیے مناسب ہے کہ

نذکرھنا اسماء اللہ الحسنی اذ النظیر یأنس
یہاں ذکر کریں اللہ تعالیٰ کے اسماء مبارکہ ۔ کیونکہ نظیرین و مثیلین

بالنظیر ویذکرہ و المثیل یألف بالمثیل ویجذبہ
آپس میں اُنس و علاقہ کی وجہ سے ایک دوسرے کو یاد دلاتے اور کھینچتے ہیں۔

فاقول ان اللہ تعالی مائۃ اسم الا واحدا وقد
پس میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں۔ علماء وغیرہ کا

جرب العلماء وغیرھم قبول الدعاء بعد ذکر
تجربہ ہے کہ ان کے پڑھنے کے بعد دعاء

اسماء اللہ تعالی وفی الحدیث ان للہ تعالی تسعۃ
قبول ہوتی ہے ۔ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے

و تسعین اسما من احصاھا دخل الجنۃ واختلف
(۹۹) نام ہیں جس شخص نے ان کا احصاء کیا وہ جنتی ہوگا۔ علماء کا

العُلماءُ رحمهم الله تعالیٰ فی معنی الاحصاء ھٰھنا علیٰ
اختلاف ہے احصاء کے معنی ہیں یہاں ان کے کئی

اقوالٍ - الاوّل معنی قولہ "مَن احصاھا" مَن حفِظَھا
اقوال ہیں - قول اوّل - احصاء کا معنی یہ ہے کہ جس نے انہیں یاد کیا

دخل الجنۃ فانّ الحفظ یحصل بالاحصاء و تکرار
وہ جنتی ہوگا - کیونکہ حفظ حاصل ہوتا ہے شمار کرنے اور تکرار

مجموعھا - الثانی مَن عدّھا واستوفاھا بالدعاء و
سے - قول دوم - جس نے دعاء کے وقت پوری طرح یہ اسماء

قرأ کلھا عند الدعاء ولم یقتصر علیٰ بعضھا
شمار کیے اور پڑھے اور اقتصار نہیں کیا ان میں سے بعض پر

فی الثناء بہ علی اللہ تعالیٰ - الثالث مَن
اللہ تعالیٰ کی ثنا کرتے وقت - قول سوم - جس نے

اَحاط بمعانیھا و بما تضمّنتہ من الاحکام والاشارات
احاطہ کیا ان کے معانی کا اور ان کے ضمن میں احکام و اشارات

والاسرار - الرابع مَن احصاھا علمًا و ایمانًا وحصرًا
و اسرار کا - قول چہارم - جس نے ان کا احاطہ کیا علم و ایمان اور شمار کے

و تعدادًا - الخامس مَن قرأ القرآن حتّٰی یختمہ
لحاظ سے - قول پنجم - جس نے سارے قرآن کو پڑھا - کیونکہ تمام اسماء اللہ

لانّھا فیہ - السادس مَن قرأھا متبرّکًا بقراءتھا
قرآن میں موجود ہیں - قول ششم - جس نے بطور تبرّک اخلاص سے

مخلصًا من قلبہ - السابع مَن اطاقھا کقولہ تعالیٰ
انہیں پڑھا - قول ہفتم - جس میں ان کی طاقت تھی - قرآن میں ہے

علم اَن لّن تحصوہ - ای من اطاق قیامًا بحق
اللہ کو علم ہے کہ تم اس کی طاقت نہیں رکھتے - یعنی جس نے ان اسماء کے

ھٰذہ الاسماء الحسنیٰ وعملًا بمقتضاھا باعتبار
مفہوم کا حق ادا کیا اور ان کے مقتضیٰ پر عمل کیا باعتبار

معانیہا و التزامِ نفسہ بواجبہا کعلمہ باَنّہ رزّاقٌ
معانی کے اور ان کی دعوت کا التزام کیا مثلاً اسے اللہ کے رزاق ہونے کا علم ہوا

فوثق بکونہ رازقًا فاطمئنّ قلبہ فی امر الرزق
تو اعتماد کیا اس کے رازق ہونے پر اور اس کا دل مطمئن ہوا رزق کے بارے میں۔

وکعلمہ باَنّہ سمیعٌ فکفّ لسانہ عن کلّ ما
یا اسے علم ہوا کہ وہ سمیع ہے تو اس نے اپنی زبان ہر قبیح سے

ھو قبیحٌ۔
روک دی۔

اخرج الترمذیّ فی الجامع باسنادہ عن ابی
ترمذیؒ نے اپنی کتاب جامع میں باسند ابو ھریرہؓ

ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسولُ اللہ صلّی
کی یہ روایت ذکر کی ہے کہ نبی علیہ السلام کا

اللہ علیہ وسلم انّ للہ تعالٰی تسعۃً و تسعین اسمًا
ارشاد ہے کہ اللہ تعالٰی کے ۹۹ اسماء ہیں

مائۃً غیر واحدۃٍ من احصاھا دخل الجنّۃ۔
یعنی ایک کم سو جس نے ان کا احصاء کیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ وہ اسماء یہ ہیں۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ [۱] الرَّحْمٰنُ [۲] الرَّحِیْمُ [۳]
الْمَلِكُ [۴] الْقُدُّوْسُ [۵] السَّلَامُ [۶] الْمُؤْمِنُ [۷] الْمُهَیْمِنُ [۸]
الْعَزِیْزُ [۹] الْجَبَّارُ [۱۰] الْمُتَكَبِّرُ [۱۱] الْخَالِقُ [۱۲] الْبَارِئُ [۱۳]
الْمُصَوِّرُ [۱۴] الْغَفَّارُ [۱۵] الْقَهَّارُ [۱۶] الْوَهَّابُ [۱۷] الرَّزَّاقُ [۱۸]
الْفَتَّاحُ [۱۹] الْعَلِیْمُ [۲۰] الْقَابِضُ [۲۱] الْبَاسِطُ [۲۲] الْخَافِضُ [۲۳]
الرَّافِعُ [۲۴] الْمُعِزُّ [۲۵] الْمُذِلُّ [۲۶] السَّمِیْعُ [۲۷] الْبَصِیْرُ [۲۸]
الْحَكَمُ [۲۹] الْعَدْلُ [۳۰] اللَّطِیْفُ [۳۱] الْخَبِیْرُ [۳۲] الْحَلِیْمُ [۳۳]

العظیم ۳۴ الغفور ۳۵ الشکور ۳۶ العلی ۳۷ الکبیر ۳۸
الحفیظ ۳۹ المقیت ۴۰ الحسیب ۴۱ الجلیل ۴۲ الکریم ۴۳
الرقیب ۴۴ المجیب ۴۵ الواسع ۴۶ الحکیم ۴۷ الودود ۴۸
المجید ۴۹ الباعث ۵۰ الشهید ۵۱ الحق ۵۲ الوکیل ۵۳
القوی ۵۴ المتین ۵۵ الولی ۵۶ الحمید ۵۷ المحصی ۵۸
المبدئ ۵۹ المعید ۶۰ المحیی ۶۱ الممیت ۶۲ الحی ۶۳
القیوم ۶۴ الواجد ۶۵ الماجد ۶۶ الواحد ۶۷ الاحد ۶۸
الصمد ۶۹ القادر ۷۰ المقتدر ۷۱ المقدم ۷۲ المؤخر ۷۳
الاول ۷۴ الآخر ۷۵ الظاهر ۷۶ الباطن ۷۷ الوالی ۷۸
المتعالی ۷۹ البر ۸۰ التواب ۸۱ المنتقم ۸۲ العفو ۸۳
الرءوف ۸۴ مالک الملک ۸۵ ذو الجلال و الاکرام
المقسط ۸۶ الجامع ۸۷ الغنی ۸۸ المغنی ۸۹ المانع ۹۰
الضار ۹۱ النافع ۹۲ النور ۹۳ الهادی ۹۴ البدیع ۹۵
الباقی ۹۶ الوارث ۹۷ الرشید ۹۸ الصبور ۹۹

هٰذا وبعد ذکر الفوائد نشرع فی سوق الاسماء النبویة مع
لیجیے۔ ذکرِ فوائد کے بعد ہم شروع کرتے ہیں اسماء نبویہ کا بیان

الصلوٰت والتسلیمات وجعلتها احزابا ثلاثة فسبعة تیسیرا
صلوات و تسلیمات سمیت۔ میں نے ان اسماء کے اولاً تین، ثانیاً سات حصے کر دیے ہیں تاکہ

للامر فیقرأ کل یوم حزب منها فهاؤم اقرؤوها بتوفیق الله تعالیٰ۔
باسانی ہر روز ان میں سے ایک حزب پڑھا جائے۔ پس اب تم ان اسماء کا پڑھنا شروع کر دو اللہ کی توفیق سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

(١) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ (٢) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
اَحْمَدَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٣) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْخَاتَمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٤) اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمَاحِيْ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(۵) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْحَاشِرِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ (۶) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْعَاقِبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (۷) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُقَفّٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (۸) اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا نَبِيِّ الرَّحْمَةِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ (۹) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُبَشِّرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (۱۰) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا النَّذِيْرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (۱۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُبِيْنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ⑫

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الدَّاعِيْ

اِلَى اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ

اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ⑬ اَللّٰهُمَّ صَلِّ

وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا السِّرَاجِ الْمُنِيْرِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ

وَسَلِّمْ ⑭ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

الْمُزَّمِّلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ

اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ⑮ اَللّٰهُمَّ صَلِّ

وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُدَّثِّرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ⑯

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الشَّهِيْدِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ

وَسَلِّمْ ⑰ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

الْهَادِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ⑱ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى

سَيِّدِنَا الرَّحْمَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى

اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ⑲ اَللّٰهُمَّ

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الشَّاهِدِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ

سَلِّمْ ⑳ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

يٰسٓ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (۲۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى

سَيِّدِنَا طٰهٰ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ

اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (۲۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ

وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ

وَسَلِّمْ (۲۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

رَسُوْلِ الرَّحْمَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى

اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (۲۴) اَللّٰهُمَّ

يٰسٓ : قال ابن الحنفية كما في دلائل النبوة للبيهقي معناه يا محمد. شرح الشفا للشهاب ج ۱ ص ۱۹۱ .

طٰهٰ : ذكره غير واحد في الأسماء النبوية و ورد في حديث رواه ابن مردويه .

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا رَسُوْلِ التَّوْبَةِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ

وَسَلَّمْ ﴿۲۵﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

رَسُوْلِ الْمَلَاحِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى

اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿۲۶﴾ اَللّٰهُمَّ

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا قُثَمْ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ

﴿۲۷﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْفَاتِحِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ

وَسَلَّمْ ﴿۲۸﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

الْخَاتِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿۲۹﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى

سَيِّدِنَا اَبِى الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿۳۰﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا اَبِى اِبْرَاهِيْمَ

قُثَمْ: بضم ففتح معناه جامع الخير. هو ممنوع الصرف كما ذكره ابن فارس. شرح الشفاج ۲ ص ۳۹۲.

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ

وَسَلَّمْ

(۳۱) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الْاَبَرِّ

بِاللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ

وَسَلَّمْ (۳۲) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا

الْاَبْطَحِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ

اَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ (۳۳) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ

سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الْاَتْقٰی لِلّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ (۳۴)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا اَتْقَی النَّاسِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ

وَسَلَّمْ (۳۵) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا

الْاَجْوَدِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ

وَبَارِكْ وَسَلَّمْ (۳۶) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ

عَلٰی سَیِّدِنَا اَجْوَدِ النَّاسِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٧﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَحَدِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٣٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَحْسَنِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٣٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
اَحْسَنِ النَّاسِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٠﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاٰخِرِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٤١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَجْيَدِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٤٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْاَخْشٰى لِلّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ

أجيد: لأنه يجيد امته عن النار.

سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاٰخِذِ بِالْحُجُزَاتِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٤٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
اٰخِرَايَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا اُذُنِ خَيْرٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٦﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا اَرْجَحِ النَّاسِ
عَقْلًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا اَرْحَمِ النَّاسِ بِالْعِبَادِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٤٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْاَزْهَرِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ

آخرايا: هو اسمه في الانجيل معناه آخر الأنبياء. كذا في الشامي.

عَلٰی سَیِّدِنَا اَشْجَعِ النَّاسِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿۵۰﴾
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الْاَصْدَقِ
فِی اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿۵۱﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا اَطْیَبِ النَّاسِ رِیْحًا صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ
﴿۵۲﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الْاَعَزِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ
وَسَلَّمْ ﴿۵۳﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
الْاَعْلٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿۵۴﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا الْاَعْلَمِ بِاللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿۵۵﴾
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا

اَكْثَرِ الْاَنْبِيَاءِ تَبَعًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ
وَعَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٥٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَكْرَمِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٥٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
اَكْرَمِ النَّاسِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٥٨﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا اَكْرَمِ الْاَوَّلِيْنَ وَ
الْاٰخِرِيْنَ عَلَى اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٥٩﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا اَكْرَمِ وُلْدِ
اٰدَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا اِمَامِ الْخَيْرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦١﴾

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا اِمَامِ
الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ
وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿٦٢﴾ اَللّٰھُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا اَبِی الطَّاھِرِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿٦٣﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰی سَیِّدِنَا اَبِی الطَّیِّبِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَ
سَلَّمْ ﴿٦٤﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا اِمَامِ الرَّحْمَةِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ
وَسَلَّمْ ﴿٦٥﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا اِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ
﴿٦٦﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا

اِمَامِ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِمْ
وَعَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ
وَسَلِّمْ ﴿۶۷﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
الْاِمَامِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ
اَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ﴿۶۸﴾ اَللّٰھُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا اِمَامِ الرُّسُلِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَ
بَارِکْ وَسَلِّمْ ﴿۶۹﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰی سَیِّدِنَا الْاٰمِرِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی
اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ﴿۷۰﴾
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الْاٰمِنِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ﴿۷۱﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰی سَیِّدِنَا اَمَنَۃِ اَصْحَابِہٖ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَ

سَلَّمَ ﴿٧٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْاَمِيْنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٣﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاُمِّيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٧٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا اَنْعُمِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٧٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَوَّلِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا اَوَّلِ شَافِعٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿٧٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
اَوَّلِ الْمُسْلِمِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۷۸﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا اَوَّلِ مُشَفَّعٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلَّمَ ﴿۷۹﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا اَوَّلِ الْمُؤْمِنِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلَّمَ ﴿۸۰﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
اَوَّلِ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلَّمَ ﴿۸۱﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْاَبْلَجِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿۸۲﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا اُحَادَ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلَّمَ ﴿۸۳﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

أحَاد: اسم علد غير منصرف سُمّى به لأنّه واحد فى خصائص ليست لغيره. زرقانى.

أَحْسَنِ النَّاسِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٨٤﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَنْقٰى صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿٨٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْاَجَلِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٨٦﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَحْشَمِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٨٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا اُخُوْنَاخْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٨٨﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَدْعَجِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٨٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ

أحشم : أي اكثر الناس وقارًا .

أخوناخ : أي صحيح الإسلام و كامله .

عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَدْوَمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٩٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَمَانِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٩١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْاَمَنَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٩٢﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَرْجَحِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٩٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَرْحَمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٩٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْاَزَجِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٩٥﴾ اَللّٰهُمَّ

أَمَنَة: أي سبب الأمن.

أَزَجّ: هو المقوس الحاجب.

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْأَزْكٰى صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلَّمْ ﴿۹۶﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْأَسَلِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿۹۷﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْأَشَدِّ
حَيَاءً مِّنَ الْعَذْرَاءِ فِيْ خِدْرِهَا
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿۹۸﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْأَشْنَبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ
﴿۹۹﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
اَصْدَقِ النَّاسِ لَهْجَةً صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلَّمْ ﴿۱۰۰﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

أَشْنَب : من الشنب و هو رونق الأسنان و عذوبتها .

الْاَطْيَبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٠١﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَعْظَمِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٠٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَغَرِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٠٣﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا اَفْصَحِ الْعَرَبِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٠٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْاِكْلِيْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿١٠٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْاَمْجَدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٠٦﴾ اَللّٰهُمَّ

إِكْلِيْل: أي التاج لأنه تاج الأنبياء.

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا اِمَامِ الْعَالَمِيْنَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (۱۰۷) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَلْمَعِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ (۱۰۸) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا اِمَامِ الْعَامِلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ (۱۰۹) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا اِمَامِ النَّاسِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ (۱۱۰) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا اَوْفَى النَّاسِ ذِمَامًا صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ (۱۱۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ

الألمعي : صائب الرأي.

سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَنْوَرِ الْمُتَجَرِّدِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿١١٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْاَوَّاهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١١٣﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَوْسَطِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١١٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ
مِنْ اَنْفُسِهِمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١١٥﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا اَوَّلِ
الرُّسُلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١١٦﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا اٰيَةِ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١١٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَبْيَضِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿١١٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
اَصْدَقِ الْخَلْقِ حَدِيْثًا صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿١١٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا اَكْرَمِ الْخَلْقِ نَسَبًا صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿١٢٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا اَفْضَلِ الْخَلْقِ حَسَبًا صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿١٢١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا اَنْفَسِ الْعَرَبِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ
(١٢٢) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْبَرِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (١٢٣) اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْبَارِ قَلِيْطِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ (١٢٤) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْبَاطِنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (١٢٥)
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْبُرْهَانِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (١٢٦) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا بُشْرٰى عِيْسٰى صَلَّى
اللّٰهُ عَلٰى عِيْسٰى وَعَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ

بارقلیط و فارقلیط : بفتح الراء وسکونہا. اسمہ فی الانجیل ومعناہ روح الحق او الفارق بین الحق والباطل أو المخلص. زرقانی ج۳.

أَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٢٧﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْبَشِيْرِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿١٢٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْبُشْرٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٢٩﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْبَصِيْرِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٣٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْبَلِيْغِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿١٣١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْبَالِغِ الْبَيَانِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٣٢﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْبَيِّنَةِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿١٣٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْبَارِعِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
﴿١٣٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْبَاهِرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿١٣٥﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْبَاهِيْ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿١٣٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْبَدْرِ الْبَاهِرِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿١٣٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْبَحْرِ الزَّاخِرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ

باهی: الحسن الجمیل۔

(١٣٨) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْبَدِيْعِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ (١٣٩) اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْبَدْرِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلَّمْ (١٤٠) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْبَرْقِيْطِسْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ
(١٤١) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْبَهَآءِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلَّمْ (١٤٢) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْبَهِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ
(١٤٣) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْبَدْءِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ

بَرْقِيطِس: بفتح فسكون ففتح فكسر. قال ابن اسحاق هو محمد بالرومية.

بَدْء: السيد الذي يبدأ به إذا عدّ السادات.

وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

﴿١٤٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
التَّالِىْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٤٥﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا التَّذْكِرَةِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٤٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا التَّقِىِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿١٤٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا التَّنْزِيْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٤٨﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا التِّهَامِىِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٤٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ

تَالِى: التبع لمن تقدمه.

تَنْزِيْل: يعنى المنزل المرسل أو المنزل اليه الوحى.

سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا التِّلْقِیْطِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلَّمَ
(١٥٠) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا ثَانِی
اثْنَیْنِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ
اَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلَّمَ (١٥١) اَللّٰھُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الثِّمَالِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ
وَسَلَّمَ
(١٥٢) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
الْجَوَادِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ
وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلَّمَ (١٥٣) اَللّٰھُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الْجَبَّارِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ
وَسَلَّمَ (١٥٤) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا الْجَدِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی

ثمال : یعنی المعین و الکافی.

جدّ : بفتح الجیم وضمها العظیم الجلیل القدر وبکسر الجیم الحظّ أی صاحب الحظّ العظیم عند اللہ.

اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۱۵۵﴾
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الْجَلِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۱۵۶﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰی سَیِّدِنَا الْجَلِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿۱۵۷﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
الْجَوَّادِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ
اَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۱۵۸﴾ اَللّٰھُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الْجَامِعِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿۱۵۹﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا الْجَلِیْلِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿۱۶۰﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا

الْجَهْضَمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ

(١٦١) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْحَاتِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ

(١٦٢) اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا حِزْبِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلَّمَ

(١٦٣) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْحَافِظِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ

(١٦٤) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْحَاكِمِ بِمَا اَرَاهُ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ

(١٦٥) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْحَامِدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ

جَهْضَم: كجعفر هو العظيم الهامة المستدير الوجه.

حاتم: من اسمائه في الكتب السالفة. قاله كعب الاحبار ومعناه أحسن الأنبياء خَلقًا وخُلقًا.

وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۱۶۶﴾ اَللّٰهُمَّ

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا حَامِلِ لِوَاءِ

الْحَمْدِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ

وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۱۶۷﴾ اَللّٰهُمَّ

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْحَائِلِ لِاُمَّتِہٖ

عَنِ النَّارِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى

اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۱۶۸﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْحَبِيْبِ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۱۶۹﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ

سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا حَبِيْبِ الرَّحْمٰنِ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۱۷۰﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ

سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا حَبِيْبِ اللهِ صَلَّى

اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ

وَسَلَّمَ ﴿۱۷۱﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَيِّدِنَا الْحِجَازِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿۱۷۲﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا
الْحُجَّةِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۱۷۳﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا الْحُجَّةِ الْبَالِغَةِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۱۷۴﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰی سَيِّدِنَا حُجَّةِ اللهِ عَلَى الْخَلَائِقِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۱۷۵﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا حِرْزِ الْاُمِّيِّيْنَ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۱۷۶﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ

عَلٰی سَیِّدِنَا الْحَرِمِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ
(١٧٧) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
الْحَرِیْصِ عَلَی الْاِیْمَانِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ
وَسَلِّمْ (١٧٨) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا الْحَسِیْبِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ
(١٧٩) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
الْحَفِیْظِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ
وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ (١٨٠) اَللّٰھُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الْحَقِّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَ
بَارِکْ وَسَلِّمْ (١٨١) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰی سَیِّدِنَا الْحَکِیْمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۱۸۲﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْحَلِيْمِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۱۸۳﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْحَمَّادِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿۱۸۴﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
حَمْطَايَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۱۸۵﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا حَمِيَاطَا صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿۱۸۶﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا حُمْعَسَقَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿۱۸۷﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

حمطايا أو حمياطا: من أسمائه في الكتب السالفة، أي حامي الحرم.

حمعسق: ذكره ابن دحية وحكوه عن جعفر بن محمد ونقل عن ابن عباس انه من أسماء الله.

الْحَفِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٨٨﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْحَمِدِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿١٨٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْحَنِيْفِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿١٩٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْحَمِيْدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٩١﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا حَاطَ حَاطَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٩٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْحَامِيْ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ

حفيّ : أي البر اللطيف أو العارف بالشئ حق معرفته .

حاطَ حاطَ : قال العزفي هو اسمه في الزبور و لم يذكر معناه .

وَسَلِّمْ ﴿۱۹۳﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا حَبَنْطَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۱۹۴﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْحَكَمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۱۹۵﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْحُلَاحِلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۱۹۶﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْحَنَّانِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۱۹۷﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْحَيِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۱۹۸﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْحَيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى

حَبَنْطَا: قال العزفي هو اسمه في الانجيل و معناه الفارق بين الحق و الباطل.

حُلَاحِل: السيد الشجاع أو كبير المروءة.

اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۱۹۹﴾
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الْخَبِیْرِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۲۰۰﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰی سَیِّدِنَا خَطِیْبِ الْاَنْبِیَاءِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْھِمْ وَعَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلٰی اٰلِہٖ
وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۲۰۱﴾ اَللّٰھُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الْخَلِیْلِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿۲۰۲﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا خَلِیْلِ الرَّحْمٰنِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿۲۰۳﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا خَلِیْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

﴿٢٠٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
خَيْرِ الْاَنْبِيَاءِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَعَلٰى نَبِيِّنَا
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٠٥﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا خَيْرِ
الْبَرِيَّةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٠٦﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا خَيْرِ خَلْقِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٠٧﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا خَطِيْبِ
الْاُمَمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٠٨﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا خَيْرِ
الْعَالَمِيْنَ طُرًّا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(٢٠٩) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا خَيْرِ النَّاسِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(٢١٠) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا خَيْرِ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَعَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(٢١١) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا خِيَرَةِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(٢١٢) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَعَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(٢١٣) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا خَاتَمِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَعَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(٢١٤) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

خَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِمْ وَعَلٰی نَبِیِّنَا
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ﴿۲۱۵﴾
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الْخَاشِعِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ﴿۲۱۶﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰی سَیِّدِنَا الْخَاضِعِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ
﴿۲۱۷﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
الْخَالِصِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ
وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ﴿۲۱۸﴾ اَللّٰھُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا خَطِیْبِ
الْوَافِدِیْنَ عَلَی اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ
﴿۲۱۹﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
الْخَلِیْفَةِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ

وَأَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٢٢٠﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْخَافِضِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٢٢١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْخَيْرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٢٢٢﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
خَلِيْفَةِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٢٢٣﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْخَيِّرِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٢٢٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا خَيْرِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٢٢٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ

سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا خِيرَةِ اللّٰهِ فِي
الْعَالَمِينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
(٢٢٦) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
دَعْوَةِ اِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى
اِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٢٢٧) اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا دَعْوَةِ
النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَعَلٰى
نَبِيِّنَا وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ (٢٢٨) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا دَلِيلِ الْخَيْرَاتِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ (٢٢٩) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا دَارِ الْحِكْمَةِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ (۲۳۰) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الدَّلِيْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
(۲۳۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الدَّامِغِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (۲۳۲) اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الدَّانِىْ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ (۲۳۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا دَهْثَمٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
(۲۳۴) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الذَّاكِرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (۲۳۵) اَللّٰهُمَّ

دَهْثَمٌ : كجعفر ، السهل الخلق .

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الذّٰكِرِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿۲۳۶﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا ذِكْرِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿۲۳۷﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
ذِي الْحَقِّ الْمَوْرُوْدِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿۲۳۸﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا ذِي الْحَوْضِ الْمَوْرُوْدِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۲۳۹﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا ذِي الْخُلُقِ الْعَظِيْمِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۲۴۰﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ

سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا ذِي الصِّرَاطِ
الْمُسْتَقِيْمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٤١﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا ذِي
الْقُوَّةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٤٢﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا ذِي
الْمُعْجِزَاتِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٤٣﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا ذِي
الْمَكَانَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٤٤﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا ذِي
الْحُرْمَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٤٥﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا ذِى
الْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
(۲٤٦) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
ذِى الْفَضْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ (۲٤۷)
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا ذِى
الْوَسِيْلَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ (۲٤۸)
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا ذِى
الْعِزَّةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ (۲٤۹) اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الذُّخْرِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارَكَ وَسَلَّمَ (۲٥۰) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ

سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا النَّكَّارِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
(۲۵۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
ذِى التَّاجِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (۲۵۲)
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا ذِى
الْجِهَادِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (۲۵۳) اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا ذِى السَّيْفِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (۲۵۴) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا ذِى السَّكِيْنَةِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (۲۵۵) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا ذِى طَيْبَةَ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿۲۵۶﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا ذِى الْعَطَايَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿۲۵۷﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
ذِى الْفُتُوْحِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۲۵۸﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا ذِى
الْقَضِيْبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۲۵۹﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا ذِى
الْهِرَاوَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۲۶۰﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا ذِى الْحَطِيْمِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ

ذوالقضيب: أي ذو السيف الرقيق. قاله الشامي و الزرقاني.

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٢٦١) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا ذِى الْمِيْسَمِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ
(٢٦٢) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الرَّاضِىْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٢٦٣) اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الرَّاغِبِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٢٦٤) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الرَّافِعِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ (٢٦٥) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا رَاكِبِ الْبُرَاقِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ

دَوْرِ الثُّلُث ، بِدَايَةُ الثُّلُثِ الثَّانِيْ

ذِى الْمِيْسَم : أى ذو الجمال و الحسن .

بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۲٦٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰی سَیِّدِنَا رَاكِبِ الْبَعِیْرِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿۲٦٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا رَاكِبِ الْجَمَلِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿۲٦٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا رَاكِبِ النَّاقَةِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿۲٦٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا رَاكِبِ النَّجِیْبِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿۲٧٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا رَحْمَةٍ لِّلْعَالَمِیْنَ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ

وَسَلَّمَ (۲۷۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا رَحْمَةٍ لِّلْاُمَّةِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلَّمَ (۲۷۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا رَحْمَةٍ مُّهْدَاةٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلَّمَ (۲۷۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الرَّحِيْمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ
(۲۷۴) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ (۲۷۵) اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا رَسُوْلِ
الرَّاحَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ (۲۷۶) اَللّٰهُمَّ

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا رَسُوْلِكَ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۲۷۷﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ

سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى

اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ

بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۲۷۸﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ

عَلٰى سَيِّدِنَا الرَّشِيْدِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

﴿۲۷۹﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

الرَّفِيْعِ الذِّكْرِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ

عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

﴿۲۸۰﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

الرَّقِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى

اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۲۸۱﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

رَفِیْعِ الدَّرَجَاتِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ
۲۸۲ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
رُوْحِ الْحَقِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی
اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ۲۸۳
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا رُوْحِ
الْقُدُسِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ
وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ۲۸۴ اَللّٰھُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الرَّؤُوْفِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ۲۸۵ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا رُکْنِ الْمُتَوَاضِعِیْنَ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ۲۸۶ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الرَّاجِیْ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿۲۸۷﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الرَّجِيْحِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ
﴿۲۸۸﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الرَّضِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿۲۸۹﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا رِضْوَانِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿۲۹۰﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الرَّفِيْقِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ
﴿۲۹۱﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الرَّهَّابِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿۲۹۲﴾ اَللّٰهُمَّ

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الرُّوْحِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلَّمْ ﴿٢٩٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الزَّاهِدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ
﴿٢٩٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
زَعِيْمِ الْاَنْبِيَاءِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَ
عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ
﴿٢٩٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الزَّكِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿٢٩٦﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الزَّمْزَمِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلَّمْ ﴿٢٩٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا زَيْنِ مَنْ وَّافَى الْقِيَامَةَ صَلَّى

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ
وَسَلَّمَ (٢٩٨) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا الزَّاجِرِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی
اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ (٢٩٩)
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الزَّاھِرِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
وَبَارِكْ وَسَلَّمَ (٣٠٠) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الزَّاھِیْ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ
(٣٠١) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
الزَّلِفِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ
وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ (٣٠٢) اَللّٰھُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الزَّیْنِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ
وَسَلَّمَ

زاهي: أي الحسن المشرق.
زلف: مكتنف أي القريب من الله تعالى.

(٣٠٣) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
السَّابِقِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ (٣٠٤) اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا السَّابِقِ
بِالْخَیْرَاتِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ (٣٠٥)
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا سَابِقِ
الْعَرَبِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ (٣٠٦) اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا السَّاجِدِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلَّمَ (٣٠٧) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا سَبِیْلِ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلَّمَ (٣٠٨) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ

سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِیْمِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ﴿۳۰۹﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰی سَیِّدِنَا السَّعِیْدِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ
﴿۳۱۰﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
سَعْدِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی
اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ﴿۳۱۱﴾
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا سَعْدِ
الْخَلَائِقِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ
وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ﴿۳۱۲﴾ اَللّٰھُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا السَّمِیْعِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ
وَسَلِّمْ ﴿۳۱۳﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا السَّلَامِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی

اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۳۱۴﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا سَعْدِ

الْخُلُقِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ

اَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۳۱۵﴾ اَللّٰهُمَّ

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا سَيِّدِ النَّبِيِّيْنَ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَعَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ

اَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۳۱۶﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ

وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا السَّيِّدِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ

وَسَلِّمْ ﴿۳۱۷﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى

سَيِّدِنَا سَيِّدِ وُلْدِ اٰدَمَ صَلَّى اللّٰهُ

عَلٰى اٰدَمَ وَعَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلٰى اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۳۱۸﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ

سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَعَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلٰى اٰلِہٖ

وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣١٩﴾ اَللّٰھُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا سَيِّدِ النَّاسِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٢٠﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا سَيِّدِ الْكَوْنَيْنِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٢١﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٢٢﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا سَيْفِ اللّٰهِ
الْمَسْلُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٢٣﴾
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا السَّابِطِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ

سَابِط : أى الذى هو سبط الشعر أى مع جعودة قليلة .

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۳۲۴﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا السَّخِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿۳۲۵﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
السَّدِيْدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۳۲۶﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
سَرْخَلِيْطَسْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿۳۲۷﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
السَّرِيْعِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۳۲۸﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا السَّمِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۳۲۹﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ

سرخلیطس : ھو اسمہ بالسریانیۃ ومعناہ محمد۔ زرقانی ج ۳ ص ۱۳۲۔

سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا السَّنَدِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلَّمَ ﴿۳۳۰﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا سَيْفِ الْاِسْلَامِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلَّمَ ﴿۳۳۱﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا السَّنَايَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ
﴿۳۳۲﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
سَيِّدِ الْبَشَرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ ﴿۳۳۳﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا سَيِّدِ
الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ
تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا

(۳۳۴) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الشَّارِعِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (۳۳۵) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الشَّاكِرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (۳۳۶) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الشَّافِعِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (۳۳۷) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الشَّفِيْعِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (۳۳۸) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الشَّكُوْرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (۳۳۹) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

الشَّمُسِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٤٠﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الشَّكَّارِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٤١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الشَّامِخِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٣٤٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الشَّثْنِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٣٤٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الشَّدِيْدِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٤٤﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الشَّذْقَمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى

شَثْن: أي عظيم الكفين و القدمين مع الاعتدال، و العرب تمدح بذلك.

شَذْقَم: كجعفر، البليغ المفوّه.

اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٤٥﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الشِّهَابِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٤٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الشَّهْمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٤٧﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الشَّرِيْفِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٣٤٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الصَّابِرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ
اَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٤٩﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الصَّاحِبِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٥٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ

چوتھی منزل ، بدایۃ الحزب الرابع

شَہم : السید النافذ الحکم ۔

عَلٰی سَیِّدِنَا صَاحِبِ الْاٰیَاتِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَ
سَلِّمْ ﴿۳۵۱﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا صَاحِبِ الْمُعْجِزَاتِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ
وَسَلِّمْ ﴿۳۵۲﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا صَاحِبِ الْبُرْھَانِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ
وَسَلِّمْ ﴿۳۵۳﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا صَاحِبِ الْبَیَانِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ
وَسَلِّمْ ﴿۳۵۴﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا صَاحِبِ التَّاجِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ
وَسَلِّمْ ﴿۳۵۵﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی

سَیِّدِنَا صَاحِبِ الْجِهَادِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿۳۵۶﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا صَاحِبِ الْحُجَّةِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿۳۵۷﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا صَاحِبِ الْحَطِیْمِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿۳۵۸﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا صَاحِبِ الْحَوْضِ الْمَوْرُوْدِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۳۵۹﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰی سَیِّدِنَا صَاحِبِ الْخَاتَمِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿۳۶۰﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی

سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْخَيْرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
(۳۶۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
صَاحِبِ الدَّرَجَةِ الْعَالِيَةِ الرَّفِيْعَةِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (۳۶۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا صَاحِبِ الرِّدَاءِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ (۳۶۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْاَزْوَاجِ الطَّاهِرَاتِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (۳۶۴) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا صَاحِبِ السُّجُوْدِ
لِلرَّبِّ الْمَحْمُوْدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(۳۶۵) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
صَاحِبِ السَّرَایَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکَ وَسَلَّمَ

(۳۶۶) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
صَاحِبِ السُّلْطَانِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکَ وَسَلَّمَ

(۳۶۷) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
صَاحِبِ السَّیْفِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکَ وَسَلَّمَ

(۳۶۸) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
صَاحِبِ الشَّرْعِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکَ وَسَلَّمَ

(۳۶۹) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
صَاحِبِ الشَّفَاعَۃِ الْکُبْرٰی صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکَ

وَسَلِّمْ ﴿٣٧٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْعَطَايَا صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿٣٧١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْعَلَامَاتِ الْبَاهِرَاتِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٧٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْعُلُوِّ وَالدَّرَجَاتِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٧٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْفَضِيْلَةِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٧٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْقَضِيْبِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

وَبَارَكَ وَسَلَّمْ ﴿۳۷۵﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰی سَيِّدِنَا صَاحِبِ قَوْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمْ ﴿۳۷۶﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰی سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْكَوْثَرِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمْ ﴿۳۷۷﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَيِّدِنَا صَاحِبِ اللِّوَاءِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَ
سَلَّمْ ﴿۳۷۸﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْمَحْشَرِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَ
سَلَّمْ ﴿۳۷۹﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْمَدِيْنَةِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ

وَسَلِّمْ ﴿٣٨٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْمِغْفَرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٨١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْمَغْنَمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٨٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْمِعْرَاجِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٨٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٨٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْمِنْبَرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۳۸۵﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْمَظْهَرِ الْمَشْهُوْدِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۳۸۶﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْوَسِيْلَةِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿۳۸۷﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا صَاحِبِ النَّعْلَيْنِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿۳۸۸﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْهِرَاوَةِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۳۸۹﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الصَّادِعِ بِمَا
اُمِرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ

صاحب الهراوة: أي صاحب العصا.

اَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۳۹۰﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الصَّادِقِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِہٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۳۹۱﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الصَّبُوْرِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِہٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۳۹۲﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الصِّدْقِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿۳۹۳﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا صِرَاطِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿۳۹۴﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا صِرَاطِ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِہٖ وَ

بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۳۹۵﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۳۹۶﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الصَّفُوْحِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿۳۹۷﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الصَّفْوَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۳۹۸﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الصَّفِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۳۹۹﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الصَّالِحِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿۴۰۰﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

صَاحِبِ التَّوْحِيْدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ
(٤٠١) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
صَفِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ (٤٠٢)
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
صَاحِبِ زَمْزَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ
(٤٠٣) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
صَاحِبِ الْمِدْرَعَةِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلَّمْ (٤٠٤) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْمَشْعَرِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلَّمْ (٤٠٥) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ

سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الصَّبِيْحِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿٤٠٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الصَّدُوْقِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٤٠٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الصِّنْدِيْدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٠٨﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الصِّدِّيْقِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٠٩﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الصَّيِّنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤١٠﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا صَاعِدٍ

صِنْدِيْد : هو السيد المطاع و الشجاع أو الحليم .

صَيِّن : سمی به لانه صان نفسه من كل قبيح .

الْمِعْرَاجِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
(۴۱۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الضَّحَّاكِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (۴۱۲)
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الضَّارِبِ بِالْحُسَامِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ (۴۱۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الضَّحُوْكِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ (۴۱۴) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الضَّابِطِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
(۴۱۵) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

الضَّارِعِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤١٦﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الضَّمِيْنِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٤١٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الضَّيْغَمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٤١٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الضِّيَاءِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٤١٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
طَابَ طَابَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٤٢٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الطَّاهِرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ

طاب طاب : بالتكرير، من اسمائه في التوراة و معناه طيب .

وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۴۲۱﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الطَّيِّبِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۴۲۲﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا طٰسٓمّٓ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿۴۲۳﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا طٰسٓ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿۴۲۴﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الطَّيِّبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ
وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۴۲۵﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الطَّهُوْرِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۴۲۶﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ

طٰسٓمّٓ و طٰسٓ : ذكرهما ابن دحية و النسفي في اسمائه .

سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الطِّرَازِ الْمُعْلَمِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ

(۴۲۷) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الظَّاهِرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ (۴۲۸) اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الظَّفُوْرِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ

(۴۲۹) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْعَابِدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ
وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ (۴۳۰) اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْعَادِلِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَ سَلِّمْ (۴۳۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ

عَلٰی سَیِّدِنَا الْعَافِیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ
(۴۳۲) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
الْعَظِیْمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ
وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ (۴۳۳) اَللّٰھُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الْعَالِمِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَ
بَارَکَ وَسَلَّمَ (۴۳۴) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الْعَامِلِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَ
بَارَکَ وَسَلَّمَ (۴۳۵) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا عَلَمِ الْاِیْمَانِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
وَبَارَکَ وَسَلَّمَ (۴۳۶) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا عَلَمِ الْیَقِیْنِ

صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۴۳۷﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الْعَدْلِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۴۳۸﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الْعَالِمِ بِالْحَقِّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۴۳۹﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الْعَرَبِیِّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۴۴۰﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۴۴۱﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الْعَزِیْزِ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَ
سَلَّمَ ﴿۴۴۲﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْعَفُوِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿۴۴۳﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْعَطُوْفِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿۴۴۴﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْعَلِيْمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿۴۴۵﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْعَلِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿۴۴۶﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْعَفِيْفِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ

بَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٤٤٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْعَلَامَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
﴿٤٤٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
عَيْنِ الْعِزِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٤٤٩﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا عَبْدِ الْكَرِيْمِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٤٥٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا عَبْدِ الْجَبَّارِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٤٥١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا عَبْدِ الْحَمِيْدِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٤٥٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى

سَیِّدِنَا عَبْدِ الْمَجِیْدِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ وَ
سَلَّمَ ﴿۴۵۳﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا عَبْدِ الْوَھَّابِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ
وَسَلَّمَ ﴿۴۵۴﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا عَبْدِ الْقَھَّارِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ
وَسَلَّمَ ﴿۴۵۵﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا عَبْدِ الرَّحِیْمِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ
وَسَلَّمَ ﴿۴۵۶﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا عَبْدِ الْخَالِقِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ
وَسَلَّمَ ﴿۴۵۷﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی

سَيِّدِنَا عَبْدِ الْقَادِرِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارِكَ
وَسَلَّمَ ﴿۴۵۸﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا عَبْدِ الْمُهَيْمِنِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكَ
وَسَلَّمَ ﴿۴۵۹﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا عَبْدِ الْقُدُّوسِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكَ وَسَلَّمَ ﴿۴۶۰﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا عَبْدِ الْغِيَاثِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكَ وَسَلَّمَ ﴿۴۶۱﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا عَبْدِ الرَّزَّاقِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ
وَبَارِكَ وَسَلَّمَ ﴿۴۶۲﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ

سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا عَبْدِ السَّلَامِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٦٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا عَبْدِ الْمُؤْمِنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٦٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا عَبْدِ الْغَفَّارِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٦٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْعَارِفِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٦٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْعَاضِدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٦٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْعُدَّةِ صَلَّى اللّٰهُ

عُدّة : بالضم ، الذخيرة المعد لكشف ظلمة الجهل .

عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَبَارَكَ وَ
سَلَّمَ ﴿۴۶۸﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ عَلٰى سَيِّدِنَا
الۡعِصۡمَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصۡحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿۴۶۹﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمۡ عَلٰى سَيِّدِنَا عِصۡمَةِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصۡحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿۴۷۰﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمۡ عَلٰى سَيِّدِنَا الۡعَلَمِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَ
بَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿۴۷۱﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ
عَلٰى سَيِّدِنَا الۡعِمَادِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَبَارَكَ وَ
سَلَّمَ ﴿۴۷۲﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ عَلٰى
سَيِّدِنَا الۡعُمۡدَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ

(٤٧٣) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْعَيْنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ (٤٧٤) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا عَبْدِكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ (٤٧٥) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا عَيْنِ النَّعِيْمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ

(٤٧٦) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْغَالِبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ (٤٧٧) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْغَنِيِّ بِاللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ (٤٧٨) اَللّٰهُمَّ

پانچویں منزل ، بداية الحزب الخامس

عَيْن : هو خيار كل شئ أى أشرف الأنبياء .

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْغَيْثِ
الْفَاتِحِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۴۷۹﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْغَنِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿۴۸۰﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْغَطْمَطَمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿۴۸۱﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْغَيْثِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿۴۸۲﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْفَارِقِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۴۸۳﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْفَتَّاحِ صَلَّى

غَطَمْطَم: أي الواسع الأخلاق الحليم.

اللہ علیہ وعلی اٰلہٖ واصحابہٖ وبارک
وسلم ﴿٤٨٤﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ علی
سیّدنا الفارقلیط صلی اللہ علیہ
وعلی اٰلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم
﴿٤٨٥﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ علی سیّدنا
الفاروق صلی اللہ علیہ وعلی
اٰلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم ﴿٤٨٦﴾
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ علی سیّدنا الفجر
صلی اللہ علیہ وعلی اٰلہٖ واصحابہٖ و
بارک وسلم ﴿٤٨٧﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
علی سیّدنا الفرط صلی اللہ علیہ و
علی اٰلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم ﴿٤٨٨﴾
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ علی سیّدنا الفصیح
صلی اللہ علیہ وعلی اٰلہٖ واصحابہٖ و
بارک وسلم ﴿٤٨٩﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ

فارقلیط : اسم انجیلی ، راجع بارقلیط .

فرط : هو السابق الی الماء أی ماء الکوثر .

عَلٰی سَیِّدِنَا فَضْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ
وَسَلَّمَ ﴿۴۹۰﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا فَوَاتِحِ النُّوْرِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ
﴿۴۹۱﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
فَارْقَلِیْطَسْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ
﴿۴۹۲﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
الْفَاضِلِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ
وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ ﴿۴۹۳﴾ اَللّٰھُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الْفَائِقِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ
وَسَلَّمَ ﴿۴۹۴﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا الْفَخْرِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی

فارقلیطس: یعنی فارقلیط۔

اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٩٥﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْقُدْعَمِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٩٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ

عَلٰى سَيِّدِنَا الْفَرْدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

﴿٤٩٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

الْفَطِنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ

اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٩٨﴾ اَللّٰهُمَّ

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْفَلَاحِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٩٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ

عَلٰى سَيِّدِنَا الْفَهِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

﴿٥٠٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

قدعم: كجعفر، الحسن الجميل.

فلاح: قال العزفي هو اسمه في الزبور، معناه يمحق الله به الباطل، أو هو اسم عربي و هو الفوز.

فِعَةِ الْمُسْلِمِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
(٥٠١) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ (٥٠٢) اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْقَاضِيْ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ (٥٠٣) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْقَانِتِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
(٥٠٤) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
قَائِدِ الْخَيْرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ (٥٠٥)
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا قَائِدِ
الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
(٥٠٦) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْقَائِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٥٠٧) اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْقَتَّالِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٥٠٨) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْقَتُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ (٥٠٩) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْقَثُوْمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
(٥١٠) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
قَدَمِ صِدْقٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

قَثُوْم: أي جامع الخير.

(٥١١) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْقَرْشِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ (٥١٢) اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْقَرِيْبِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلَّمْ (٥١٣) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْقَمَرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ (٥١٤)
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْقَيِّمِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلَّمْ (٥١٥) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْقَوِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ (٥١٦)
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْقَارِیْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ

وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٥١٧﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْقَائِلِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٥١٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا قَدْمَايَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٥١٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْقَسُمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٥٢٠﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْقُطْبِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٥٢١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
كَافَّةِ النَّاسِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

قُدُمَايَا : اسمه في التوراة ومعناه الأول. زرقاني ج٣ ص ١٤١.

(۵۲۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْكَامِلِ فِي جَمِيْعِ اُمُوْرِهٖ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ (۵۲۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْكَفِيْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
(۵۲۴) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْكَرِيْمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (۵۲۵) اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا كٓهٰيٰعٓصٓ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (۵۲۶) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْكَافِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ (۵۲۷) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى

كٓهٰيٰعٓصٓ : ذكره ابن دحية فى أسماء النبي عليه الصلاة والسلام . وقيل هو من أسماء الله .

سَیِّدِنَا الْکَافِیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی
اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَ سَلِّمْ ﴿۵۲۸﴾
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الْکَثِیْرِ
الصَّمْتِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ
وَ اَصْحَابِہٖ وَ بَارِکْ وَ سَلِّمْ ﴿۵۲۹﴾ اَللّٰھُمَّ
صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا کُنْدِیْدَۃِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ
وَ بَارِکْ وَ سَلِّمْ ﴿۵۳۰﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الْکَوْکَبِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ
وَ سَلِّمْ ﴿۵۳۱﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا الْکَنْزِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی
اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ بَارِکْ وَ سَلِّمْ ﴿۵۳۲﴾
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا کَلِیْمِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ

کُنْدِیْدَۃ : اسمہ فی الزبور. قالہ ابن دحیۃ. و التاء فی العجمیۃ لیست من علامات التانیث او للمبالغۃ مثل علامۃ. زرقانی ج ۳ ص ۱۴۲ .

أَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(٥٣٣) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا اللِّسَانِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(٥٣٤) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا اللَّبِيْبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(٥٣٥) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا اللَّسِنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(٥٣٦) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا اللَّوْذَعِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(٥٣٧) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا اللَّيْثِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

تم الثلث، بداية الثلث الثالث

لَسِن: مثل كتف، الفصيح البليغ.
لَوْذَعِي: أي الذكي الفصيح الحديد الذهن.

لِسَان: المراد به المتكلم عن القوم الترجمان عنهم.

﴿٥٣٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمَاجِدِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٥٣٩﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مَادْ مَادْ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٥٤٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مَاذْ مَاذْ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٥٤١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُؤَمَّلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٥٤٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمَأْمُوْنِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٥٤٣﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمَانِحِ صَلَّى

مَاذْمَاذْ : بالذال المعجمة والمهملة، من أسمائه في صحف ابراهيم والتوراة ومعناه طيب طيب.

اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وبارک
وسلم ﴿۵۴۴﴾ اللھم صل وسلم علی
سیدنا الماء المعین صلی اللہ
علیہ وعلی الہ واصحابہ وبارک
وسلم ﴿۵۴۵﴾ اللھم صل وسلم علی
سیدنا المبارک صلی اللہ علیہ
وعلی الہ واصحابہ وبارک وسلم
﴿۵۴۶﴾ اللھم صل وسلم علی سیدنا
المبتھل صلی اللہ علیہ وعلی الہ
واصحابہ وبارک وسلم ﴿۵۴۷﴾
اللھم صل وسلم علی سیدنا
المبرا صلی اللہ علیہ وعلی الہ
واصحابہ وبارک وسلم ﴿۵۴۸﴾
اللھم صل وسلم علی سیدنا
المبعوث بالحق صلی اللہ علیہ

وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ

(۵۴۹) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الْمَبْعُوْثِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ

(۵۵۰) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الْمُبَلِّغِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ

(۵۵۱) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الْمُبِیْحِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ

(۵۵۲) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُبَشِّرِ الْیَائِسِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ

(۵۵۳) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الْمُتَبَتِّلِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ (۵۵۴)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا

الْمُتَبَسِّمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی

اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلَّمْ ﴿۵۵۵﴾

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا

الْمُتَرَبِّصِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی

اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلَّمْ

﴿۵۵۶﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا

الْمُتَرَحِّمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی

اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلَّمْ

﴿۵۵۷﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا

الْمُتَضَرِّعِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی

اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلَّمْ

﴿۵۵۸﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا

الْمُتَّقِیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ

وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلَّمْ ﴿۵۵۹﴾

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
الْمُتْلُوِّ عَلَیْہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ بَارِكْ وَسَلَّمْ

(۵۶۰) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
الْمُتَھَجِّدِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی
اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ بَارِكْ وَ سَلَّمْ

(۵۶۱) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
الْمُتَوَسِّطِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی
اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ بَارِكْ وَ سَلَّمْ

(۵۶۲) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
الْمُتَوَكِّلِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی
عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ بَارِكْ وَسَلَّمْ

(۵۶۳) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
الْمُثْبِتِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی
اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ بَارِكْ وَ سَلَّمْ

٥٦٤ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمَجِيْدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٥٦٥
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُجَابِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
٥٦٦ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُجِيْبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
٥٦٧ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُجْتَبٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
٥٦٨ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُجِيْرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(۵۶۹) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُحَرِّضِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
(۵۷۰) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُحَرَّمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (۵۷۱) اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمَحْفُوْظِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (۵۷۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُحَلِّلِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ (۵۷۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمَحْمُوْدِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ (۵۷۴) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى

سَيِّدِنَا الْمُخْبِرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(۵۷۵) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُخْتَارِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(۵۷۶) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُخْلِصِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(۵۷۷) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمَخْصُوْصِ بِالشَّرَفِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ

(۵۷۸) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمَخْصُوْصِ
بِالْعِزِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(۵۷۹) اَللّٰهُمَّ

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمَخْصُوْصِ
بِالْمَجْدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۵۸۰﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمَدَنِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿۵۸۱﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
مَدِيْنَةِ الْعِلْمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿۵۸۲﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُذَكِّرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿۵۸۳﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُذَكَّرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(۵۸۴) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
الْمُرْتَضٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ
وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلَّمْ (۵۸۵) اَللّٰھُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الْمُرَتِّلِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
وَبَارِکْ وَسَلَّمْ (۵۸۶) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰی سَیِّدِنَا الْمُرْسَلِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلَّمْ
(۵۸۷) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
الْمُرْتَفِعِ الدَّرَجَاتِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلَّمْ
(۵۸۸) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
الْمُرْءِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ
اَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلَّمْ (۵۸۹) اَللّٰھُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الْمَرْحُوْمِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ
بَارَكَ وَسَلَّمَ ۝٥٩٠ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُرْتَجٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
۝٥٩١ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُزَكّٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ۝٥٩٢ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُزِيْلِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ
بَارَكَ وَسَلَّمَ ۝٥٩٣ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُسَبِّحِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
۝٥٩٤ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُسْتَغْفِرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ۝٥٩٥ اَللّٰهُمَّ

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُسْتَغْنِيْ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۵۹۶﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُسْتَقِيْمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ
﴿۵۹۷﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُسْرٰى بِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿۵۹۸﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُسَلَّمِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿۵۹۹﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُسَلِّمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ
﴿۶۰۰﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُشَفَّعِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ

اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۶۰۱﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُشَقَّحِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿۶۰۲﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمَسْعُوْدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۶۰۳﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُشَاوِرِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۶۰۴﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُشَفَّحِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿۶۰۵﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمَشْهُوْدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۶۰۶﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُشِيْرِ صَلَّى

مُشَقَّح: من الصحف المتقدمة، معناه الزاهي الذي يحمد الله حمدًا جديدًا . سيرة حلبية ج ١ ص ٢١٩ .

مُشَفَّح: بالقاف والفاء، هو الحمد بالسريانية . زرقاني ج ٣ ص ١٤٥ ص ١٨٩ .

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ
وَسَلِّمْ ﴿۶۰۷﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا الْمِصْبَاحِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلَّمْ
﴿۶۰۸﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
الْمُصَارِعِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی
اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلَّمْ ﴿۶۰۹﴾
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الْمُصَافِحِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَ
بَارِکْ وَسَلَّمْ ﴿۶۱۰﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰی سَیِّدِنَا الْمَصْدُوْقِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَ
سَلَّمْ ﴿۶۱۱﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی
اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلَّمْ ﴿۶۱۲﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُصْلِحِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٦١٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُصَلّٰى عَلَيْهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٦١٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُطَاعِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
﴿٦١٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُصَدِّقِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٦١٦﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُطَهِّرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٦١٧﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُطَهَّرِ صَلَّى

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ
وَسَلَّمَ ﴿۶۱۸﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا الْمُظْھِرِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ بَارِكْ وَ سَلَّمَ
﴿۶۱۹﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
الْمُطِیْعِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ
وَ اَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ ﴿۶۲۰﴾ اَللّٰھُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الْمُظَفَّرِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ
وَسَلَّمَ ﴿۶۲۱﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا الْمُعَزَّزِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ
﴿۶۲۲﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
الْمَعْصُوْمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی
اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَ سَلَّمَ ﴿۶۲۳﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُعْطِيْ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ
بَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿۶۲۴﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُعَقِّبِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارَكَ وَ
سَلَّمَ ﴿۶۲۵﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُعَلِّمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارَكَ وَسَلَّمَ
﴿۶۲۶﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
مُعَلِّمِ الْاُمَّةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿۶۲۷﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُعَلِّمِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿۶۲۸﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُعَلِّمِ اُمَّتَهٗ صَلَّى اللّٰهُ

مُعقِّب: بمعنى العاقب أي الذي جاء بعد الأنبياء.

عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ وَ
سَلَّمَ ﴿۶۲۹﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا الْمُعَلَّمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ
﴿۶۳۰﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
الْمُعْلِنِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ
اَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ ﴿۶۳۱﴾ اَللّٰھُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الْمُعَلّٰی صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ
وَسَلَّمَ ﴿۶۳۲﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا الْمِفْضَالِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ ﴿۶۳۳﴾
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
الْمُفَضَّلِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ
وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ ﴿۶۳۴﴾ اَللّٰھُمَّ

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمِفْتَاحِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلَّمْ ﴿۶۳۵﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُقْتَصِدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿۶۳۶﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مِفْتَاحِ الْجَنَّةِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿۶۳۷﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُقْتَفِىْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿۶۳۸﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُقَدَّسِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿۶۳۹﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا مِفْتَاحِ الرَّحْمَةِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ

وَسَلَّمَ ﴿٦٤٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُقْرِئِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿٦٤١﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُقِيْمِ السُّنَّةِ
بَعْدَ الْفَتْرَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿٦٤٢﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُقْسِطِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلَّمْ ﴿٦٤٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُقْسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿٦٤٤﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُقِيْلِ
الْعَثَرَاتِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿٦٤٥﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُكَرَّمِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ

بَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٦٤٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ

عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُكْتَفِيْ بِاللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ

وَسَلَّمَ ﴿٦٤٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

الْمَكِيْنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ

وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٦٤٨﴾ اَللّٰهُمَّ

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمَكِّيِّ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ

وَسَلَّمَ ﴿٦٤٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى

سَيِّدِنَا الْمُكْفِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى

اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٦٥٠﴾ اَللّٰهُمَّ

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُلَاحِمِيِّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ

بَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٦٥١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ

مَلَاحِمِيّ : نسبة إلى الملاحم جمع ملحمة وهو القتال لأنه بعث بالسيف والجهاد .

عَلٰی سَیِّدِنَا مُلَقَّی الْقُرْاٰنِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَكَ وَ
سَلَّمَ ﴿۶۵۲﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
الْمَمْنُوْحِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ
وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿۶۵۳﴾ اَللّٰھُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الْمُنَادِیْ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿۶۵۴﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
الْمُنْتَصِرِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ
اَصْحَابِہٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿۶۵۵﴾ اَللّٰھُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الْمُنْذِرِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿۶۵۶﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا الْمُنَزَّلِ عَلَیْہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿۶۵۷﴾

ممنوح : أی الذی اعطاہ اللّٰہ مرتبۃ فائقۃ .

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُنْحَمِنَّا
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿٦٥٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُنْصِفِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٦٥٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمَنْصُوْرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿٦٦٠﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُنِيْبِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلَّمْ ﴿٦٦١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُنِيْرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿٦٦٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُهَاجِرِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ

منحمنا: بضم فسكون ففتح فكسر فشد. وقيل بفتح الميمين، أي محمد بالسريانية. قاله ابن اسحاق. زرقانی ج۳ ص۱۸۸.

سَلَّمَ (٦٦٣) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا

الْمُھْتَدِیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ

وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ (٦٦٤) اَللّٰھُمَّ

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الْھُدٰی

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ

وَبَارَكَ وَسَلَّمَ (٦٦٥) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ

عَلٰی سَیِّدِنَا الْھَادِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ

(٦٦٦) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا

الْمُھَیْمِنِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ

وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ (٦٦٧) اَللّٰھُمَّ

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الْمُؤْتَمَنِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ

وَبَارَكَ وَسَلَّمَ (٦٦٨) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ

سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الْمُؤْتِیْ جَوَامِعَ

الْكَلِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۶۶۹﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُوْحٰى اِلَيْهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۶۷۰﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُوْصِلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿۶۷۱﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُوَقَّرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۶۷۲﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمَوْلٰى صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿۶۷۳﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُؤْمِنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۶۷۴﴾ اَللّٰهُمَّ

مُوْصِلْ: هو اسمه في التوراة و معناه مرحوم ۔ زرقانی ۔

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُؤَيِّدِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٦٧٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُيَسِّرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٧٦﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُؤَيِّدِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٧٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُتَّبَعِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٧٨﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُؤَمَّمِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٧٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُتَمَكِّنِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ

سَلِّمْ ﴿٦٨٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُتَمِّمِ لِمَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٦٨١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُتَمَّمِ خَلْقًا وَّخُلُقًا
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٦٨٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُثْبِتِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٦٨٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمَحَجَّةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
﴿٦٨٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُحَكَّمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٦٨٥﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الْمُجِیْدِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ۶۸۶ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
الْمُخْبِتِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
۶۸۷ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا الْمُخْتَصِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ
عَلٰی اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ
۶۸۸ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
الْمُخْتَصِّ بِالْقُرْاٰنِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ
۶۸۹ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
الْمُخْضَمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ
وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ ۶۹۰ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الْمُنِیْفِ

ساتویں منزل ، بدایۃ الحزب السابع

مخضم : کثیر ، ھو السید العظیم۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۶۹۱﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُرْحَمَةِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿۶۹۲﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُزَمْزَمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿۶۹۳﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُرْشِدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۶۹۴﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُرْغَمَةِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۶۹۵﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُرَغِّبِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ

مزمزم : بفتح الزائين أى المغسول قلبه بماء زمزم.

وَسَلِّمْ ﴿٦٩٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُسْتَجِيْبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٦٩٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُسْتَعِيْنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٩٨﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُسَدَّدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٩٩﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُشَرِّدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٠٠﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُشِيْحِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٠١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ

مُشِيْح : أي بادي الصدر من غير تطامن أي بطنه وصدره سواء . وقال عياض بفتح الميم أي عريض الصدر .

مُشَرِّد : بالدال و الذال اسم فاعل ، هو ذو التنكيل بالعدوّ .

وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُصَدِّقِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿۷۰۲﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُذْعِنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿۷۰۳﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُصَدَّقِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿۷۰۴﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمَصُوْنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿۷۰۵﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُضَخَّمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿۷۰۶﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

مضخم: السيد الشريف۔

الْمُضَرِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٧٠٧
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُضِيْءِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٧٠٨
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمَعْرُوْفِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٧٠٩
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُعَمَّمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٧١٠ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُعِيْنِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٧١١ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُغْرَمِ صَلَّى اللهُ

مُعَمَّم : أي صاحب العمامة ، من أسمائه في الكتب السابقة .

مُغْرَم : أي المحبّ لله ، مِنَ الغرام .

عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَ
سَلَّمَ ﴿٧١٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُحْسِنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَ
سَلَّمَ ﴿٧١٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُغْنِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
﴿٧١٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُتَفَضِّلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٧١٥﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُفَخَّمِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٧١٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُفَلَّجِ الثَّنَايَا
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۷۱۷﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُفْلِحِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿۷۱۸﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُقَدَّمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿۷۱۹﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُقَدِّمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۷۲۰﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُقَوَّمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۷۲۱﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُكَلَّمِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۷۲۲﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُلَبِّيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿۷۲۳﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمَلِكِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۷۲۴﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُلْجِئِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿۷۲۵﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمَمْنُوْعِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارِكْ وَ سَلِّمْ ﴿۷۲۶﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُنْتَجَبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى
اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارِكْ وَ سَلِّمْ ﴿۷۲۷﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

الْمُنْتَخَبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٢٨﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُنْجِدِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٢٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا مِنَّةِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٧٣٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُهَابِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٧٣١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُهَذَّبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٣٢﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمَوْرُوْدِ حَوْضُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(٧٣٣) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

مُوْذ مُوْذ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ

وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٧٣٤) اَللّٰهُمَّ

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمِيْزَانِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٧٣٥) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ

سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُنْتَقٰى صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ

وَسَلِّمْ (٧٣٦) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى

سَيِّدِنَا مِيْذَ مِيْذَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(٧٣٧) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

الْمَوْعِظَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى

اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٧٣٨)

مُوْذٌ مُوْذٌ : بالواو، و مِيْذٌ مِيْذٌ : بالياء، اسمه في صحف ابراهيم والتوراة و معناه طيب طيب.

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الْمُوْقِنِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلَّمْ ﴿۷۳۹﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الْمُھَیْمِنِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلَّمْ

﴿۷۴۰﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا النَّابِذِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلَّمْ ﴿۷۴۱﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا النَّاجِزِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلَّمْ ﴿۷۴۲﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا النَّاشِرِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلَّمْ ﴿۷۴۳﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا

النَّاسِخِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۷۴۴﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا النَّاصِبِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۷۴۵﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا النَّاصِحِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿۷۴۶﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
النَّاضِرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۷۴۷﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا النَّاصِرِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿۷۴۸﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا النَّاطِقِ بِالْحَقِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ

وَسَلَّمَ ﴿۷۴۹﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا النَّاھِیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی
اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ ﴿۷۵۰﴾ اَللّٰھُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا نَبِیِّ الْاَحْمَرِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
وَبَارِكْ وَسَلَّمَ ﴿۷۵۱﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰی سَیِّدِنَا نَبِیِّ الْاَسْوَدِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَ
سَلَّمَ ﴿۷۵۲﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا نَبِیِّ التَّوْبَۃِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ
﴿۷۵۳﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
نَبِیِّ الْحَرَمَیْنِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ
﴿۷۵۴﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا

نَبِیِّ الرَّاحَۃِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی
اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَ سَلِّمْ ﴿۷۵۵﴾
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
النَّبِیِّ الصَّالِحِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی
اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَ سَلِّمْ ﴿۷۵۶﴾
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
نَبِیِّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ
وَ اَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ﴿۷۵۷﴾ اَللّٰھُمَّ
صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا نَبِیِّ الْمَرْحَمَۃِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ
وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ﴿۷۵۸﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰی سَیِّدِنَا نَبِیِّ الْمَلْحَمَۃِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ
وَسَلِّمْ ﴿۷۵۹﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا نَبِیِّ الْمَلَاحِمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(٧٦٠) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ

اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٧٦١) اَللّٰهُمَّ

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا النَّجْمِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ

وَسَلِّمْ (٧٦٢) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى

سَيِّدِنَا النَّجْمِ الثَّاقِبِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ

وَسَلِّمْ (٧٦٣) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى

سَيِّدِنَا نَجِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(٧٦٤) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

النَّجْمِ الزَّاهِرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

٧٦٥ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
النَّسِيْبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٧٦٦
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
النَّصِيْحِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٧٦٧ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا النَّبَأِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ٧٦٨ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا النِّعْمَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
٧٦٩ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
نِعْمَةِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٧٧٠
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

نسیب: ذو النسب العریق الشریف۔

النَّقِیْبِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ
وَ اَصْحَابِہٖ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ ﴿٧٧١﴾ اَللّٰھُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا النَّقِیِّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ
بَارِکْ وَسَلِّمْ ﴿٧٧٢﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰی سَیِّدِنَا النُّوْرِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ
﴿٧٧٣﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
نُوْرِ الْاُمَمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی
اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ﴿٧٧٤﴾ اَللّٰھُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا نُوْرِ اللّٰہِ
الَّذِیْ لَا یُطْفَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ
﴿٧٧٥﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
النَّاسِکِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ

وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٧٦﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا نَبِيِّ زَمْزَمَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٧٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا نَاصِرِ الدِّيْنِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿٧٧٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
النَّجِيْبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٧٩﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا النَّجِيْدِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٨٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا النَّدْبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٧٨١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

نَجِيد : أي الدليل الماهر أو الشجاع الماضي في ما يعجز عنه غيره.

نَدْب : أي النجيب الظريف.

الْهَاشِمِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى

اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٨٢﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

الْهُدٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى

اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٨٣﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

هَدِيَّةِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى

اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٨٤﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

الْجَوَادِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ

وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٨٥﴾ اَللّٰهُمَّ

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْهُمَامِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

﴿٧٨٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

جواد: کثیر التجلد۔

الْوَجِيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٨٧﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْوَاسِطِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٨٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْوَاسِعِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٧٨٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْوَاصِلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٩٠﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْوَصُوْلِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٩١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْوَاضِعِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

واسط: الجوهر الذی فی وسط القلادة و معناه الأشرف نسبًا و الأرفع حسبًا.

(۷۹۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْوَاعِدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ (۷۹۳) اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْوَاعِظِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلَّمْ (۷۹٤) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْوَرِعِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلَّمْ (۷۹٥) اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْوَفِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلَّمْ (۷۹٦) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْوَافِيْ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلَّمْ (۷۹۷) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ

سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الْوَلِیِّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ
بَارَکَ وَسَلَّمَ ﴿۷۹۸﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰی سَیِّدِنَا الْوَسِیْلَۃِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ
وَسَلَّمَ ﴿۷۹۹﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰی سَیِّدِنَا وَلِیِّ الْفَضْلِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ
بَارَکَ وَسَلَّمَ ﴿۸۰۰﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الْوَاجِلِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ
وَبَارَکَ وَسَلَّمَ ﴿۸۰۱﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الْوَالِیْ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ
وَبَارَکَ وَسَلَّمَ ﴿۸۰۲﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ

وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْوَسِيْمِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٨٠٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْوَهَّابِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٨٠٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
يُوْذَمُوْذَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٨٠٥﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْيَثْرِبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا
تَمَّتْ

کتبہ الحافظ محمد ایوب الدہلوی ثم الملتانی فی ۱۳۱۳ھ

نہایۃ الحزب السابع والثلث الثالث

يُوْذَمُوْذَ : هو اسمه في التوراة راجع ماذماذ . سيرة حلبية ج ١ ص ٢١٩ .

چھوٹے گناہوں اور نیکیوں کے اَثرات

مسمّٰی بہ

اِستِعظَامُ الصَّغَائِرِ

تصنیف

محدثِ اعظم، مفسرِ کبیر، مصنفِ اعظم، ترمذیٔ وقت حضرت مولانا محمد موسیٰ روحانی بازی

علیہ الرحمۃ واعلیٰ درجاتہ فی دارالسلام

قلب وروح کی تسکین کا سامان لئے ہوئے ایک منفرد کتاب

اندھی مادیت کے اس عہدِ زیاں کار میں گناہوں کی یلغار بڑھتی جا رہی ہے جس نے دولتِ ایمان ویقین سے بہرہ مند باعمل مسلمانوں کو سخت صدمے سے دوچار کر رکھا ہے تو عام مسلمان بھی روح واحساس سے عاری اس زندگی میں شدید مایوسی اور پریشانی کا شکار ہیں۔ اس مایوسی کے عالم میں گناہوں اور نیکیوں کی حقیقت اور ان کی تاثیر سے روشناس کروانے والی یہ البیلی کتاب روشنی وہدایت کی طرف انسان کی رہنمائی کرتی ہے۔ زبان و بیان کی تاثیر لیے ہوئے یہ عجیب و منفرد کتاب جس کا لفظ لفظ اور سطر سطر دل کے دریچوں پر دستک دیتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ مزید برآں اس مبارک کتاب میں امتِ محمدیہ اور گذشتہ امتوں کے بہت سے بزرگوں کے ایمان افروز واقعات بھی درج کیے گئے ہیں۔ نیز اس کتاب میں بہت سے ایسے مختصر اعمال و مختصر دعائیں بھی مذکور ہیں جن کا ثواب بہت زیادہ ہے۔

قصیدۂ طوبیٰ

فی

اسماءِ اللہ الحُسنیٰ

تصنیف

محدثِ اعظم، مفسرِ کبیر، مصنفِ الخمسہ، ترمذیٔ وقت حضرت مولانا محمد موسیٰ روحانی بازی

طیب اللہ ثراہ واعلیٰ درجاتہ فی دار السلام

پریشانیوں اور مصائب میں مبتلا لوگوں کیلیئے ایک عظیم تحفہ

نہایت مبارک اور بے مثال و بے نظیر قصیدہ

اس مبارک قصیدے میں اللہ جل جلالہ کے ننانوے اسمائے حسنیٰ سمیت تقریباً پونے دوصد نام نظم کیے گئے ہیں۔ قصیدۂ طوبیٰ عالم اسلام کا پہلا قصیدہ ہے جس میں اللہ تعالی کے اسماء دعا کے انداز میں بزبان عربی منظوم ہیں اور عوام الناس کی آسانی کیلیئے اردو ترجمہ بھی درج کیا گیا ہے۔ عرب وعجم میں بے شمار علماء وخواص وعوام نے اس قصیدے کو تکالیف، پریشانیوں اور مصائب سے نجات، مشکلات کے حل اور قضائے حاجات کے لیے بے انتہاء مفید پایا ہے۔ قصیدۂ طوبیٰ پڑھنا شروع کیجئے چند دن میں ہی آپ خود اس کی برکات کا مشاہدہ کرلیں گے

حکومت پاکستان سے ایوارڈ یافتہ کتاب

فلکیاتِ جدیدہ

و

سیر القمر و عید الفطر

تصنیف محدثِ اعظم، مفسرِ کبیر، مصنفِ الخمسم، ترمذیٔ وقت حضرت مولانا محمد موسیٰ روحانی بازی

[illegible]

علم فلکیات پر اردو زبان میں اپنی نوعیت کی منفرد کتاب

ستارے کیسے وجود میں آئے؟ سیارے اور ستارے میں کیا فرق ہے؟ ستاروں کی تعداد کتنی ہے؟ نظام شمسی کی پیدائش کیسے ہوئی؟ سیاروں کی دائمی گردش کا راز کیا ہے؟ کیا سماء اور فلک ایک شے ہیں؟ کیا ستارے آسمانوں میں پھنسے ہوئے ہیں یا ان سے نیچے ہیں؟ تقویم کسے کہتے ہیں؟ ہیئت کے بارے میں قدیم نظریات کیا ہیں؟ ہیئت جدیدہ کے اہم نظریات کون کونسے ہیں؟ کرہ ہوائی سے کیا مراد ہے؟ زیریں سرخ، بالائے بنفشی، لاسلکی اور ریڈیائی شعاعوں میں کیا فرق ہے؟ ہمیں آواز کیسے سنائی دیتی ہے؟ فضا ہمیں نیلگوں کیوں دکھائی دیتی ہے؟ کیا قرآن اور ہیئت جدیدہ کے نظریات میں کوئی اختلاف ہے؟ سال کے مختلف موسموں میں شب و روز کی لمبائی کیوں بدلتی ہے؟ کیا براعظم سرک رہے ہیں؟ سورج گرہن اور چاند گرہن کیوں ہوتا ہے؟ کائنات کتنی وسیع ہے؟ کائنات کی ابتداء کیسے ہوئی اور اسکی عمر کتنی ہے؟ علم ہیئت میں مسلمان سائینسدانوں نے کیا کارنامے سرانجام دیئے؟ قدیم مسلمان سائینسدانوں کی تحقیقات اور جدید ترین سائنسی تحقیقات میں کتنا فرق ہے؟

مندرجہ بالا موضوعات کے ساتھ ساتھ نظام شمسی کے سیارات کے حالات، چاند کی سرگزشت، آواز، روشنی کی اقسام، شب و روز، زمین کی گردش، سمت قبلہ، معجزۂ شق قمر، عناصر کا بیان، ہفتے کی تقرری کی وجوہات، براعظموں کا بیان، آسمانی بجلی کی تفصیل، زمین کی گردش، عرض بلد و طول بلد وغیرہ کے بارے میں مفصل ابواب ہیں۔ کتاب ہذا کے دوسرے حصے میں عید الفطر اور ہلال عید کے بارے میں تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ جدید طباعت میں بیشمار قیمتی تصاویر کے علاوہ اسی (۸۰) سے زائد آرٹ پیپر کے صفحات پر رنگین و نادر تصاویر بھی شامل ہیں۔

حکومت پاکستان سے ایوارڈ یافتہ کتاب

رزقِ حلال و غیبی معاشِ اولیاء

مسمیٰ بہ

ترغیب المسلمین

فی

الرِزقِ الحلالِ وطِعمۃ الصالحین

تصنیف شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد موسیٰ روحانی بازی رحمہ اللہ تعالیٰ

سخت سے سخت دلوں کو موم کرنے اور نرم دلوں کو تڑپا دینے والی کتاب

مسئلۂ رزق نے انسان کو مادّیات کی اس دنیا میں پھنسا دیا ہے۔ مال و دولت اس کی زندگی کا محور بن چکے ہیں اور وہ آخرت سے کلیتاً غافل ہو چکا ہے۔ کتابِ ہٰذا میں رزقِ حلال کی تبشیر و ترغیب اور حرام مال سے تخویف و ترہیب سے متعلق آیاتِ قرآنیہ و احادیثِ مبارکہ مرفوعہ و موقوفہ کی توضیح و تشریح کے علاوہ علماء کرام، محدثینِ عظام، مفسّرینِ فخام، اولیاءِ اعلام، سلفِ صالحین، زاہدین، عابدین، ذاکرین، صادقین، متقین، شاکرین، صابرین، قانعین، مخلصین، متوکلین اور تارکینِ دنیا کے ایمان افروز احوال، حکیمانہ اقوال، عبرت انگیز واقعات، سبق آموز خصالِ سعیدہ و اخلاقِ حمیدہ، دردانگیز حکایات، نصیحت آمیز کرامات اور رقت خیز مواعظ کا کافی و وافر ذخیرہ روحانیہ و ایمانیہ جمع کیا گیا ہے۔ رزق سے متعلق اسلاف کے عجیب و غریب اور نادر و نایاب واقعات پر مشتمل یہ واعظانہ کتاب انسان کو بے اختیار آنسو بہانے پر مجبور کر دیتی ہے۔

برکاتِ مکیّہ کے فائدے

کتاب برکاتِ مکیہ کے فوائد بے شمار ہیں۔ درود شریف اور اسماء نبویہ کی برکت سے ہر حاجت پوری ہوگی ان شاء اللہ تعالی۔ چند اہم فوائد یہ ہیں۔

(۱) ہر مشکل آسان ہوگی (۲) لاعلاج بیماری اور ہر مرض سے شفا ہوگی (۳) تجارت و کاروبار میں بہت برکت ہوگی (۴) مقدمہ میں کامیابی ہوگی (۵) سحر اور جادو کا اثر کاروبار، مال اور گھر کے افراد سے زائل ہوگا (۶) جنّات کی شرارت سے خلاصی حاصل ہوتی ہے (۷) عقیمہ عورت یا بے اولاد مرد پڑھے تو اولاد حاصل ہوگی (۸) نرینہ اولاد سے محروم شخص پڑھے تو اللہ تعالی کے فضل سے بیٹا پیدا ہوگا (۹) سفر میں کامیابی وسلامتی حاصل ہوکر واپسی بخیر ہوگی (۱۰) ملازمت بسہولت ملے گی (۱۱) سفر یا حضر میں اپنے پاس رکھنے سے ہر شر و آفت سے سلامتی حاصل ہوگی (۱۲) غیر شادی شدہ کی جلد شادی ہوگی اور پیغامِ نکاح قبول ہوگا (۱۳) دلوں کو مسخّر و تابع بنانے کیلئے نہایت مفید و نافع ہے (۱۴) گمشدہ چیز جلد ملے گی باذن اللہ (۱۵) دشمنوں اور اہل بدعت پر غلبہ حاصل ہوکر اُن کا ہر شر دفع ہوگا (۱۶) ملازمت میں ترقی حاصل ہوگی (۱۷) جس گھر میں یہ کتاب موجود ہو تو درود شریف و اسماء نبویہ کی برکت سے اس گھر کے باشندے بڑے مصائب، حوادث، غم، چوری، ڈاکے اور آگ لگنے سے محفوظ ہوں گے ان شاء اللہ (۱۸) طالبعلم پڑھے تو علم میں برکت و امتحان میں کامیابی ہوگی (۱۹) حج وعمرہ کی نیت سے پڑھے تو اللہ تعالی حج وعمرہ کی توفیق دینگے (۲۰) خواب میں نبی علیہ السلام کی زیارت حاصل ہونے کی زیادہ توقع ہے۔

پڑھنے کا طریقہ۔ اگر فرصت ہو تو مذکورہ تمام اسماء نبویّہ روزانہ پڑھا کریں۔ ورنہ روزانہ ایک ثُلث پڑھتے ہوئے تین دن میں ختم کیا کریں۔ آسان طریقہ یہ ہے کہ سات دن میں ایک بار ختم کیا کریں، روزانہ ایک حزب (سُبع) پڑھتے ہوئے۔ کتاب کے اندر ہر حزب (ثُلث و سُبع) کی نشاندہی کی گئی ہے۔

نوٹ۔ مصنّفؒ کی وفات کے بعد ان کی اولاد سے اجازت لینا تاثیر و برکات میں زیادت و اضافے کا موجب ہے۔